U402

P - 13-1-10

Title - TARJUMAAN-E-WAHHABIYYAH

Creator - Nawab Saddiq Hasan.

Publisher - Matba Mufeed Aam (Agra).

Date - 1300 H.

Pages - 112.

Subjects -

ترجمان وہابیہ

مصنفہ

نواب صدیق حسن خان صاحب بہادر

شوہر نواب شاہجہان بیگم صاحبہ بہادر

والی بھوپال

طبع فی مطبع مفید عام آگرہ

سنہ ۱۳۰۰ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کا نام ہی نام خدا کیا راحت جان ہے ❊ عصائے پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلان ہے

ہوائے نعت آنحضرت دل بیتاب الفت مین ❊ چراغ معرفت ہے چشم جان ہے جان ایمان ہے

رسول ہاشمی کے گیسوئے مشکین پہ قربان ہون ❊ کہ صبح فیض اس شام ہدایت سے نمایان ہے

مسلمان کی نظر مین دفتر سنت کا ہر نقطہ ❊ دل دانش سے نجم سعد ہے مہر سلیمان ہے

محبت آل و اصحاب نبی کی کیون نہو دلمین ❊ ہر ایک مہر ہدی ہے ماہ دین ہے نور عرفان ہے

نجات ابرار کی روز قیامت عدل سے ہوگی ❊ گنہگاری ہماری واسطے بخشش کا سامان ہے

گدائے کوچۂ رحمت فدائے شاہد سنت
ترا بندہ امیر الملک صدیق الحسن خان ہے

سنو صاحب مجھکو کچھہ ضرورت اس امر کی نہ تھی کہ مین یہہ رسالہ لکھون اسلیے
کہ جو بحث مذہبی مسلمانان ہند مین ایک مدت دراز سے بابت راہ و رسم مذہب

وہابی سُنی جاتی ہے اوسکی وہوم وہام خاص ملک سیان دو آبہ ہی مین رہی
کبھی غلغلہ اوسکا جنوب وشمال ہند مین پایا نہین گیا خصوصاً ریاستہای ہندوستانی
مین کہ اہل ریاست ہمیشہ ایسے حالات و واقعات سے ابتک غافل و ناآگاہ ہین
لکن چند روز سے کہ ایک ملک کے آدمی اچھے بُرے دور دور سے دوسرے ملک
مین آنے لگے اور اپنی اپنی گانے لگے تو وہ کاریگری اونکی کچھہ کچھہ اس جگہہ بھی
ظاہر ہونے لگی اور نئی نئی بول چال سے تازہ تازہ لقب مذہبی بنا کر جس سیدھے سادے
مسلمان کو چاہا ڈرا دھمکا کر اپنے مطلب کے واسطے بدنام کرنے لگے ملک **بھوپال**
کی رعیت اکثر ہندو ہے تھوڑے مسلمان جو شہر مین رہتے ہین دیسی ہون یا پردیسی
اون مین اَن پڑھے بہت زیادہ پڑھے بہت کم ہین جو پڑھے ہین وہ فارسی کی
شُد بُد نوکری چاکری کے لئے جانتے ہین مذہبی بحث سے غافل وجاہل ہین چنانچہ
ابتک یہی حال ہے کہ کبھی مباحثہ مذہبی تقریراً تحریراً اس جگہہ نہین ہوا اور نہ کبھی
کوئی کتاب یا رسالہ کسی شخص نے کسی مذہب کے رد مین لکھا کوئی مذہب کیون نہو
فرمان روایان بھوپال کو ہمیشہ آزادگی مذاہب مین کوشش رہی جو خاص منشاء گورنمنٹ
انڈیا کا ہے عیسےٰ بدین خود موسےٰ بدین خود لکن چند سال سے بعض نو دولتان
بداندیش متوسل ریاست نے جنکو خاص ہر سے سبب سے کسیقدر اوج موج حاصل
ہوا ہے اور محسن کُشی اونکا پیشۂ آبائی ہے بمضمون اسکے

مقبلان را زوال دولت وجاہ	شور بختان بآرزو خواہند
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ	گر نہ بیند بروز شپرہ چشم

مخبری وہابیت نسبت ریاست بڑے زور شور سے کر کے حکام بالا دست کا ناخوش
کرنا جسے اپنے مطلب بر آری کو چاہا چنانچہ ہنوز اسی خیال باطل مین دیوانے
ہو رہے ہین اور جابجا عرضی فرضی بذریعہ ڈاکخانہ بھیجتے رہتے ہین اور طرح طرح کے

مضامین نئے نئے قالب مین تراشے جاتے ہین یہہ ساری ہوحق اسلئے ہے کہ مجھکو
کوئی نقصان کسیطرف سے جسطرح ہوسکے پہونچے لکن جو سچا ہے اوسکو خدا ہر بلا
سے بچاتا ہے اور جھوٹا اپنی سزا و جزا کو یہان یا وہان پہونچتا ہی پس جب مین نے دیکھا کہ
یہہ طوفان بے تمیزی طغیان پر ہے اور بلاد ہندوستان کا احوال بھی جو سنا
جاتا تھا تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ یہہ سب ہیچ کے فقرے ہین دولت عالیہ برٹش
نے اس معاملہ مین قدیمًا و حدیثًا ہر جگہہ انصاف پر نظر رکھی ہے کسی جگہہ مجرد
تہمت و افترا پر کارروائی خلاف واقع نہین فرمائی بلکہ اشتہار آزادی مذہب
جاری کئے اور سواے باغیان دولت انگلشیہ کے فقط مذہب زید و عمر پر کبھی
مواخذہ نہین کیا اور لائق حال ہر سلطنت کے بھی یہی ہے کہ جس کسی سے جس جگہہ
کوئی فتنہ اوٹھے اور اوسکے نزدیک اسباب بغاوت پائے جاوین اور اوسکی
کوشش فساد مین ملاحظہ ہو خواہ وہ وہابی عرفی ہو یا نہو اوس سے ضرور
باز پرس کیجاوے اور جسکو دشمن اوسکے نجدی شریا وہابی مذہب یا لا مذہب
یا اور کچھہ ٹھہراوین اور وہ اوس سے غافل اور بعید ہو اور اوس سے بجز خیر خواہی
کوئی امر بد اندیشی و مخالفت کا کبھی پایا نہ گیا ہو وہ بیشک ہوا خواہ دوستی دوست
ہے کیونکہ سب اہل تجربہ دیکھتے ہین کہ جب کوئی دشمن کسی شخص یا قوم کا ہوتا ہے
اور کوئی قابو اوسکا اپنے مخالف پر نہین چلتا تو وہ اوسکو پردہ تہمت وہابیت
وغیرہ مین دشمن گورنمنٹ ظاہر کرکے نقصان پہونچانا چاہتا ہے پھر کبھی اس حیلہ
سے بوجہ ناواقفیت بعض حکام داؤ اوسکا اوس غریب غافل مزاج پر چل جاتا ہی
ورنہ غالبًا نزدیک حکام معاملہ فہم کے وہ بھید و کید دشمن کا کھل جاتا ہے چنانچہ
وقت تحقیقات ایسے مقدمات کے سرکار عالیہ برٹش کو یہہ بات بخوبی ثابت ہو گئی
ہے کہ اکثر مدعی کاذب اور مدعا علیہ صادق ہین ایک معاملہ اسی قسم کا حال مین

سنا گیا تہا کہ جسکی تصدیق پہر اخبار پاینر سے بخوبی ہو گئی پرچہ ہشتم جنوری ۱۸۸۳ع روز دوشنبہ مین یہہ عبارت لکہی ہے۔

تجویز ذیل کہ جسکو گورنمنٹ ہند نے دفتر خاص مین جاری کیا ہے وہ بغرض اشتہار عام لکہی جاتی ہے کیفیات مقدمہ پر غور فرما کر اور نیز استفسار رو داد مقدمہ از گورنمنٹ بنگال و پنجاب گورنر جنرل باجلاس کونسل مہربانی فرما کر فیصلہ کرتے ہین کہ کل وہ وہابیان قیدی جنکی نسبت حکم سزاے حبس دوام بعبور دریاے شور قرار پایا تہا اور جرم اونکا مدد جنگ بمقابلہ گورنمنٹ سمجہا گیا تہا اور جنکی میعاد ابتک باقی ہے اب وہ قید سے رہا کئے جاتے ہین اور اون سبکو اپنے وطن اجازت دیجاتی ہے الخ فقط پہر دوسرے پرچہ پاینر مطبوعہ یازدہم جنوری ۱۸۸۳ع مین یہہ لکہا ہے کہ تجویز جدید جو رہائی قیدیان وہابی کی ہے اسپر اخبار ہندو پیٹریٹ نے یہہ راے اپنی بیان کی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے عمدہ مہربانی کے کام سے شروع سال کو ابتدا کیا ہے چنانچہ اس سے نہ صرف مسلمانان ہند نے خوشی کے ساتہہ تجویز گورنمنٹ کو قبول کیا ہے بلکہ عامۃ کل سکنہ ہند نے گورنمنٹ کے اس کام پر خوشی ظاہر کی ہے اس کارروائی گورنمنٹ سے ظاہر ہے کہ ہند کی حکومت نہ فقط اچہی حکمرانی کو ظاہر کرتی ہے بلکہ موقع وقت کے ساتہہ کام کرتی ہے اور اس سے پیشتر جسکو تہوڑا زمانہ ہوا ہے جبکہ جنگ مصر پیش تہی اوسوقت ذریعہ تار برقی لندن معلوم ہوا تہا کہ جناب لارڈ نارتہہ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل سابق ہند نے نسبت جملہ مسلمانان ہند کے خیرخواہ ہونا سلطنت برٹش کا ظاہر فرمایا چنانچہ پاینر مطبوعہ تاریخ دہم اکتوبر ۱۸۸۲ع مین بابت اسپیچ یعنی تقریر انتظام ملکی جناب موصوف کے جو لندن سے ذریعہ تار برقی ۱۳ اکتوبر پہونچی تہی یہہ عبارت درج کی ہے۔

کل کے روز لارڈ نارتھ بروک نے بمقام لورپول بڑی خوشی سے تقریر ذیل کو بیان کر کے ظاہر کیا کہ۔

ہندوستان کے عامۃً مسلمانون نے جو دلی خیرخواہی نسبت انگریزی کارروائی کے بمقدمۂ جنگ مصر ظاہر کی ہے یہہ بڑی دلیل ہے کہ کل مسلمان ہند دلی خیرخواہ گورنمنٹ انگریزی کے ہین۔ اب اس سے زیادہ کسکی گواہی ہوگی اس بات پر کہ ہند کے مسلمانون مین کوئی دشمن سرکار انگریزی کا نہین ہے خواہ اونکو کوئی دشمن اونکا بلفظ وہابی مشہور کرے یا نکرے اور سچ پوچھو تو یہے ہی یون ہی اسلیے کہ معرکۂ حال مصر مین جسطرح ریاست بہوپال نے آمادگی اپنی واسطے اعانت مالی وجانی سرکار انگریزی کے ظاہر کی اور اوسکے جواب مین جناب لارڈ رپین صاحب بہادر گورنر جنرل ہند نے بتحریر خریطۂ خط شکریہ بیگمصاحبہ کا مع اینجانب ظاہر فرمایا اسیطرح دیگر ریاست ہاے ہند نے بھی اظہار خیرسگالی کا کیا اور فتح مصر کی سبکو خوشی حاصل ہوئی الحاصل یہہ رسالہ اس غرض سے لکھا گیا ہے کہ سرکار عالیہ برٹش کو یہہ بات معلوم ہوجاوے کہ مسلمانان ریاستہاے ہند ورعایاے ہند مین کوئی بدخواہ اس دولت عظمی کا نہین ہے اور جن مسلمانان ریاست وغیرہ پر دشمن اونکے تہمت وہابیت کی لگاتے ہین وہ ہرگز وہابی نہین اور اصل مذہب صحیح اسلام مین مسئلہ جہاد کا کسطرح پر ہے اور غربار اہل اسلام بلکہ بعض امرا مسلمین جنکی نسبت ایسی مخبری غلط پیشتر کبھی ہوئی ہے یا اب ہوتی ہے وہ اس راہ ورسم سے بالکل بری ہین بہوپال سے بہت پہلے وزیر الدولہ بہادر مرحوم رئیس ٹونک کو یارون نے وہابی ٹہرایا تہا اسلیے کہ اونہون نے بعض رسوم فتنہ انگیز کو اپنی ریاست سے یکقلم موقوف کرادیا تہا جیسے تعزیہ سازی پیرپرستی گورپرستی وغیرہ لکن زمانۂ غدر ہندوستان مین وہ کیسے خیرخواہ سرکار انگریزی

کے نکلے اسیطرح ریاست بہوپال اور متوسل اوسکے خواہ اخوان ریاست ہون
جو خاندان خاص بانی ریاست میان وزیر محمد خان بہادر مرحوم ہین ہین
یا اہلکار ریاست بڑے ہون یا چہوٹے سب خیر خواہ گورنمنٹ عالیہ ہین اور
یہہ ریاست اس امر مین فائق ہے سب ریاستون پر لکن مفسد لوگ جسکو جو چاہتے
ہین کہدیتے ہین سو یہہ رسالہ اون غریبون کا بہی مددگار ہوگا جو بلا وجہ
دشمنون کی تہمتون مین پہانسے جاتے ہین اور بوجہ لاعلمی کے اپنے مسائل مذہبی
کبہی محل عتاب و خطاب حکام ٹہرجاتے ہین ہین خیال کرتا ہون کہ اگرچہ ایک جماعت
نے کلکتہ سے لاہور تک وقتاً فوقتاً اس باب مین قلم اوٹہاکر کچہہ کچہہ لکہا پڑہا
مطابق اپنی استعداد و فہم کے لکن جو اصل حقیقت مذہب وہابیت کی تہی اور
جو حکم مفتی بہ مسئلہ جہاد کا دین اسلام مین ہے اوسکی کشف ماہیت جسطرح اس
رسالہ مین ہے کسی نے ظاہر نہین کی ورنہ اسقدر وہم وگمان غیر واقع جو گاہ گاہ
بعض حکام عالیمقام کے ذہن مین کثرت اخبار اعدا ایکدیگر سے راہ پاتا ہے ہرگز
پیرامون خاطر عاطر اونکے نہوتا اور ایک طرح کی بیفکری اس قسم کے تنازع فضول
سے حکام عالیمقام اور رعایاے مطیع دونون کو حاصل ہوجاتی —
اس رسالہ کے دیکہنے سے یہہ سچی بات سبکو بخوبی معلوم ہوجاویگی کہ تہمت وہابیت
کی نسبت مسلمانان ہند کے جو دعوی پیروی قرآن مجید و حدیث کا کرتے ہین محض
غلط اور براہ عداوت ہے بلکہ اگر کوئی بدخواہ و بداندیش سلطنت برٹش کا ہوگا
تو وہی شخص ہوگا جو آزادگی مذہب کو ناپسند کرتا ہے اور ایک مذہب خاص پر جو
باپ دادون کے وقت سے چلا آتا ہے جما ہوا ہے ورنہ اس ملک خصوصاً ریاستہاے
اسلامیہ ہند مین نہ کوئی وہابی مصطلح اور لامذہب عرفی ہے اور نہ کوئی بدسگال
اپنے حاکم آزادگی بخش امن خواہ کا اور اگر کوئی ہو تو بتاؤ کہ کس جگہہ کس ریاست

ہین کون وہابی ہے اور کیا اوسکا ثبوت ہے اور کہان کہان اسباب جنگ و بغاوت یا امداد باغیان دولت برطانیہ کے سامان پائے جاتے ہین جہوٹے پر لعنت خدا کی جو لوگ مفسد طبع ہین وہ اپنا جرم دوسرے پر لگا کر خود براہ فریب و دغا بازی نزدیک حکام کے سرخرو بنا چاہتے ہین لکن ہمیشہ دیکہا گیا کہ خدا جہوٹونکو روسیاہ کرتا ہے حکام معاملہ شناس جلد مغز معاملہ کو پہنچ جاتے ہین بہرحال اس رسالہ مین پہلے اس سے کہ مین ترجمہ عبارت متعلقہ وہابیت و مسئلہ جہاد کا اپنی کتب مولفہ قدیمہ سے تحریر کرون ایک مقدمہ مختصر بیان حال آفرینش دنیا و بیان مذہب خلق بابت اس دار فانی وغیرہ کے لکہتا ہون جو طریقہ اہل اسلام پر اور مورخین کے کلام سے ثابت ہے پہر ہر ایک کتاب کا ترجمہ فصل علیحدہ مین پہر سرگزشت مختصر اپنی آخر رسالہ مین جو ایک سبب اصلی تالیف اس مقالہ کا بہی ہے لکہونگا اور سرکار عالیہ برٹش کے انصاف و قدرشناسی کا منتظر رہونگا اسلیئے کہ جسطرح اس رسالہ سے بیجرمی ستہان وہابیت کی اور تحقیق اس لقب کی جو باعث تشویش خاطر حکام عالیمقام ہے ثابت ہوتی ہے اسیطرح اون جاہلون مفسدون کے واسطے جو ہر وقت ہر خرفشار و نہشت و ہنشت مین جہاد کا نام لیکر فساد کرنے کو طیار ہوجاتے ہین ایک تازیانۂ اسلامی ہے حق تعالےٰ نے قرآن مجید مین فرمایا ہے تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ط

مقدمہ

مسلمانون کے نزدیک آفرینش عالم کی اسطرح پر ہے کہ پہلے اللہ تہا اور کچہہ نہ تہا پہر اوس نے اپنا تخت پانی پر پیدا کیا پہر آسمان زمین کو بنایا اب وہ تخت جسکو عرش کہتے ہین سب آسمانون کے اوپر مثل قبہ کے ہے اور ایسا چہرا تا ہے جیسے زمین نیچے

سوار کے خاک کو سنیچر کے دن اور پہاڑون کو اتوار کے دن اور درختونکو پیر کے
دن اور برے کامون کو منگل کے دن اور نور کو بدہ کے دن پیدا کیا اور
جمعرات کے دن سارے دواب کو زمین مین پھیلایا پہر جمعہ کے دن بعد عصر کے
سبکے پیچھے آخر ساعت دن مین عصر کے وقت سے تا شام آدم ابو البشر علیہ السلام کو
پیدا کیا زمین سے آسمان تک پانسو برس کا راستہ ہے اور ہر آسمان کا دل بہی
اتنا ہی ہے اور ہر آسمان دوسرے آسمان سے اسی قدر دور ہے ساتون آسمان
کے اوپر عرش ہے عرش کے اوپر خالق عرش و فرش ہے اسیطرح سات زمینین ہین
ہر زمین دوسری زمین سے پانسو برس کی راہ کا فاصلہ رکہتی ہے فرشتے نور سے
بنے ہین جن آگ سے آدمی خاک سے آدم ابو البشر کا قد طول مین ساٹہہ اور عرض
مین سات گز تہا یہہ خلیفہ تہے خدا کے اور پہلے پیغمبر ہین جو دنیا مین آئے انکے سوا
کہتے ہین کہ ایک لاکہہ چوبیس ہزار اور پیغمبر ہوئے لکن یہہ روایت ضعیف ہے گنتی
رسولون اور کتابون کی ٹھیک ٹھیک خدا ہی کو معلوم ہے آدم کو جو مٹی سے بنایا سب
جگہہ سے مٹھی مٹھی بھر مٹی لی اسلئے کوئی آدمی گورا کوئی کالا کوئی لال ہے جیسی مٹی تہی
ویسی رنگت آئی جیسی جسکی خاک نرم سخت پاک ناپاک تہی ویسا ہی اثر ہر کسی مین آیا
سورج شام کو عرش کے نیچے جاکر خدا سے اذن لیکر ہر صبح مشرق سے نکلتا ہے قیامت
کے قریب حکم ہوگا کہ جہان تو ڈوبتا ہے وہان سے نکل پہر اوسوقت سے کسی کی توبہ
قبول نہوگی حشر مین چاند سورج کو لپیٹ کر دوزخ مین ڈالدینگے رعد ایک فرشتہ ہے اور
بجلی ایک کوڑا آگ کا ہے اوسکے ہاتہہ مین گرمی سردی کا موسم دو سانسین ہین دوزخ
کی تارون سے صرف تین کام نکلتے ہین ایک آرایش آسمانون کی دوسرے مارنا
شیطانون کا تیسرے راستہ پہچاننا دریا و خشکی مین دن یا رات مین اسکے سوا جو کچہہ
کہا جاوے وہ سب غلط ہے کسی ستارہ کے نکلنے سے نہ کوئی مرے نہ جئے نہ کسی کو

رزق ملے نہ کسی کا رزق بند ہو نہ کوئی بلا آوے بے حکم خدا کے ایک ذرہ نہین ہل سکتا
سوا اوسکے نہ کوئی معبود ہے نہ کسی کا حکم و تصرف عالم مین جاری ہے امت اسلام کا
حال پانی کا سا ہے معلوم نہین کہ اگلا پانی اچھا ہوگا یا پچھلا بڑے ہی محبت والے وہ لوگ ہین
جو پیچھے آئے اور جان و مال صدقے کرکے اپنے پیغمبر کا دیکھنا چاہتے ہین ایک نہ ایک
گروہ اس امت کا ہمیشہ کسی نہ کسی جگہہ ظاہر رہیگا قریب قیامت کے اکثر ملکون کے حاکم
عیسائی لوگ ہوجا وینگے تمام ہوا مضمون احادیث وغیرہ کا ان حدیثون سے یہہ بات
معلوم ہوئی کہ اگرچہ حکومت اسلام کی ضعیف ہوجاوے یا جاتی رہے لکن بالکل مسلمان دنیا
سے نہین مٹین گے یہانتک کہ قیامت آجاوے اور طول و عرض دولت عیسائیون کا
بہت ہوگا اور یہہ لوگ سب پر غالب اور حاکم ہوجاوینگے چنانچہ مطابق اوسکے دیکھا سنا
جاتا ہے پس فکر کرنا اون لوگون کا جو اپنے حکم مذہبی سے جاہل ہین اس امر مین کہ حکومت
برٹش مٹ جاوے اور یہہ امن و امان جو آج حاصل ہے فساد کے پردہ مین جہاد کا نام
لیکر اوٹھا دیا جاوے سخت نادانی و بیوقوفی کی بات ہے بھلا ان ناعاقبت اندیشون کا
چاہا ہوگا یا اوس پیغمبر صادق کا فرمایا ہوا جسکا کہا ہوا آج ہم آنکھون سے دیکھ رہے ہین
اور اوسکے خلاف نہین ہوسکتا **بہرحال** جب خدا نے انسان کو دنیا مین پیدا کیا
اور دنیا کو پہلا دن واسطے بنی آدم کے ٹھہرایا اور دوسرا دن قیامت کا بتلایا اور اسکو
فانی اور اوسکو باقی فرمایا تو اس پہلے دن کے مقدمہ مین اختلاف مذاہب ظاہر ہوا
حکماء ختا و ہند و فارس و یونان کہتے ہین کہ زمانہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور ہمیشہ رہیگا اور
بعض کہتے ہین کہ اگرچہ ہمیشہ سے زمانہ چلا آیا ہے لکن ہمیشہ نرہیگا مسلمان کہتے ہین کہ زمانہ
ہمیشہ سے نہین ہے اور باقی بھی نرہیگا غرضکہ اس باب مین یہی تین مذہب ہین اور
ظاہر یہہ ہے کہ اعتبار تاریخ کا وقت ولادت آدم سے چاہیے تہا لکن مورخین نے اعتبار
تاریخ کا اوترنے آدم سے دنیا مین کیا ہے اور درمیان آفرینش آدم اور وقت نزول

کتنا زمانہ گزرا اسکی بحث نہین کی توریت مین اسیطرح پر ہے غرضکہ آدم بہشت سے دن
جمعہ کے دسوین محرم کو سراندیپ مین کوہ رہو پر اوترے کوئی کہتا ہے کہ یہہ جنت آسمان
پر تھی کوئی کہتا ہے کہ زمین پر تھی معلوم نہین ٹھیک بات کیا ہے سنہ ۹۳۰ مین ایک ہزار
آٹھہ سو پچاس سال پہلے طوفان نوح سے وفات آدم کی ہوئی اوسوقت چالیس ہزار
آدمی اونکی اولاد سے موجود تھے اونمین شیث و ادریس پیغمبر ہوئے جب ایکہزار چھہ سو
چالیس برس آدم کو گزرے نوح پیدا ہوئے جب انکی عمر چھہ سو برس کی ہوئی طوفان
آیا انکی قوم بت پرست تھی چھہ مہینے دس رات طوفان رہا پارسی و ختا و ہند و چین
والے طوفان کا انکار کرتے ہین مسلمان کہتے ہین کہ تمام زمین پر طوفان پہونچا اسلیئے
نوح کو آدم ثانی کہتے ہین کہ سب آدمی جو دنیا مین فی الحال موجود ہین نوح کی اولاد
ہین جب ایکہزار اکاسی برس طوفان کو گزرے ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے تین ہزار
تین سو تیئیس سال بعد آدم کے اونکی ولادت ہوئی انکو سب دنیا کے مذاہب والے
مانتے ہین ایک سو پچہتر برس کی عمر مین سن تین ہزار چار سو اٹھانوے مین نزول آدم
کے بعد انکا انتقال ہوا انکو آدم سوم کہتے ہین چھیاسی سال کی عمر مین اسمعیل اور سو برس
کی عمر مین اسحق پیدا ہوئے یوسف پوتے اسحق کے ہین موسی چار سو پچیس برس کے بعد
وفات ابراہیم سے پیدا ہوئے جب مصر سے بنی اسرائیل کو لیکر نکلے اسی برس کے تھے
ایک سو بیس برس کی عمر ہوئی اوسوقت نزول آدم کو تین ہزار آٹھہ سو آٹھہ برس
ہوئے تھے پانسو اڑتیس برس بعد اونکے اورشلیم کو بنایا گیا عیسی ابن مریم علیہ السلام
کی ولادت دن پنجشنبہ کو تیسری مارچ چار برس نو ماہ نو روز پہلی تاریخ عیسوی سے
تیسری اپریل روز جمعہ کو سن تینتیس عیسوی مین ہوئے نزدیک علماء نصاری کے
اونکو سولی دیگئی اور مسلمان کہتے ہین کہ نزول آدم سے پانچہزار چھہ سو سترہ برس بعد
آسمان پر اوٹھا لیئے گئے اب سن عیسوی اٹھارہ سو تراسی شروع ہین - جب حضرت

اسمعیل مکے مین رہے اوسوقت سے تا ہجرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو ہزار سات سو
ترانوے برس گزرے تھے شروع سال ہجرت مطابق سولھوین جولائی سن چھہ سو بائیس
عیسوی ہے وفات انکی بارھوین ربیع الاول سال یازدہم ہجری روز دوشنبہ مطابق
ہشتم جون سن چھہ سو بتیس عیسوی کے ہوئی مطابق قول یہود کے سال حال تک کہ
سنہ ۱۳۰۰ ہجری اور سنہ ۱۸۸۳ء شروع ہین آدم کو سات ہزار سات سو چار برس ہوئے تیئیس
برس تک بعد ہمارے پیغمبر کے شکل زمانہ پیغمبر عمل درآمد رہا پھر بعد اوسکے بادشاہی
ہوگئی وہ اگلی بات جاتی رہی چودہ بادشاہ بنی امیہ مین ہوئے ایک سو بتیس ہجری
مین انکی سلطنت ختم ہوگئی انکے بعد سینتیس ۳۷ بادشاہ قوم عباسی کے ہوئے دن جمعہ
۱۳ ربیع الاول سنہ ایک سو بتیس سے ابتدا اونکی ہوئی اور چھٹی صفر سنہ چھہ سو
چھپن کو سلطنت اونکی ختم ہوگئی پانسو بیس برس دو ماہ تخمیناً انہون نے بادشاہی کی۔
ہندوستان مین دین اسلام کو ناصر الدین بادشاہ غزنین سنہ ۱۱۳۷ء مین لائے اونکے
بعد سلطان محمود نے بارہ مرتبہ ہند پر چڑھائی کی یہہ سلطان حکومت بغداد کیطرف
سے صوبہ تھے انکے وقت مین ملک ہند شہر قنوج تک فتح ہوا آخر آنا انکا ہند مین سنہ ۱۱۹۳ھ
مین تھا اوس زمانے سے سنہ ۱۱۵۰ تک سلطنت مسلمانون کی رہی سنہ مذکور مین تسلط
انگریزون کا رفتہ رفتہ شروع ہوا اور حکومت بڑھتی گئی سنہ ۱۲۵۴ مین ملکہ معظمہ انگلنڈ و قیصر ہند
تخت نشین ہوئین کتاب سیر المتاخرین مین سنہ ۱۱۹۴ ہجری تک کا حال ہندوستان کے
صوبجات اور لڑائیون کا مفصل لکھا ہے اب یہہ ملک تمام و کمال زیر حکومت برطانیہ
ہے سب کام موافق مرضی حکام ہوتے ہین ہر مذہب کی سلطنت مین یہی طریق چلا آیا ہے
کچھہ نئی بات نہین کتب تاریخ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو امن و آسایش و آزادگی
اس حکومت انگریزی مین تمام خلق کو نصیب ہوئی ہے کسی حکومت مین نہ تھی اور وجہ
اوسکی سوا اسکے اور کچھہ نہین سمجھی گئی کہ گورنمنٹ نے آزادگی کامل ہر مذہب والے کو

مسلمان ہو یا ہندو یا اور کچھہ عطا فرمائی ہے جسکا اشتہار بڑی دہوم دہام سے دربار قیصری مین بمقام دہلی مجمع جملہ رؤسا و معززین ہندمین جملہ رعایا برایا کو سنایا گیا بعد جلسہ مذکورہ وہ اشتہار بخط عربی و عبارت اردو طبع ہوکر مشہور آفاق ہوا جسکا عنوان باغناز جلسہ قیصریہ خیمہ گاہ دہلی اول جنوری ۱۸۷۷ع ہے اوس اشتہار مین یہہ عبارت درج ہے کہ انہون نے بسبب حمایت احکام ملکہ معظمہ جنمین کسی ملت و مذہب کا فرق نہین ہے جناب ممدوحہ کی ہرایک رعیت امن و امان کے ساتہہ اپنی گزران کرسکتی ہے ہر فریق کو عدم تعصب سرکار موصوفہ کے سبب اس بات کی اجازت ہے کہ بلاتعرض اپنے اپنے مذہب کی رسومات کو ادا کرین جو دست اقتدار قوت قیصرانہ دراز کیاجاتا ہے وہ ستانے اور دبانے کے لیے نہین بلکہ حمایت اور ہدایت کے لیے ہے - اور آخر فقرہ اشتہار مذکورہ کا بعد مخاطبت عہدہ داران سرکار انگریزی و اہل قلم و اہل سیف و لشکر ہند و رؤسا و امرا و ملکی رعایا کے یہہ ہے کہ ہرایک اعلےٰ و ادنیٰ اس بات کا یقین کرے کہ ہمارے تحت حکومت مین آزادگی و عدل و انصاف اصل اصول اونکے واسطے ٹہرایا گیا اور یہہ کہ ہماری دولت کی سلطنت مین اونکی خوشی کی افزایش اور اونکی سرسبزی کی ترقی اور اونکی بہبودی کی زیادتی مدام مدنظر ہے مین یقین کرتا ہون کہ آپ لوگ ان الفاظ مرحمت آمیز کی بڑی قدر کرینگے مطبع دفتر پرایویٹ سیکرٹری خیمہ گاہ دہلی ۱۸۷۷ع انتہا بلفظہ مین کہتا ہون کہ فی الواقع یہہ الفاظ اشتہار جو طرف سے ملکہ معظمہ انگلنڈ و قیصر ہند کی زبان لارڈ لٹن صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسراے کشور ہند سے جلسہ دربار مذکور مین اولاً اور ذریعہ اشاعت اشتہار مطبوع ثانیاً بابت عدم تعصب مذہب و عموم آزادگی سنے دیکہے گئے ہین لائق بڑی قدر و منزلت کے ہین اور رعایاے ہند کے لئے عموماً اور رؤسا و امرا کے واسطے خصوصاً مثل عہدناجات ریاست کے ایک بڑی سند ہین اور جو حاکم و رعیت خلاف

اوسکے عمل درآمد کرے اور بلا وجہ براہ تعصب کسی امیر فقیر کو ستایا چاہتے اوسپر
حجت قاطع ہین اور واسطے برائت اون لوگون کے جو براہ دشمنی تہمت مذہبی کسی
شخص پر قائم کرکے اوسکو نقصان پہونچایا چاہتے ہین اور وہ اوس کام مین
مشغول نہین بلکہ اوس سے ناآگاہ و غافل ہے ایک دستاویز قوی ہے ۞

فصل اول

اس فصل مین ترجمہ کتاب ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل کا ہے یہہ کتاب سنہ ۱۲۹۱ھ
مین تالیف ہوچکی تہی جسکو اب سال دہم ہے پہر سنہ ۱۲۹۲ ہجری مین طبع ہوئی اس کتاب
مین جوابات سوالات نماز و روزہ وغیرہ ہین منجملہ اوسکے ایک یہہ سوال کسی شخص کا
اور جواب میرا ہے جسکا ترجمہ اس جگہہ لکہا جاتا ہے وجہ اس ترجمہ لکہنے کی یہہ ہے کہ
مین تیس سال کامل سے متوسل و متوطن اس ریاست **بہوپال** کا ہون اور
ہمیشہ معزز و مکرم رہا کبہی نسبت اس ریاست یا اوسکے متوسلین کے نہین سنا گیا کہ
کسی نے مجہکو یا بیگمصاحبہ مرحومہ یا رئیسہ معظمہ حال کو یہہ لفظ کہا ہو کہ انہین کوئی وہابی
ہے جب سے مقدمہ قدسیہ بیگمصاحبہ مرحومہ کا چہہ سال سے پیش ہوا تو بعض نودولتون
نمک حلالون شیعہ مذہب نے جو ظاہر مین سنی بنے ہین اونکے ملازمان فتنہ انگیز وقعہ
طلب سے ملکر یہہ تہمت نسبت ریاست اور نسبت میرے لگائی اور حکام تک پہونچائی
اسلیئے ضرور ہوا کہ اس تہمت سے چند سال پیشتر جبکہ مفہوم بہی اس مضمون کا کسی دشمن
ریاست کے خیال مین نہ تہا جو کچہہ مینے بابت مذہب وہابیہ اپنی کتاب مین لکہا ہے
اوسکو اس جگہہ نقل کرون اور دروغگو کو اوسکے گہر تک پہونچا دون۔

سوال عبدالوہاب نجدی جسکی طرف وہابیہ منسوب ہین کون شخص تہا اوسکے
عقاید مذہب اہل سنت و جماعت کے موافق تہے یا نہین۔

جواب جن لوگون نے فرقہ وہابیہ کو عبدالوہاب کی طرف منسوب کیا ہے یہہ اونسے
غلطی ہوئی اسلیئے کہ جس نے دعوت اپنے مذہب حنبلی کیطرف خاص اپنے ملک مین کی
تہی وہ اونکا بیٹا محمد نام تہا نہ خود عبدالوہاب مذکور اوسکی طرف نسبت وہابیہ صحیح نہین
اور عبدالوہاب مذکور نے کوئی مذہب مشرب جدید نہین نکالا وہ اور اونکا بیٹا دونون
حنبلی مذہب تہے اور ہندوستان کے مسلمان یا تو حنفی مذہب ہین یا عامل بالحدیث یا
شیعہ یہان قدیم سے ابتک کوئی حنبلی مذہب پیدا نہین ہوا ابن محمد کی ولادت ۱۱۱۵ھ
مین عیینیہ مین جو ایک مقام ہے بلاد نجد سے ہوئی اور سنہ ۱۲۰۰ ہجری مین اونکا خروج
حدود حجاز اور یمن مین ہوا اور سنہ ۱۲۰۶ مین انہون نے وفات پائی اور اصل مذہب
اونکا حنبلی تہا اس مذہب کے لوگ حجاز و یمن وغیرہ مین سنا گیا ہے کہ بہت ہین اور ہند
مین ایک بہی نہین اور اصل اسلام مین اتباع قرآن وحدیث کا ہے نہ اتباع کسی عالم
خاص کا اور نیا مذہب نکالنے کی نسبت اونکی طرف بظاہر غلط محض ہے اسلیئے کہ وہ مذہب
حنبلی مین پہلے سے آخر تک رہے اور کسی مسلمان کو جو قرآن وحدیث کا تابع ہو اوسکو
اونکا تابع اور اونکے مذہب کا جاری کرنیوالا جاننا محض نادانی ہے اور بڑا ظلم ہے
اور نہایت جہوٹ ہر مسلمان خالص اطاعت خدا ورسول کی سب دینون اور مذہبون
پر مقدم جانتا ہے اور بڑے بڑے لوگون کی بات بہی خدا ورسول کے مقابلہ مین
پسند نہین کرتا محمد بن عبدالوہاب کی بات کا کیا ذکر ہے اور وہ کس قطار شمار مین ہے
لاکہون عالم اسلام مین گذرے ہین لیکن کوئی ادنیٰ مسلمان بہی سچی باتون کو اونکے
طریقہ مین منحصر نہین جانتا اور اونکے پیچہے چلنا واجب نہین سمجہتا خلاصہ حال ہندوستان
کے مسلمانون کا یہہ ہے کہ جب سے یہان اسلام آیا ہے چونکہ اکثر لوگ بادشاہون کے طریقہ
اور مذہب کو پسند کرتے ہین اوسوقت سے آجتک یہہ لوگ حنفی مذہب پر قائم رہے اور
ہین اور اسی مذہب کے عالم اور فاضل قاضی اور مفتی اور حاکم ہوتے رہے یہانتک

کہ ایک جم غفیر نے ملکر فتاوی ہندیہ یعنی فتاوی عالمگیری جمع کیا اور اوسمین شیخ عبدالرحیم
دہلوی والد بزرگوار شاہ ولی اللہ مرحوم کے بہی شریک تہے بعد اسکے شاہ ولی اللہ محدث
جو بڑے عالم حنفیون مین اور بڑے متبع کتاب و سنت تہے انہون نے بہت مسائل دین
کی چہان بین کی اور ضعیف اور بودی باتونکو قوی اور مضبوط باتون سے علحدہ کیا
اور اسی طریقہ اور روش پہ اونکے پوتے محمد اسمعیل دہلوی گذرے کہ انہون نے بہت
سی شرک و بدعت کی باتون کو جو امن خلائق اور رفاہ عوام مین خلل انداز ہوتی ہین
اور دین و دنیا مین باعث فتنہ و فساد ہوا کرتی ہین دور کیا اور سچی شریعت کو بیان
کیا اور بہت سی بُری رسمین جن سے مسلمانون کی دین و دنیا کی خرابی ہوتی ہے
مثل تعزیہ پرستی اور ناچ رنگ اور چوری چکاری اور خیانت اور بغاوت وغیرہ کی
انکو اکثر اہل ہند سے رفع دفع کیا اور سچی سچی حدیثون پہ اور عمدہ عمدہ باتون پہ پیغمبر
کے لوگون کو بلایا حتی کہ بہت سے مدارس و مساجد اونکی سعی و کوشش سے آباد ہوئے
اور بہت سے بھنگیر خانے اور بدک خانے اور شراب خانے اور چکلے ویران ہوگئے
جسکے سبب سے ملک سرکار برٹش مین اندیشہ فساد رہتا تہا اور بڑے امن و امان کا نور
ہندوستان مین چمکنے لگا اونہون نے اپنی کسی کتاب مین مسئلہ جہاد کا نہین لکھا
چہ جائیکہ ذکر جہاد با سرکار عالیہ انگریزی بلکہ سرکار نے اونکی نسبت معاملہ قدر شناسی کا
اوس وقت مین فرمایا چنانچہ تحریر سید احمد خان نیچری سے بہی ثابت ہے اگرچہ بہت سے مفسدین
نے جنکا شعار فسق و فجور تہا اون کے مقابلہ مین بہت کوششین کین مگر حکام انگریزی
نے اوسکی سماعت نہین کی اور نہ کبہی اون سے تعرض کیا غرض کہ خاندان محمد بن عبد الوہاب
کا حنبلی مذہب تہا اور محمد اسمعیل ہندی نژاد کو اون سے کسی طرح کا علاقہ شاگردی
یا مریدی کا نہتا نہ کوئی وجہ تعارف اور جان پہچان کی آپسمین پائے گئے پہر یہان کے
لوگون کو عالم ہون یا جاہل محمد بن عبد الوہاب سے منسوب کرنا اسکی وجہ کسی طرح

کسی عاقل کی سمجہہ مین نہین آتی اور بجز بیوقوفی اور دشمنی عوام کے اور کچہہ بات
سمجھی نہین جاتی حالانکہ نجدیون اور ہندیون مین اوس زمانہ سے آجتک کوئی ربط و
ضبط اور کسی طرح کا علاقہ اور میل جول نہین اور ہزارون کوس اور سیکڑون منزلونکا
فاصلہ ہے اور دریاے شور بیچ مین حائل ہے اور دنیا اور دین کے برتاؤ مین جو امور یہان
مروج ہین وہان اونکا نام نہین اور جو باتین وہان رائج ہین یہان اونکا نشان نہین
غرض کہ یہان کے چال اور ڈہنگ کو وہان کے چال چلن سے کسیطرح کچہہ نسبت ہی نہین
علاوہ اسکے کبھی یہان کے کسی گروہ نے اس بات کا دعوی نہین کیا نہ زبان سے نہ قلم
سے کہ سچا دین اور خالص اسلام اہل نجد کے طریقہ والون ہی مین منحصر ہے اور باقی سب
مسلمان یون ہی ہین اس بات کو ہر عاقل بخوبی دریافت کرسکتا ہے آج علماء دہلی وغیرہ
کی ہزارون کتابین چھوٹی بڑی عربی فارسی اردو موجود ہین کسی مین یہہ بات کوئی پڑہا
لکہا دکہا تو دیوے غرض اصلی بات اسلام مین وہی قرآن و حدیث پر چلنا ہے جسمین فساد
کے کامون سے روکا گیا ہے نہ کسی شخص خاص کی بات اور چلن پر اسمین ساری روے زمین
کے عالم و فاضل برابر ہین خواہ نجد کے ہون یا ہند کے یا دکن کے یا سندہ کے نہ ہم اپنے دین
مین محمد بن عبد الوہاب کے تابع ہین نہ محمد اسمعیل کے مطیع قرآن و حدیث ہمارے پیش نظر
ہے اور جو معاملہ اک عالم سے ہے وہی سارے جہان کے عالمون سے ہے نہ یہہ کہ ایک کیطرف
اپنے تئین منسوب کرنا اور اونکی طرفداری مین لڑنا جھگڑنا شور و فساد برپا کرنا یہہ شیوہ اسلام
سے بعید ہے اور بڑا تماشا یہہ ہے کہ ہندوستان کے نادان مسلمانون نے ہر جگہہ وہابی
کے ایک نئے معنی تراشے ہین میان دوآب مین وہابی وہ ہے جو قبرین پوجنے اور
تعزیہ رکہنے اور ولیون سے مدد چاہنے اور مولود کی مجلسون سے منع کرے اور
یارسول اللہ اور یا علی کہنے سے باز رکہے اور حیدرآباد دکن مین وہابی وہ ہے کہ
مسند ہی نہ پہنے اور پاجامہ ٹخنون سے اونچا رکہے اور ڈاڑہی نہ منڈاوے اور نماز

روزہ ادا کرتا ہے اور بمبئی مین وہابی وہ ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانی جنکا مذہب حنبلی
تہا اور ایک عالم دیندار تہے اونکو سارے جہان کا مالک نہ جانے اور محفل مولود کو بدعت
اور نئی تراش مسلمانون کی بتاوے اور پوربیون کے نزدیک مشرق کے ہندوستانی
شہرون مین وہابی وہ ہے جو ان چار مذہبون مین سے کسی مذہب خاص کا مقلد و مقید
نہو بلکہ سیدھے اور اچہے طریقہ پیغمبر کے چلتا ہو اور اون نئی باتون سے جو پیغمبر کے بعد
لوگون نے اپنی عقل سے تراش لین دور رہتا ہو اور بعضے لوگون کے نزدیک وہابی
وہ ہے جسمین یہہ سب باتین موجود ہون اور اکثر ہند مین وہابیہ بدعتون کے مقابل مین
بولا جاتا ہے اور بدعتی وہ لوگ ہین جو اون مذہبون پر اڑ رہے ہین جو بعد پیغمبر برحق
کے نکلے ہین اور پیغمبر کی حدیث اور عادت پر چلنا جائز اور روا نہین رکہتے اور فقیرون
اور درویشون کی حد سے بڑہکر تعظیمین اور سجدے اور نذرین نیازین کیا کرتے ہین اور
قبرون پر چلّے اور دونے اور مٹہائیان اور گنڈے اور کہٹیان چڑہاتے ہین اور اونکی
روحونکو جہان کا مالک اور حاکم اور قابض اور متصرف جانتے ہین اور غیب کی چہپی
چیزون سے خواہ چہوٹی ہون یا بڑی ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ کا واقف اور خبردار
سمجہتے ہین اور طرح طرح کے شرک و بدعت کی باتین اور لایعنی بیکار اور خراب
رسمین ناچ رنگ وغیرہ اونمین پہیل رہی ہین اور بڑا مکر اور جہوٹ اونکا یہہ ہے کہ
حکام انگلشیہ کہ فی الحال فرمانروائے ملک ہندوستان ہین اونکے دلون مین یہہ
وسوسہ اور یہہ خیال ڈالدیا ہے کہ یہہ لوگ تمہارے دشمن ہین اور تمہارے مارڈالنے
اور سلطنت بگاڑنے اور امن خلائق اور رفاہ عوام کے کہونے کا اندیشہ اور فکر
رکہتے ہین حالانکہ بفرض محال اگر وہ وہابی ہون بہی تو بہی اس مضمون کی تصدیق
کوئی عاقل اور دانا نہین کرسکتا اور یہہ قول اونکا کبہی پایہ صدق کو نہین پہونچ
سکتا اسلیئے کہ اس صورت مین ہندوستان اونکے نزدیک دار الحرب ہوگا نہ دار الاسلام

اور دار الحرب مین رہکر اور غیر مذہب والون کے ملک مین باامن و امان بسکر کسی
مسلمان کے نزدیک ارادہ اور قصد جہاد کا کرنا روا نہین چنانچہ غدر مین جو چند
لوگ نادان عوام الناس فتنہ و فساد پر آمادہ ہو کر جہاد کا جھوٹ موٹ نام لینے
لگے اور عورتون اور بچون کو ظلم و تعدی سے مارنے لگے اور لوٹ مار پر ہاتھ دراز
کیا اور اموال رعایا و برایا پر غصباً قابض و متصرف ہوئے انہون نے خطای
فاحش کی اور قصور ظاہر اسلیے کہ قرآن و حدیث کے موافق کہین شرطین جہاد
کی موجود نہ تہین صرف سودائے خام اور خیالی پلاؤ حکومت رانی اور ملکستانی
کے اونکے دلونمین اور مغزون مین سمائے ہوئے تہے ہم نہین جانتے کہ اون مین
سے کسی جماعت اور لشکر مین خلوص نیت اور ریا کی طینت اور انصاف واجبی اور
تبعیت مذہب اسلام ہو اللہ ہی اونکے حال سے خوب واقف ہے حاصل یہہ کہ
ہندوستان مین جنکا نام اونکے دشمنون نے وہابی رکہا ہے اونمین ہمارے نزدیک
اور نزدیک اہل تجربہ کے ہرگز کوئی وہابی نہین اور قرآن حدیث پر چلنے والون اور
نماز و روزہ اور امور مذہبی حسب شریعت اسلام کے بجا لانیوالون کو وہابی کہنا
ایک بڑا ظلم اور دہینگا مشتی ہے اور قرآن و حدیث پر چلنا مستلزم اس امر کا نہین کہ
حاکم وقت سے بغاوت کرے یا امن خلائق مین خلل ڈالے یا رفاہ عوام کا راستہ بند
کرے بلکہ سارا قرآن اور تمام حدیثین ان امور سے مانع اور باز رکہنے والی ہین باقی
رہا یہہ امر کہ نفس جہاد غیر مسلمانون سے اور فضیلت اوسکی مسلمانون کی شریعت مین
ثابت ہے اسمین بدعتی اور سنی اور شیعہ اور رافضی اور خارجی اور ہندی اور
سندی اور نجدی سب برابر ہین اور اوسکے وقوع کے بصورت وجود شرائط اور
وجود اسباب سب مسلمان قائل ہین کوئی ادنے مسلمان بہی اسکا انکار نہین کر سکتا
لیکن شریعت مین کسی حکم کا ہونا اوسکے وقوع کا مستلزم نہین نہ عقل کی رو سے نہ شرع

کی جہت سے آور یہہ امر بہی بخوبی ظاہر ہے اور تاریخ دانون پر خوب روشن ہے کہ کوئی
شخص آجتک نجد سے عالم فاضل کی صورت مین ہوکر ہند مین داخل نہین ہوا کہ لوگ اوسکے
شاگرد ہوئے ہون اور اوسکی دعوت تمام ہند کے شہرون مین اور قریون مین پہیل گئی
ہو یا اوس نے یہان کسی طرح کی حکومت اور سلطنت حاصل کی ہو کہ لوگ اوسکے طریقہ اور
چال پر ہوجاوین اور اوسی کا گیت گاوین نہ کوئی سلسلہ شاگردی اور پیری مریدی کا
اہل ہند اور اہل نجد مین باہمی ایسا جاری ہے جسکی روسے انکو اہل نجد کے طریقہ اور
رویہ پر کہہ سکین نہ کوئی تعلق یہان کے لوگون کو بذریعہ اخبار یا تار یا ریل کے اون
لوگون سے حاصل ہے جیسا فی الحال انگلستان یا جرمن یا فرانس سے حاصل ہے کہ جسکے ذریعہ
سے انکو اہل نجد کا ہم طریقہ کہین غرض ہند کے لوگونکو وہابیہ نجدیہ سے نسبت دینا کمال
نادانی اور نہایت بے وقوفی اور صریح غلطی ہے اور جبکہ وہ خود اس نام سے انکار کرتے ہین
تو زبردستی اونکو نزدیک حاکمون کے بدنام کرکے اپنی دشمنی اس پردہ مین نکالنا سراسر ناانصافی ہے
بلکہ فی الحال سُنا جاتا ہے کہ عرب نجد تجارت کے لئے بندر بمبئی تک آتے جاتے ہین اور اپنا پیشہ
کرتے ہین اور حکام کو باوجود علم اونسے کچہہ تعرض نہین اسلئے کہ سرکار عالیہ برٹش کو بحث مفسدان
و باغیان سے ہے نہ زید و عمرو سے حدیث عبد اللہ بن عمرو مین مرفوعاً آیا ہے کہ متفرق ہوئے بنی
اسرائیل یعنی یہود بہتر فرقون پر اور متفرق ہوگی امت میری تہتر فرقون پر سب فرقے آگ
مین ڈالے جاوینگے مگر ایک طریقہ کے لوگ صحابہ نے پوچہا وہ کون طریقہ کے لوگ ہین فرمایا
وہ طریقہ جسپر مین ہون اور میرے ساتہی رواہ الترمذی اور ایک روایت مین یون ہے
کہ بہتر فرقے تو اس امت کے دوزخ مین جاوینگے اور ایک بہشت مین داخل ہوگا اور اس
فرقہ کا نام جماعت ہے اور نزدیک ہے کہ نکلین گی میری امت مین چند قومین گہس جاوینگی
اونہین بدعتین جسطرح گہس جاتی ہے بیماری کُتّا کاٹے ہوئے کو نہ بچیگی اوس سے کوئی رگ
اور نہ کوئی جوڑ مگر یہہ بیماری اوسمین گہس جاویگی رواہ احمد و ابوداؤد عن معاویۃ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ قرآن و حدیث پر عامل ہین اونکا نام اہل سنت وجماعت ہے نہ وہابی اور ہندوستان کے اکثر مسلمان مذہب سُنّی رکھتے ہین نہ مذہب حنبلی اور علماء اسلام نے جہان تعداد بہتر فرقون اس امت اسلام کی لکھی ہے اور نام بنام اونکو گنا ہے اونہین کہین کسی جگہہ کسی فرقہ کا نام وہابیہ نہین بتلایا اور یہہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو دین قدیم اسلام مین کوئی نئی راہ وطریقہ یا جدید مذہب وفساد کی بات نکالے اوسکا نام بدعتی اور ہوائی ہے اور وہ دوزخیون مین ہے پھر کسطرح کوئی سچّا مسلمان کسی کے نئے طریقے نکالے ہوئے پر چل سکتا ہے اور وہ کب کسی لقب جدید کو اپنے لئے پسند کرے گا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

فصل دوم

ترجمہ عبارت کتاب موائد العوائد من عیون الاخبار والفوائد اسمین احادیث ضروری اور فوائد عمدہ مذکور ہین یہہ حاصل مضمون اوسکے صفحہ ۳۳ کا ہے بے کم وکاست روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایمان لاوے اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور قائم رکھی نماز اور ادا کرتا رہے روزے رمضان کے تو اللہ پر فضل واحسان کی راہ سے اوسکا یہہ حق ہے کہ داخل کرے اوسے جنت مین خواہ وہ جہاد کرے اللہ کی راہ مین خواہ بیٹھا رہے اوسی ملک مین جہان پیدا ہوا آخر حدیث تک سو جب تم اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگو کہ وہ سب جنتون کے بیچوبیچ ہے اور سب سے اونچی ہے اور اوسپر عرش ہے رحمٰن کا اور اوسی سے بہتی ہین نہرین جنت کی روایت کی یہہ بخاری نے اس حدیث سے بخوبی ثابت ہوا کہ جہاد مخالفون کے ساتھہ فرض کفایہ ہے یعنی ایک ملک کے لوگ اگر اوسکو بجالاوین تو دوسرے ملک کے لوگون پر فرض نہین اور نہ ہر فرد بشر پر مسلمانون سے فرض نہین کہ جو اوسکو نہ بجالاوے اوسکے

اسلام مین نقصان ہو اور جنت مین داخل ہونیکو فقط اسلام اور ایمان کافی ہے اگرچہ اپنے
وطن مین ساری عمر بیٹہا رہے اور جہاد نکرے اور یہی قول ہے جمہور یعنی سب عالمون کا
باقی رہے مناقب جہاد کے اور اوسکی فضیلتین قرآن اور کتب دین مین بہری ہوئی ہین
اور اونکے ترجمہ سارے جہان مین پہیلے ہوئے اور ہر چہوٹا بڑا عورت و مرد گاؤن گاؤن
اور شہر شہر مین فارسی اور اردو اور عربی مین پڑہتا ہے بلکہ کوئی گانون اور شہر شاید
اوس سے خالی نہین مگر اوسپر ثواب کا ملنا اور اجر کا حاصل ہونا جب ہی ہے کہ اوسکی شرطین
جو شریعت مین مقرر ہین وہ سب پائی جاوین اور اسباب و احکام اوسکی کے موجود
ہون اور آج کل عام مسلمان جنکو علم و فہم سے بہرہ بلکہ اکثر ارباب دول و حکومت
جنہین اسلام کی خوبیون سے اور ایمان کی باتون سے بالکل واقفیت نہین جسکو جہاد سمجہہ
رہے ہین وہ حقیقت مین فتنہ کے سوا اور کچہہ نہین اور کوئی اہل علم اور ارباب عقل سے
اوسکا قائل اور معترف نہین چنانچہ ایام غدر مین جو ملک ہندوستان مین بعضے راجہ
بابو اور بہت سے نام کے نواب و امرا بنام نہاد جہاد ہندوستان کے امن و امان مین
خلل انداز ہوئے اور اونہون نے لڑائی بہڑائی کا بازار گرم کیا اور یہانتک اون کے
فساد و عناد کی نوبت پہونچی کہ عورتون اور بچون کو جو کسی شریعت مین واجب القتل
نہین ہین بے تامل چیر پہاڑ کر پہینکدیا افسوس صد افسوس حالانکہ اسلام مین تمام اہل اسلام
کے نزدیک یہہ کام خلاف شرع محمدی ہے اور کسی فرقہ اسلامیہ مین ہرگز جائز اور روا نہین
اور جو آجکل ایسا فتنہ برپا کرے وہ بہی ویسا ہی فتنہ پرداز اور از انجام تا آغاز اسلام
مین دہبا لگانیوالا ہے اسلیئے کہ علماء اسلام کا اسی مسئلہ مین اختلاف ہے کہ ملک ہند مین جب
سے حکام والا مقام فرنگ فرمان روا ہین اوسوقت سے یہہ ملک دار الحرب ہے یا دار الاسلام
حنفیہ جنسے یہہ ملک بالکل بہرا ہوا ہے اونکے عالمون اور مجتہدون کا تو یہی فتویٰ ہے کہ
یہہ دار الاسلام ہے اور جب یہہ ملک دار الاسلام ہوا تو پہر یہان جہاد کرنا کیا معنی بلکہ

عزم جہاد ایسی جگہہ ایک گناہ ہے بڑے گناہون سے اور جن لوگون کے نزدیک یہ دارالحرب
ہے جیسے بعض علماے دہلی وغیرہ اونکے نزدیک بہی اس ملک مین رہکر اور یہان کے حکام
کی رعایا اور امن و امان مین داخل ہوکر کسیسے جہاد کرنا ہرگز روا نہین جبتک کہ یہانسے
ہجرت کرکے کسی دوسرے ملک اسلام مین جاکر مقیم نہو غرض یہہ کہ دارالحرب مین رہکر جہاد کرنا
اگلے پچہلے مسلمانون مین سے کسی کے نزدیک ہرگز جائز نہین علاوہ اسکے جہاد مین بڑی
شرط تو یہہ ہے کہ ایسے امام عادل عالم کامل صاحب فہم و فراست دانشمند کے ہاتھہ پر
بیعت کیجاوے کہ جسمین شرائط امامت بخوبی موجود ہون اور اوس ملک کے مردمان
ذیہوش و معاملہ دان و عقلمند اوسکی امامت کو پسند فرماوین اور اوسکو برضا و رغبت
خود بلا جبر و اکراہ اپنے اوپر بیعت لیکر حاکم بناوین اور اوس لڑائی بہڑائی مین لڑکون
اور بچون اور عورتون اور بوڑہون اور ضعیفونکو قتل نکرین اور اگر پہر دوسرا شخص
دعوی امامت کرے تو باغی اور مفسد قرار دیا جاوے اور واجب القتل ہو اور یہہ سب
شرطین غدر مین بکقلم مفقود اور غیر موجود تہین بلکہ ہر ملک و شہر مین جسکا جی چاہا اور
اوسکو وسوسہ سرداری نے گہیرا وہی سرکار سے باغی ہوکر لڑنیکو کہڑا ہوگیا اور اوس لڑائی
کو جہاد ٹہرایا حالانکہ وہ جہاد نہ تہا سراسر فتنہ تہا غرض شریعت اسلام کی بنا پر مسلمانان ہند
کو ایسی حالت موجودہ پر کہ امن و امان خلائق و رفاہ عوام بخوبی قائم ہے اور ہر ایکو
اپنے امور مذہبی کے اجرا کے لیے بموجب اشتہار گورنمنٹ مجریہ دربار قیصری دہلی کیطرح
کی مزاحمت اور مخالفت سرکار انگلشیہ سے مطلقاً نہین جہاد خیال کرنا خبط ہے اور جو
ہڑبونگیون کیطرح بے فائدہ مارپیٹ کا اور لوٹ مار کا بازار گرم کرے اور اوسکو جہاد
کہے وہ بالکل شریعت کے خلاف عامل ہے اور مفت ناحق جان و مال لوگون کا ضائع کرتا
ہے اور عزت و آبرو گنواتا ہے اور اصل بات یہہ ہے کہ کسی عمل پر ثواب نہین ملتا جبتک
وہ خالص خدا کیواسطے اور موافق شرع شریف کے نہو اور جبتک شریعت کے موافق نہو

اور خاص اللہ کے لیے ہو تب تک دونون جہان کا زیان اور جان و مال کا نقصان تصور کیا جاتا ہے ہمکو بڑا تعجب آتا ہے اون لوگون پر جنہون نے غدر مین بغیر وجود شرایط کے اور بغیر وجود امام کے اور بغیر اتباع شرع کے باوجود قتل کرنے لڑکون اور عورتون کے جو محض بےگناہ اور معصوم تھے کیونکر فتوی دیدیا کہ یہہ ہڑبونگ جاہلونکا اور بھبتڑ مفسدونکا اور جھگڑا بے وقوفون کا جہاد ہے اور معلوم نہین ہوتا کہ انہون نے یہہ فتوی کس قرآن سے نکالا اور کونسی حدیث سے ثابت کیا اوسپر طرہ یہہ ہے کہ اکثر حاکم اوسوقت مین راجہ بابو اور ہند کے ہندو تھے کہ اونکی امامت مسلمانون کے کسی فرقہ کے نزدیک جائز نہین اور اکثر لوگ جنہون نے اوسوقت فساد و غدر مین حکام انگلشیہ سے مقابلہ کیا ہندو مذہب تھے کہ شراکت اونکی جہاد مین اور مدد لینا اون سے ہرگز جائز نہین یہہ بات صاف حدیث مین آئی ہے پس اگر ہم اسکو مان بھی لین کہ وہ سب اسلام کا نام لیتے تھے تو بھی جبتک دار الحرب سے باہر جاکر کسی دار الاسلام کو اپنا وطن اور مسکن نہ ٹھہرا وین اور کسی امام کو جو شرائط امامت اپنی ذات مین رکھتا ہو اپنا امام اور حاکم مقرر نکرین تب تک جہاد کا نام محض خبط ہے اور ایسا امام جو اسلام کی شرایط رکھتا ہو اس وقت مین حکم کیمیا و عنقا کا رکھتا ہے یہانتک کہ جو لوگ اہل اسلام مین اسوقت فرمان روا اور حکمران ہین اونمین سے ایک بھی امامت کی صفتون سے موصوف نہین اور سلطنت اور حکومت کی شرطون اور آداب و احکام سے معروف نہین پھر باغیان غدر اور مفسدان فتنہ پر داز کا کیا ذکر یہانتک کہ اکثر علماے اسلام نے تیمور لنگ اور اکبر اور دیگر شاہان اسلام کو جو محض ملک گیری اور سلطنت کی طمع سے لڑائیان لڑے ہین اور امن و امان ملک مین فساد ڈالا اونکی لڑائی کا نام بھی جہاد نہین رکھا چنانچہ امام شوکانی نے بدر طالع مین جہان ترجمہ تیمور کا لکھا ہے وہان یہہ لکھا ہے کہ ایک بار تیمور نے اپنی مجلس کے عالمون سے پوچھا کہ ہماری لڑائیون مین

جو لوگ قتل ہوئے اور مارے گئے اونمین سے کون جنت مین جاویگا ہماری طرف کا یا ہمارے
دشمنون کیطرف کا تو ایک عالم نے جواب دیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی
حمیت کے لیے لڑتا ہے اور کوئی اظہار شجاعت کے لیۓ اور کوئی اس نیت سے کہ لوگ
اوسکی کارگزاری دیکھین انمین سے جنّتی وہی ہین جو خاص اسلئے لڑے کہ اللہ کا
بول بالا ہو غرض اصل مقصود جہاد سے یہی ہے کہ اللہ کی بات بلند ہو اور ملک
مین امن و امان قائم ہوجاوے اور نام آوری اور شہرت اور ملک گیری اونکیا جی
ہرگز مقصود نہو تین ایسی لڑائیان جن سے صرف حکومت اور جہانگیری اور سلطنت مقصود
ہو جہاد شرعی سے ہزارون کوس دور ہین اور ایسی لڑائیون والا ہرگز اپنے تئین مجاہد
نہین قرار دے سکتا ہے اسیلئے ابن عرب شاہ نے عجائب المقدور مین اور سیوطی نے تاریخ الخلفا
مین تیمور کے مذمت کی ہے اور اوسکو برا کہا ہے کہ اوس نے اپنی لڑائیون کا نام جہاد رکھا
تہا حالانکہ علماے اسلام متفق ہین کہ احکام شریعت حقیقت سے تعلق رکہتے ہین نہ فقط نام
سے اور کسی شئے کا نام بدل دینے سے اوسکی حقیقت نہین بدلجاتی مثلاً سود کا نام منافع کہنے
سے سود حلال نہین ہوجاتا چنانچہ امام شوکانی نے فتح ربانی مین یہی مضمون عربی مین لکہا ہے
اور کتاب تنبیہ الامثال مین صاف لکہا ہے کہ یہہ لڑائیان بادشاہونکی جو ملک و مال کے لیے
ہین ہرگز جہاد نہین چنانچہ خلاصہ اونکی تحریر کا یہہ ہے کہ یہہ بادشاہ جو رعایا کے مال
شریعت کے خلاف لیا کرتے ہین خواہ وہ رعیت کے لوگ راضی ہون یا ناراض ہون اور
اپنی لڑائیون مین خرچ کرتے ہین اوس سے رعیت کا نفع خاک نہین ہوتا بلکہ سراسر نقصان
اور زیان کا سبب ہوتا ہے جیسے بعض بادشاہون مین لڑائیان واقع ہوتی ہین کہ ہر
شخص چاہتا ہے کہ سلطنت میری ہو یہہ ہرگز جہاد شرعی نہین بلکہ جہالت اور نادانی اور حماقت
کی لڑائیون مین داخل ہے اور اکثر یہہ ہوتا ہے کہ انکے لشکری اور سپاہی رعایا کے ضعیفون
اور عاجزون کو قتل کر ڈالتے ہین اور اونکا مال و منال چہین جہپٹ کر لیتے ہین اور اونکو

بے عزت اور بے حرمت کر دیتے ہین یہہ بڑا ظلم ہے تمام ہوا مضمون شوکانی کی تحریر کا اس سے
بخوبی ثابت ہوگیا کہ جو لڑائیان غدر مین واقع ہوئین وہ ہرگز جہاد شرعی نہین اور کیونکر
وہ جہاد شرعی ہوسکتا ہے کہ جو امن و امان خلائق کا اور راحت و رفاہ مخلوق کا حکومت
حکام انگلشیہ سے زمین ہند مین قائم تھا اوسمین بڑا خلل واقع ہوگیا یہانتک بوجہ بے اعتباری
رعایا نوکری کا ملنا محال ہوگیا اور جان و مال و آبرو کا بچانا وہم و خیال ہوگیا امام شوکانی
رحمۃ اللہ علیہ نے جہان حکام کے عدل کا بیان کیا ہے وہان یہہ بہی لکھا ہے کہ اگر شریعت
اسلام کے موافق عدل نہوسکے تو حکام فرنگ کیطرح تو امن و امان رعایا اور اصلاح و
درستی برایا کا لحاظ رکھا جاوے غرض اونکی گواہی سے بخوبی معلوم ہوا کہ درستی ملک اور
صفائی راہ اور رفاہ عوام اور امن خلائق اور امان مخلوق اور راحت رسانی رعیت
اور آرام دہی بریت مین حکام فرنگ کا مثل اور نظیر اسوقت مین بلکہ اکثر اوقات مین ہرگز
نہین اگرچہ ہر وقت کے مُلّا اور مفتی خوشامد کی راہ سے باتین بناتے ہین اور ہر کسی کو اچھا
بتاتے ہین مگر میری نظر مین جو راجح اور صحیح معلوم ہوا وہ لکھدیا قبول و ہدایت اللہ کے ہاتھ ہے

فصل سوم

دوسرے مقام مین اسی کتاب کے صفحہ ۳۶ مین یہہ مضمون ہے کہ ابن عمر سے مروی ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب ملک یمن اور شام کے لئے دعاء برکت کی لوگون
نے عرض کیا کہ ہمارے نجد کے لئے بہی برکت کی دعا فرمائیے ابن عمر کہتے ہین کہ مین گمان کرتا ہون
کہ جب اون لوگون نے تین بار عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہان سے بکھیڑے اور فتنہ
نکلین گے اور وہین سے شیطان کا سینگ نکلے گا روایت کی یہہ بخاری نے قبرون کے
پوجنے والے اور پیرون کے پوجا کرنیوالے ہندوستان مین ایک خدا کے ماننے والونکو
عداوت اور نفسانیت کی راہ سے وہابیہ کہتے ہین اور سمجھتے ہین کہ یہہ فرقہ ایک خدا کو

ماننے والا محمد بن عبد الوہاب کیطرف منسوب ہے اور وہ نجد مین گذرا ہے غرض مذمت
نجد کی اس حدیث سے ثابت کرتے ہین اور جب بن عبد الوہاب برے ہوئے تو وہ فرقہ
جو اونکی طرف منسوب ہے وہ بھی برا ہوا مین کہتا ہون کہ اس بات کو جانے دو کہ یہہ دوسرے
ملک کی بات ہے ہندوستان کی نہین کلام اسمین ہے کہ یہہ فرقہ جو ایک خدا کو مانتا ہے
اور سارے جہان کا حاکم اور مالک اوسی اکیلے ایک قدرت والے کو سمجھتا ہے اونکو وہابی
کہنا اور محمد بن عبد الوہاب کیطرف اوس فرقہ کو منسوب سمجھنا محض غلط ہے اور جھوٹ ہے
کئی وجہون سے اول یہہ کہ یہہ فرقہ خود اپنے تئین وہابی نہین کہتا اور نہ عبد الوہاب
کیطرف اپنی نسبت ثابت کرتا ہے پس یہہ خطاب اور لقب اوس نے اپنے لیے مقرر نہین کیا جیسے
شیعون نے سنیون کے مقابلہ مین اپنے آپکو شیعہ کہنا مقرر کیا ہے اور ضرور تہا کہ اگر وہ
اس لقب کو اپنے لیے مقرر کرتے تو ضرور اوسکی بو اون مین پائے جاتے بلکہ یہہ لوگ تو
اس لقب سے کمال نفرت رکہتے ہین اور انکار کرتے ہین پہر ایسا لقب کسی کیواسطے کہنا
جو وہ خود اوس سے ناراض ہو عرفاً اور عقلاً و قانوناً ہرگز لایق حجت نہین ہوسکتا ہے اور
حقیقت یہہ ہے کہ ہم لوگ جو ایک خدا کے ماننے والے ہین اونکو وہابی کہنا ایسا برا لگتا ہے
جیسے گالی دینا اور ہم ایک خدا کے ماننے والے اور ایک نبی برحق کے چال چلنے والے
اپنے تئین کسی اگلے بڑے اماموں کیطرف منسوب نہین کرتے نہ اپنے تئین حنفی اور شافعی
کہتے ہین اور نہ حنبلی اور مالکی کہنے سے راضی ہوتے ہین پہر محمد بن عبد الوہاب کے پیچھے
چلنے اور اونکے طریقہ مین اپنے تئین داخل کرنے پر کب راضی ہونگے دوسرے یہہ کہ کسی
مذہب مین داخل ہونا یا کسی طریقہ مین کہلانا بغیر اسکے نہین ہوتا کہ وہ شخص اوسکا شاگرد
ہو یا اوسکے گہر کا چیلہ یا معتقد ہو یا اوسکا ہموطن ہو غرض داخل ہونا ہندوستان کے لوگون
کا محمد بن عبد الوہاب کے طریقہ مین بغیر ان صورتون کے ممکن نہین اور کوئی ہندوستانی
کسی طرح کا علاقہ ان علاقون مین سے اون کے ساتہہ نہین رکہتا ہے پہر اونکو اونکی طرف

منسوب کرنا سواے خطا اور غلط کے کیا تصور کیا جاوے تیسرے یہہ کہ محمد بن عبد الوہاب
کے انتقال کو ایک مدت مدید گزری کہ ملک نجد مین بہی جہان اونکا نشو و نما تہا وہان
بہی کوئی اونکے پوتون پروتون مین سے باقی نہین سُنا جاتا کہ اونکے طریقہ کی تعلیم
لوگون کو کرتا ہو اور اہل ہند یا عرب کو اوسطرف بلاتا ہو اور یہہ لوگ اوسکی چال پر چلتے
ہون اور اوسکے سکہانے کے موافق برتاؤ رکہتے ہون پہر اس صورت مین انکو وہابی
کہنا اور محمد بن عبد الوہاب کیطرف منسوب کرنا انصاف کا خون بہانا ہے اور عدل کی
گردن مارنا چوتہے یہہ کہ قبول کرنا کسی مذہب کا اور داخل ہونا کسی طریقہ مین اوس
مذہب اور اوس طریقہ کی کتابین دیکہنے اور سننے سے بہی ہوتا ہے اور صحبت سے
بہی آدمی کسی مذہب و ملت کو اختیار کرتا ہے جیسے بہت سی رسوم ہندؤن کی بسبب
ہم صحبتی کے ہند کے مسلمانون نے سیکہہ لین اور برسون سے اونکی شادی اور بیاہ
مین جاری ہین سو یہہ بہی ظاہر ہے کہ محمد بن عبد الوہاب کی کوئی کتاب ہند کے
کسی شہر مین ایسی شائع نہین کہ مدرسون مین پڑہائی جاتی ہو اور عالمومنین اوسکا
ہاتہون ہاتہہ لین دین ہو اور اسیطرح محمد بن عبد الوہاب جو کہ نجد مین پیدا ہوئے
اور وہان کے لوگ اکثر حنبلی مذہب ہین اسی لیے وہ بہی حنبلی مذہب تہے جیسے ہند
کے لوگ حنفی مذہب ہین اور انہون نے کوئی نیا مذہب بہی نہین ایجاد کیا کہ اوسپر
چلنے والے کو وہابی کہین اور اگر ایجاد کیا ہوگا تو اوس مذہب کی کتاب اس ملک
مین پائی نہین جاتی وہین نجد کے شہرون مین ہوگی اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ ہم لوگ ایک
خدا کے پوجنے والے ایک پیغمبر برحق کے چال وچلن پر چلنے والے حنفیہ اور شافعیہ
کی تقلید کو پسند نہین کرتے اسی طرح مالکیہ اور حنبلیہ کی تقلید سے بہی خورسند نہین
ہوتے پس اس صورت مین تہمت وہابیت کی ہرگز ہمارے اوپر ٹہیک اور درست
نہین ہوسکتی اور ایک خدا کے پوجنے والونکا طریقہ اور مذہب تو یہہ ہے کہ نماز روزہ

ادا کرنا اور ماباپ و عزیز و اقارب کے حقوق کو پورا کرنا اور شرع شریف کے موافق
شادی اور غمی مین کاربند ہونا اور شور و شغف و فتنہ و فساد سے اور ناچ رنگ وغیرہ
کے بکھیڑون سے دور رہنا اور کسی کا قول خواہ جہاد وغیرہ مین ہو یا اور امر شرع مین سوائے
خدا و رسول کے قبول نکرنا پہر ان لوگون کو وہابی کہنا ظلم صریح ہے پانچوین یہہ کہ کبہی
ہند کے لوگون کو ملک نجد کے لوگون مین آمد و رفت نہین ہوئی نہ کوئی معبد مسلمانون کا
وہان ایسا ہے جیسے کعبہ وغیرہ کہ وہان جانا آنا انکا ضرور ہوا اور وہان سے یہہ مذہب
محمد بن عبد الوہاب کا سیکہہ آتے ہون اور اس ملک مین پہیلاتے نہ کوئی تجارت عمدہ
وہان سے جاری ہے کہ خرید و فروخت کے ذریعہ سے وہان انکی آمد و شد ہوکر اوسکی
وجہہ سے یہہ لوگ اونکا طریقہ اختیار کرکے اپنے ملک مین رائج کرتے نہ رسم خط و کتابت کا
علاقہ کسی کو وہان سے حاصل ہے کہ اوسکے سبب سے اونکے مذہب کے امور ہندوستان
کے لوگون نے اخذ کئے ہون پہر باوجود نہونے کسی علاقہ کے انکو محمد بن عبد الوہاب کیطرف
منسوب کرنا عجب طرح کا افترا ہے اور بڑی بات تو یہہ ہے کہ ہم لوگ صرف کتاب و سنت
کی دلیلون کو اپنا دستور العمل ٹہراتے ہین اور اگلے بڑے بڑے مجتہدون اور عالمون
کیطرف منسوب ہونے سے عار کرتے ہین پہر کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم محمد بن عبد الوہاب
کیطرف کہ وہ بہی ایک مذہب خاص حنبلی کیطرف منسوب تہا اوسکے ساتہہ نسبت اپنی
ظاہر کرین اور اوسکی طرف منسوب ہونے سے مسرور و محظوظ ہون اور یہہ آزادگی
ہماری مذاہب مروجہ جدیدہ سے عین مراد قانون انگلشیہ ہے نہ تعصب مذہبی ہان
البتہ جو تقلید اگلے مولویون کی واجب اور فرض کہتے ہین وہ اگر تقلید محمد بن عبد الوہاب
کے بہی کرین تو تعجب نہین اور جو اون سے اگلون کی تقلید سے بہاگتا ہے وہ ان کی
کیا تقلید کریگا چہٹے یہہ کہ چند مفسدان فتنہ پرداز حکام عالیمقام انگلشیہ کو یون
فہمایش کرتے ہین اور وقت بیوقت اونکے خیال مین یہہ امر جماتے ہین کہ یہہ لوگ جو

وہابی کہلاتے ہین انکے مذہب مین حکام فرنگ سے جہاد کرنا فرض ہے اور اونکی عورتون
اور بچون کو قتل کرنا واجب حالانکہ یہہ محض خیال باطل اور بیکار ہے اور دلائل اسکے
بطلان اور غلط ہونے کے اوپر بخوبی گزرے اور ظاہر ہے کہ جہاد بغیر شرائط شرعیہ کے
اور بغیر وجود امام کے روا نہین اور صرف لڑنا بہڑنا اور فتنہ پردازی اور ملک گیری
اور سلطنت کے لئے قتل وقمع کرنا ہرگز جہاد نہین اور جو لوگ کہ بغیر شرائط جہاد کے حکام
فرنگ کے قتل کا ارادہ کرتے یا اس فعل شنیع کے مرتکب ہوتے ہین وہ شریعت اسلامیہ سے
اور احکام دین محمدیہ سے بالکل جاہل وغافل ہین اور سچ تو یہہ ہے کہ وہابی ہونا
عبارت ہے مقلد مذہب خاص کے ہونے سے کیونکہ پیشوا وہابیون کا ابن عبدالوہاب
مقلد مذہب حنبلی تہا اور تابعان حدیث کسی مذہب کے مذاہب مقلدین مین سے
مقلد نہین پس وہابیہ اور اہل حدیث مین فرق زمین وآسمان کا ہے مذہب وہابیہ
سنہ ۱۸۱۸ع مین مفقود ہوگیا اور اہل حدیث تیرہ سو برس سے چلے آتے ہین انمین سے
کسی نے کسی ملک مین جھنڈا اس جہاد اصطلاحی حال کا کہڑا نہین کیا اور نہ کوئی انمین
حاکم یا بادشاہ کسی ملک کا بنا اکثر بلکہ سب کے سب زاہد تارک دنیا تہے فتنہ وفساد و
غدر وقتل وخونریزی سے ہزارون کوس بہاگتے تہے وہ لوگون کا جمع کرنا اور
فساد برپا کرنا اور امن وامان کا ملک سے اوٹہانا کیا جانین اہل حدیث کے احوال
وطبقات کی صدہا ہزارہا کتابین بطور تاریخ مذہب اسلام مین موجود ہین انکی نسبت
کسی کتاب مین کسی جگہہ حال فساد وغدر کا نہین لکہا بخلاف ابن عبدالوہاب کے کہ حال
اوسکے فساد کا تاریخ مصر ودیگر کتب مولفہ علما عیسائی مطبوعہ بیروت وغیرہ مین مفصل
تحریر ہے اور اون کتابون سے ہمنے حال مذکور انتخاب کرکے اپنی کتاب مین لکہا ہے
تاکہ لوگ اوسپر واقف ہوکر طریقہ جنگ وجدال وفساد سے باز رہین باقی رہی یہہ بات
کہ مراد لفظ وہابی سے خاص یہی لوگ ہین جو دعوی اتباع قرآن وحدیث کا کرتے

ہین اور تقلید مذہب کے منکر ہین تسو اسکا جواب یہہ ہے کہ اگر یہی لوگ وہابی ہین
تو ضرور ہے کہ جو معنی وہابی کے عرف حکام مین مقرر ہونگے اوسکا مفہوم ان لوگونمین
پایا جاوے حالانکہ سنیون مین جو ساکن ہندوستان ہین ایک آدمی بہی ایسا آج
تک پایا نہین گیا کہ جس نے دعوی اتباع قرآن وحدیث کر کے سرکار سے مخالفت کسی قسم کی
کسی شہر مین کی ہو یا خود جہاد کا ارادہ یا دوسرونکو اوسپر آمادہ کیا ہو یا کوئی نالش فریاد
کسی مقلد مذہب کی کسی کچہری عدالت مین ابتدائً پیش کی ہو بلکہ جو لوگ اہل سنت کو زبردستی
وہابی لقب سے یاد کرتے ہین وہی بانی اس فساد کے ہین تسو وہ تو وہابی نہون بلکہ خیر خواہ
سمجھے جاوین اور جو لوگ خود پرہیزگار خداترس رافع فساد امن خواہ ہون وہ وہابی
کہلاوین یہہ عجب لطف کی بات ہے فساد کوئی کرے اور بدنام کوئی ہو ۵

میخورد بادیگران مستانہ برما بگذرد	در فرنگ این ظلم واین بیداد جاناں بگذرد

یاد ہوگا کہ اس سے پیشتر جو کتاب بیچ سنہ ۱۲۹۲ ہجری مین لکہی ہے اور اوسکا نام ہدایۃ السائل
ہے اوسکے صفحہ ۱۱۹ مین وہابیہ کے حال مین لکہا ہے کہ اونکی کیفیت کچھہ نہ پوچھو اونکے
اور اونکے مخالفون کا عجیب حال ہے کہ سراسر نادانی اور حماقت مین گرفتار ہین اور
اس نادانی سے نکلنے کی ساری عمر توقع نہین اور صفحہ ۱۲۱ مین لکہا ہے کہ نہ محمد بن عبد الوہاب
کے پیچھے چلنا ہم پر واجب ہے نہ اور کسی عالم کے پیچھے اور صفحہ ۱۱۵ مین ہے کہ محمد بن عبد الوہاب
نجدی حنبلی المذہب تہے اور ہم کسی مذہب کے مقلد نہین پس تابع ہونا ہمارا محمد بن عبد الوہاب
کا نہایت عجیب ہے اور ہرگز کچھہ معنی نہین رکہتا سواے تو ین یہہ کہ مورخین اسلام اور مذہب
عیسوی دونون نے اپنی تاریخون مین فتنہ نجد کا حال جو سنہ ۱۲۱۲ مین گزرا ہے بخوبی
لکہا ہے اور اوس سنہ مین کوئی ہند کا آدمی نجد کو نہین گیا بلکہ خود اہل ہند کو اوسکے
حال سے مطلق خبر نہین تہی اور کیونکر خبر ہوتی کہ جیسے اب بسبب حسن بندوبست
سرکار انگلشیہ ہر طرف تار اور اخبار اور ریل جاری ہے اوسوقت مین ان چیزونکا

نام ونشان بہی نتہا بلکہ آجتک باوجود کثرت اخبار اور اجراے تار کے کوئی اخبار بہی ملک نجد کا ہندوستان مین شائع نہین کہ شیوہ علماے نجد کا اور طریقہ وہان کے عوام الناس کا ہم لوگون کو معلوم ہو غرض کہ کوئی علاقہ دینی اور دنیوی ہندوستان کے مسلمانان موحدین کو اہل نجد کے لوگون کے ساتہ حاصل نہین اور یہہ جو مسلمان ہند کے ایک خدا کو ماننے والے اور اچہی باتین لوگون کو سکہانے والے اور بری باتون سے جیسے گور پرستی اور ڈہول ڈہما کا اور ناچ رنگ اور سود خواری اور زنا کاری ہے ان سے منع کرنے والے اور روکنے والے ہین کسی طرح کی نسبت اونکو مردمان نجد سے نہین صرف اتنی بات ہے کہ چند لوگ متعصبان مذہب حنفی اور اپنی باتون کے پیچ کرنیوالے لوگون نے جو قبرون کی نذر ونیاز مین مشغول ہین یہہ تہمت ایک خدا کے پوجنے والون پہ باندہ دی ہے اور حاکمون سے اس بات کا اظہار سراپا کذب کر کے کہ یہہ لوگ وہابی اور مجاہد ہین اپنے منصب اور عزت اور جاہ بڑہانے کی تدبیر نکالتے ہین حالانکہ تہمت اونکی بالکل صدق سے دور اور انصاف سے مہجور ہے ❊

فصل چہارم

سلیم بن عامر نے کہا کہ حضرت معاویہ اور اہل روم جو نصاری تہے ان دونون مین صلح تہی اور حضرت معاویہ نے جب مدت صلح کے تمام ہونیکو ہوئی نصاری کے ملکون مین لوٹ مار کا ارادہ کیا سو ایک شخص عربی یا ترکی گہوڑے پر سوار ہو کر آئے اور کہنے لگے اللہ اکبر اللہ اکبر صلح کی اور عہد کی رعایت ضرور ہے اور اقرار کا پورا کرنا واجب و لازم ہے جب دیکہا تو وہ عمرو بن عبسہ تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یارونمین سے حضرت معاویہ نے اون سے پوچہا کہ تم کیون آئے انہون نے کہا کہ مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تہے کہ جسکو کسی قوم سے

صلح ہو سو اوسے لازم ہے کہ صلح کو نہ توڑے اور اوسمین خلل نہ ڈالے یہانتک کہ اوسکی
مدت تمام ہوجاوے یا اونکو صلح توڑنے کی اطلاع کردے راوی کہتا ہے کہ معاویہ نے
جب یہہ بات سنی لوٹ گئے اور اونکو نہ لوٹا اسکو ترمذی اور ابوداؤدنے روایت کیا ہے
اور یہہ دونون بڑی معتبر کتابین اہل اسلام کی ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
اہل اسلام کو جس غیر مذہب سے صلح ہوا ور اقرار ہوا وسکو توڑنا نہ چاہیے اور اسی لیے
ابو رافع کہ کافران قریش نے اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس قاصد بنا کر بھیجا
تہا انہون نے جب مسلمان ہونیکا ارادہ کیا اور چاہا کہ آپ کافرون کے پاس نجاوین -
آنحضرت نے فرمایا کہ ہم اقرار نہین توڑتے روایت کیا اسکو ابوداؤد نے غرض حضرت نے
اونکو لوٹا دیا اور فرمایا کہ اب تو تم جاؤ اور اپنا اقرار پورا کرو پہر اگر تمہارا ارادہ اسلام ہے
تو بعد اسکے آسکتے ہو ایسا ہی مضمون ہے حضرت کے قول کا اور پیغمبر نے اللہ رحمت کرے
اون پر صاف فرمادیا ہے کہ عہد کا توڑنا اون چار خصلتون مین ہے جس سے آدمی منافق
ہوجاتا ہے اور وہ سچے اللہ پر یقین والون مین نہین گنا جاتا اور فرمایا ہے کہ جو امان
دیوے کسیکو جان کی اور پہر اوسے مارڈالے او سپر ایک جھنڈا ہوگا بیوفائی کا قیامت
کے دن یعنے قیامت کے دن اوسکی بیوفائی اور بدعہدی مشہور ہوگی اور رسوائی اور
ذلت عام مین گرفتار ہوگا اور ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل
کیا کہ آپ نے فرمایا جو اپنے اقرار کو پورا نکرے اوسکو مجہہ سے کام نہین نہ مجھکو اوس سے
گویا آپ نے عہد شکن کو اسلام سے خارج کردیا اور ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ آپنے فرمایا کہ اقرار
توڑنے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا اگاڑا جاویگا اور پکارا جاویگا کہ یہہ
فلان جو فلان کا بیٹا ہے اوسکی عہد شکنی اور بیوفائی ہے اور انسؓ نے نقل کیا کہ آپ نے
فرمایا کہ ہر عہد شکن کے لئے قیامت مین ایک جھنڈا ایسا ہوگا کہ وہ اوس سے پہچانا جاویگا
اور ابی سعیدؓ نے نقل کیا کہ آپنے فرمایا کہ ہر عہد شکن کا جھنڈا قیامت کے دن اوس کے

سُرین پر لگایا جاویگا اور یہہ بڑی رسوائی اور ذلت کا سبب ہوگا اور مسلم مین جو بڑی
معتبر کتاب ہے اسلام کی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہر عہد شکن کا ایک جھنڈا ہوگا اور
وہ اوتنا ہی بلند ہوگا جتنی اوس نے عہد شکنی کی ہوگی غرض عہد کو پورا کرنا اور اقرار کو
وفا کرنا ہی دستور العمل ہے اہل اسلام کا خواہ اگلے ہون یا پچھلے اور اسی وجہ سے سلاطین
اور حکام اہل اسلام جو اہل حکومت و دولت ہین جب معاہدہ اور اقرار صلح کا کسی سے
کرتے ہین اوس اقرار اور صلح کو مرتے دم تک پورا کرنے مین بدل ساعی ہوتے ہین اور
اوس اقرار اور صلح کے توڑنے کو خلاف شیوۂ اسلام اور مخالف طریقۂ ایمان اور بڑا
گناہ اور نہایت برا جانتے ہین اور جو عہد و اقرار کوئی رئیس اسلام کرتا ہے تو اوسکی رعایا
اور برایا بہی اوسمین شامل ہوتی ہے اور اوس عہد کے وفا کو اپنے ذمہ لازم اور واجب
جانتی ہے گو بوقت صلح رعیت کا ذکر نہ آوے اسلیئے کہ حاکم وقت اور رئیس ملک گویا
اپنی ساری رعیت کیطرف سے عہد باندہتا ہے اور تمام ماتحتون کی جانب سے اقرار کرتا
ہے نہ خاص اپنی ذات سے غرض یہہ کہ اوسکا اقرار کرنا گویا تمام رعیت اور ماتحتون کا اقرار
کرنا ہے ہر شخص اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ غدر کے وقت مین جب لشکر سرکار انگلشیہ
باغی ہوگیا اور ظلم و تعدی جو اون سے بن آسکا سب کچہہ کیا اوسوقت مین رؤسا ہند جنکو
اپنے عہد و اقرار کا خیال تہا وہ اپنے اقرار پر برقرار رہے اور عہد شکنی اور بیوفائی سے
برسر کنارا اور جس نے اوسکے برخلاف کیا وہ صرف حاکمون ہی کے نزدیک برا نہین ٹہرا بلکہ
شیوۂ اسلام اور طریقۂ اہل ایمان سے دور اور عہد شکن اور بیوفا اپنے دین مین بہی
اور مرتکب بڑے گناہ کا سمجہا گیا اور قیامت کے دن اوسکا جو حال ہوگا وہ بہی وہان
کہل جاویگا غرض کہ وہ شخص دونون جہان کے زیان اور دونون عالم کے نقصان مین
گرفتار ہوا اور جب پورا کرنا مدت عہد کا اور تمام کرنا اپنے اقرار کا شریعت مین ضرور ہوا
تو ہر رئیس کو کسی ریاست کا رئیس کیون نہو پہر ضرور ہے کہ اپنے عہد و نکو اونکی مدت تک

پہونچاوے اور اوسکے ایفا اور وفا کا بخوبی خیال رکہے اور اقرار توڑنے کا دل مین
کبہی خیال نہ لاوے اور بخوبی ظاہر ہے کہ اقرار اور عہد اور قول اکثر رؤسا ہند کے
دولت انگلشیہ کے ساتہہ بقید نسلاً بعد نسلاً اور بطناً بعد بطن مقرر ہوئے ہین اور مسائل
اور شروط متعددہ کے ساتہہ قرار پائے ہین کہ ہر ایک کے عہدنامہ مین تفصیل اونکی
موجود ہے سو ہر ایک کو رؤسا ہند اور امراے وحکام اس ملک سے ضرور ہے کہ جو عہد
واقرار حکام انگلشیہ سے باندہے ہین سرمو اوسکے خلاف نکرین اور عہد شکنی اور بیوفائی
کا دہبا اپنے اوپر لیکر رسواے دو جہان نہون اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ اس قسم کی
حرکات اونہین جاہلون سے سرزد ہوتے ہین جو اپنے دین کے علمون سے غافل اور
اسلام کی خوبیون سے جاہل ہین اور اپنی شریعت سے کنارہ کرکے مقلد ایک مذہب کے
ہورہے ہین حالانکہ اوس مذہب مین اچہی بری سب طرح کی روایتین بہری ہین اور
یہہ لوگ تقلید کے نشہ مین مست و مدہوش ہوکر نقد دین اپنا مفت کہوتے ہین اور
نہین تو جو قرآن وحدیث سے واقف ہے اور اپنے دین کے علمون سے بخوبی خبر رکہتا
ہے وہ خوب جانتا ہے کہ عہد شکنی اور بیوفائی کا وبال وعذاب ہمارے دین مین کسقدر
ہے اور دنیا و آخرت مین اوسکی آفت ومصیبت کتنی ہے اور خدا و رسول کے آگے اوسکی
سزا کیسی ہے اور حقیقت مین یہہ علم اوسکا جو اوسکی معتبر کتابون سے حاصل ہوا ہے اس
خرابی اور برائی سے بہت روکنے والا اور دور رکہنے والا اور اس گناہ سے بچانے والا
اور اس جرم سے متنفر کرنے والا ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ سرچشمہ سارے جہوٹے حیلون اور
مکرونکا اور کان تمام فریبون اور دغا بازیون کی علم رائے ہے جو مسلمانون مین بعد پیغمبر
برحق کے پہیلا ہے اور رہا جال ان سب خرابیونکا بول چال فقہا اور مقلدون کی ہے
اور ساری خرابی ڈالی ہوئی اون ملاؤن کی ہے جو دام تقلید مین گرفتار ہین اور بدعت
اور شرک کے نشہ مین سرشار بخلاف تابعان حدیث و قرآن کے کہ اونکے طریقہ پسندیدہ

مین نئی باتون کا نکالنا اور تازی اپچ ڈہالنا اور حیلون کے ایجاد اور فریبون کی
بیخ و بنیاد قایم کرنا سراسر ناشائستہ اور ممنوع اور محذور ہے **ابیات**

ہم اہل حدیث ہین برادر — ہے قول نبی ہمارا رہبر
ہر مکر سے پاک ودور ہین ہم — اور کذب سے بہی نفور ہین ہم
بہاتی نہین ہمکو حیلہ بازی — آتی نہین ہمکو جعلسازی

غرض یہہ کہ اگر غور سے دیکہو اور خوب خیال کرو تو سارے عالم کا فساد اور تمام خرابیون
کی بنیاد یہی گروہ ہے جو اپنے آپکو کسی مذہب وغیرہ کا مقلد کہتا ہے اور جو قبرین نہین
پوجتا اور ڈہونگ دہتورا نہین کرتا اور پنجہ شدہ عَلَمْ عَلَمْ اور نیزے جہنڈے نہین
کہڑے کرتا اور اکیلے ایک قرآن کا تابع ہے اور حدیث کا پیرو اوسکو وہابی کہنا ظلم ہے

جتنے ہین یہہ خار وخس کے آفات — ہے باد صبا تری کرامات

کسی نے نہ سنا ہوگا کہ آجتک کوئی موحد متبع سنت حدیث و قرآن پر چلنے والا بیوفائی
اور اقرار توڑنے کا مرتکب ہوا یا فتنہ انگیزی اور بغاوت پر آمادہ ہوا جتنے لوگون نے
غدر مین شر و فساد کیا اور حکام انگلشیہ سے برسر عناد ہوئے وہ سب کے سب مقلدان مذہب
حنفی تہے نہ متبعان حدیث نبوی مگر مکر اور زور کی راہ سے فتنہ پردازی کی تہمت
دوسرون پر باندہ دی اور اہل غدر کو وہابی ٹہرادیا اور حکام کے ذہن مین اس
خیال غلط کو بخوبی ڈالدیا **ابیات**

مشک بیزی ہے تیری زلف کا کام — آہوئے چین کا بہانہ ہے فقط

اس فتنہ غدر مین کہ لشکر سرکار انگلشیہ اطاعت حکام سے منحرف ہوگیا بعض جگہہ ایسا بہی
ہوا کہ جو بدل دشمن سلطنت اہل فرنگ تہے کمال چالاکی اور چستی سے خیر خواہ اور
دعاگو بنکر جاہ و منصب حاصل کر بیٹہے اور بہت سے لوگ جو گوشہ نشین اور فاقہ گزین
فتنہ و فساد سے دور بے زبانی سے مجبور آمد و رفت حکام سے معذور رہتے وہ اپنی سادگی

سے اپنی براءت اور صفائی کی دلیلین بیان نکر سکے اور جہوٹی تہمتون اور کہوٹے بہتانون
کی وجہ سے آفات اور بلیات مین گرفتار ہوکر بعضے پہانسی پاگئے بعضے لوٹ مارمین تباہ
و برباد ہوگئے بعضون کے وظیفے اور وثیقے ضبط ہوگئے بعضونکی تجارتین اور معاملات
بے ربط ہوگئے بعضے محبوس اور اسیر ہوکر کالے پانی پہونچے اس کارروائی مین کوئی
غفلت سرکار کی نہین ہر ریاست مین اس قسم کے لوگ ہوتے ہین جو اپنی چالاکی سے بڑا
بڑے حکام بیدار مغز کو دہوکا دیتے ہین حاکم مسلمان ہو یا غیر مسلمان ہو آخر آدمی ہے
عالم الغیب نہین ظالم وہ ہے جو دیدہ و دانستہ ہو نہ وہ جو بے علمی اور بیخبری کی راہ
سے بعد جد و جہد بسیار کے وقوع مین آوے غرض ان جہگڑون سے قطع نظر کرکے
مین کہتا ہون کہ علمار اسلام مین سے سبنے تصریح کی ہے کہ اقرار کا توڑنا اور وفا
سے موںہہ موڑنا بڑا گناہ ہے شیخ ابن حجر مکی نے منجملہ تریپن کبیرہ کے اسکو بہی ایک کبیرہ
گنا ہے اور قرآن شریف کی اس آیت سے بحث مذکور کو شروع کیا ہے وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ
إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا یعنی اللہ تعالے فرماتا ہے کہ پورا کرو اقرار کو اقرار قیامت
مین پوچہا جاویگا اور اوس بحث کے آخر مین کہا ہے کہ اقرار توڑنے مین یہہ بہی
داخل ہے کہ جہاد مین کسی کافر کو امان دیوے اور پہر اوسکو قتل کر ڈالے یہہ بہی بڑا
گناہ ہے انتہی اور اس سے بخوبی واضح ہوگیا کہ اقرار توڑنا اون کافرون سے بہی بڑا
گناہ ہے جنسے لڑائی ہو دوسرونکا تو کیا ذکر ہے اس مقام مین ہم یہہ بہی کہہ سکتے ہین
کہ اگر ہندوستان دار الحرب بہی ہو تو بہی حکام انگلشیہ کے ساتہہ جو یہان کے رئیسون
کا عہد اور صلح ہے اوسکا توڑنا بڑا گناہ ہے اور اسکے بعد شیخ ابن حجر نے اوسی
کتاب مین کہا ہے کہ اسی مین وہ عہد و امان بہی داخل ہے جو درمیان مسلمانون
اور مشرکون کے ہو جیسا کہ بعض مفسرین نے کہا ہے اور روایت کی بخاری اور
مسلم نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہین کہ مین اون کا

قیامت کے دن دشمن ہون ایک وہ شخص کہ اوس نے عہد باندہا اور پہر توڑ دیا دوسرے وہ کہ اوس نے کسی آزاد آدمی کو بیچ ڈالا اور اوسکی قیمت لیکر کہالی تیسرے وہ کہ اوس نے کسی مزدور سے مزدوری کروائی اور مزدوری پوری نہ دی اور مسلم وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جب اللہ تعالےٰ اگلے پچھلے لوگون کو قیامت کے دن جمع کریگا ہر ایک بیوفا اقرار توڑنے والے کے لیئے ایک نیزہ ہوگا کہ وہ اوس سے پہچانا جاویگا اور پکارا جاویگا کہ یہہ فلانا فلانے کا بیٹا ہے انتہےٰ اور روایت کی طبرانی نے اوسط مین انس سے کہ انہون نے کہا آنحضرت نے جب خطبہ پڑہا یہہ فرمایا کہ جسمین امانت نہین اوسکو ایمان نہین اور جس نے عہد پورا نکیا اوسکا دین نہین اور روایت کیا حاکم نے اور کہا یہہ صحیح ہے مسلم کی شرط پر کہ آپ نے فرمایا جس قوم نے عہد شکنی کی اونمین قتل پہیل گیا اور مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس نے کسی ایسے شخص پر ظلم کیا جسکو بادشاہ اسلام نے امان دی ہے یا اوسکے حق مین سے کچھہ دبا رکہا یا اوسکے حوصلہ سے بڑہکر اوسے تکلیف دے یا اوس سے بغیر اوسکی خوشی کے کچھہ لےلیا تو مین اوسکا دشمن ہون قیامت کے دن اور ابن حبّان نے اپنی صحیح مین بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی کو جان کی امان دیکر پہر قتل کر ڈالا تو مین اوس قاتل سے بیزار ہون اگرچہ وہ مقتول کافر ہو انتہی اور اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ جس سے اقرار اور صلح ہو وہ اگرچہ مسلمان نہو جیسے عیسائی لوگ اونکا بہی قتل کرنا حرام ہے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس سے نہایت بیزار ہین اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن حبّان سے مروی ہے کہ جس نے کسی امان دئے ہوئے کو ناحق مار ڈالا وہ جنت کی بو نہ سونگے گا حالانکہ جنت کی بو سو برس کی راہ تک جاتی ہے اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ جس نے کسی ایسے شخص کو مار ڈالا جس سے صلح تہی وہ جنت کی بو نسونگے گا اگرچہ بو اوسکی پانسو برس کی راہ سے پائی جاتی ہے اور ترمذی اور ابن ماجہ مین ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرمایا آگاہ ہو جس نے ایسے شخص کو مار ڈالا جس سے صلح تھی اور وہ اللہ اور اوسکے رسول
کی پناہ مین تھا وہ اللہ کی پناہ سے نکل گیا اور جنت کی بو نہ سونگھے گا اگرچہ اوسکی بو ستر برس
تک پائی جاتی ہے تمام ہوا مضمون حدیثون کا اور ان احادیث سے بخوبی واضح ہو گیا کہ
اقرار توڑنا اور ایسے شخص کا قتل کرنا کہ جس سے صلح بندہی ہے اور جسکو امان دی ہے بڑا
گناہ ہے دنیا مین اور بڑا سبب ہے رسوائی اور ذلت کا قیامت کے دن اہل محشر کے
روبرو اور موجب ہے اللہ اور رسول کی بیزاری کا اور اقرار توڑنے مین اور عہد شکنی
مین فقط اپنا ہی اقرار نہین ٹوٹتا بلکہ حقیقت مین خدا و رسول کا اقرار ٹوٹتا ہے اور اونکی
پناہ مین خلل عظیم واقع ہوتا ہے اور اس وجہ سے وہ شخص مستحق بڑے وبال اور نکال کا
دونون جہان مین ہوا کرتا ہے اللہ کی پناہ ایسی بلاؤن سے زواجر مین لکھا ہے کہ یہہ تینون
چیزین یعنی قتل اور عہد شکنی اور ظلم اوسکے اوپر جس سے عہد اور صلح ہے بڑے گناہون
مین گنا گیا ہے اور احادیث صحیحہ مذکورہ سے بخوبی ثابت ہے اور اسی کی تصریح کی بعض
اہل علم نے اور قتل معاہد اور غدر کو اوسمین شمار کیا علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ
انہون نے اقرار توڑنے سے غدر مراد لیا یعنی عہد شکنی کرنا اون سے جن سے صلح ہے
داخل غدر ہے بلکہ تصریح کی ہے شیخ الاسلام نے کہ حدیث مین آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
و الہ وسلم نے اسکا نام کبیرہ یعنی بڑا گناہ رکھا و لیکن اعتراض کیا ہے اسپر جلال بلقینی نے
کہ اگلی حدیثون مین سے کسی مین یہہ نہین وارد ہوا کہ آنحضرت نے اسکو کبیرہ کہا ہو البتہ
اسمین وعید سخت آئی ہے اور ظاہر ہے کہ مراد اونکی اگلی حدیثون سے احمد اور بخاری کی
حدیث ہے جو ہم اوپر لکھہ چکے ہین کہتا ہون کہ اوس حدیث مین یہہ لفظ ہے کہ مین اون کا
دشمن ہون اور ظاہر ہے کہ دشمنی اونکے کبیرہ ہونیکی بڑی دلیل ہے اور اور حدیثین بھی
اوسکی موید ہین جو اوپر بیان ہوئین اور بہت چیزین ایسی ہین کہ شارع نے اوسکی مذمت
بیان کی ہے اور صاحب زواجر نے اوسکو بڑے گناہون مین گنا ہے غرض اسکے کبیرہ ہونے

مین کوئی شک اور شبہ نہین یہہ وہ بیان ہے جو اس مسئلہ مین آجکی تاریخ کہ غرہ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۶ ہجری ہے قلم صدق رقم کے سپرد ہوا ٭

فصل پنجم

ترجمہ کتاب روض الخصیب اس کتاب مین کچھہ حال زمانہ غدر کا اور کچھہ کیفیت مختصر اپنی از اوّل تا آخر مرقوم ہے اوس کیفیت کے ذیل مین یہہ بہی لکھا گیا ہے کہ جب پانچوین ربیع الاول سنہ ۱۲۷۳ھ کو مین کانپور پہونچا میرا وہان داخل ہونا ہی تھا کہ فوج سوار و پیادہ سرکار انگلشیہ کی سرکار موصوفہ سے باغی ہو گئی اور ایک ہنگامۂ عجیب اور فتنۂ غریب ظاہر ہوا اور ہر طرف سے فتنہ جو اور فساد جُو جمع ہوئے اور غربا کی لوٹ مار اور نوچ کھسوٹ کرنے لگے غرض جو ہونا تھا سو ہوا اور بہت برا ہوا مین اوسی حال مین اُفتان و خیزان بحالت پریشان اپنے وطن یعنی قنوج کو پہونچا اور گوشۂ عافیت مین پناہ لی **بیت**

سب سے ہو کر نفور بیٹھہ رہا ۔۔۔ تا اکیلا خدا کو یاد کرون

ف

غالب بریدہ ام از ہمہ خواہم کہ زین سپس ۔۔۔ کنجے گزینم و بپرستم خدائے را

خدا کی قدرت اور اس حال کی ندرت ملاحظہ کرو کہ اس شہر کے لوگون نے اگرچہ کوئی مخالفت سرکار انگلشیہ سے نہین کی نہ ایک حرف کتاب بغاوت سے پڑہا صرف ایک چھوٹا سا مقابلہ جو فوج انگریزی کو سپاہ سنہ بندی جانبی نواب فرخ آباد سے ہوا جو اس شہر سے ایک گوشہ مین واقع ہے اوسمین سراسر شرارت اور فساد وہان کے رئیس ناہموار کی تھی غرض اوسکے خمیازہ مین شہر مذکور سارا لٹ گیا اور اوسکے ذیل مین سکھون اور پنجابیون نے ہمارا گھر بار بہی لوٹ کر ہمکو سبکبار کر دیا

جمال یار نے لوٹی متاع صبر و قرار ۔۔۔ خدا دراز کرے عمر عشق بازونکی

غرض دوسرے روز قتل عام کا شہرہ ہوا مریدان پدر عالیقدر مرحوم تمام مرد و زن کو
ہمراہی میرے قصبہ بلگرام مین جو قنوج سے پانچ کوس پر واقع ہے لیگئے اور وہان محلہ
سیدان پورہ مین اسطرح پر اتفاق اقامت ہوا کہ سوا ایک جامہ سیاہ رنگ اور نان
خشک یکوقتہ اور آب چاہ مسجد کے کچھ میسر نہ تھا یا اللہ اس مصیبت کا اجر عنایت فرما اور
اوسکے نعم البدل سے سرفراز کر اس فرصت مین چند پارے کلام اللہ کے یاد کئے غرض
بعد اسکے مرزاپور جانیکا اتفاق ہوا اور جناب اکبر علیخان صاحب سوداگر نے بہت مدارات
کی اس اثنا مین پروانہ رئیسہ مرحومہ نواب **سکندر بیگم صاحبہ** کا میری طلب
مین پہونچا اور مین نے جبلپور کی راہ سے قصد بھوپال کیا آخر ماہ صفر مین جب مین داخل
بھوپال ہوا اوسی وقت حکم رئیسہ موصوفہ ہوا کہ جلد یہان سے واپس جاؤ چنانچہ بعد
قیام یک ہفتہ بھوپال سے روانہ ہوا راہ مین ریاست ٹونک پر گزر ہوا وہان سید جمال الدین
صاحب مرحوم کے گھر پر اوترا اور وزیر الدولہ بہادر نے اللہ تعالے اونکو بخشے بہت
اصرار کر کے پچاس روپیہ ماہوار مقرر کئے آٹھ مہینے وہان قیام رہا بعد اسکے نامہ رئیسہ
مغفورہ بھوپال مشعر معذرت ماجراے سابق پھر پہونچا تیرہوین محرم ۱۲۷۵ ہجری کو
بھوپال آیا اور رئیسہ مرحومہ نے التفات عظیم فرمایا اور رعایت مصارف راہ فرمائی
اور امور گزشتہ سے عذر خواہی چاہی اور پچھتر روپیہ ماہوار مقرر فرمائے اور خدمت
تاریخ نگاری بھوپال عنایت کی اور تحریر دستور العمل بھی میرے سپرد فرمایا بعد چندے
اہتمام مدارس سلیمانیہ میرے سپرد ہوا اور اس خدمت کو مینے بہت غنیمت جانا اسلئے کہ
اوسمین علمی شغل تھا اور درس و تدریس جو عمدہ کام اہل علم کا ہے اوسمین اشتغال میسر
ہوا ایکسال اس ماجرا پر گزرا تھا کہ میر منشی ریاست عبد العلی معزول ہوگئے اور بالاکراہ
مین اونکی خدمت پر منصوب کیا گیا اور دو صد روپیہ ماہوار مقرر ہوا اور خطاب خانی
اور میر دبیری ملا مین اگرچہ اس خدمت سے خوش نہ تھا مگر سوا صبر کے چارہ کار نظر نہ آیا

انچہ نصیب ست بہم میرسد		گر نستانی بستم میرسد		

جب دوسرا سال گزرا رئیسہ معظمہ نے اپنی زوجیت سے مجھے عزت و افتخار بخشا اور
یہہ امر باطلاع گورنمنٹ عالیہ و حسب مرضی سرکار انگلشیہ ظہور مین آیا اور یہہ علاقہ موجب
ترقی منصب اور عروج و عزت روز افزون کا ہوا اور چوبیس ہزار روپیہ سالانہ اور
خطاب معتمد المہامی سے سرفرازی حاصل ہوئی اور خلعت گرامی قیمتی دہ ہزار روپیہ مع
اسپ و فیل و جہنور و پالکی و شمشیر وغیرہ عنایت ہوا بعد چندے خطاب نوابی و امیر الملکی و
والاجاہی ۱۷ فیر شلنگ سے سربلندی عطا فرمائی اور اقطاع یک لک روپیہ سال و بیہر
مزید مرحمت ہوئے غرض وہ آزادگی قدیم اب بصورت رئیسیت متبدل ہوگئی رئیسہ
معظمہ حال جو کہ نہایت نرم دل اور عفو و بخشش جرائم مین ضرب المثل ہین اسلیے بعض فتنہ
پرداز حیلہ جویون کو اس وقت مین فرصت ہاتھ آئی تین چار سال ہوئے کہ براہ خباثت
نفسانی و حرامخواری و بد اندیشی و بغض و حسد جبلی حکام بالا دست کے نزدیک مجھپر وہابیت
کی تہمت لگا کر بدنام کرنا چاہا اور بہتان خطبہ جہاد کا مجھپر باندھا مگر حکام عالی منزلت یعنی کارپردازان
دولت انگلشیہ کو چونکہ تجربہ اس ریاست کی خیرخواہی اور وفاداری کا عموماً اور راسخ صدق
و دولت کا خصوصاً ہوچکا ہے اسلیے تہمت اونکی پایۂ ثبوت کو نہ پہونچی اور کذب و افترا
اونکا بخوبی کھل گیا اور دروغ اونکا محض بے فروغ ہوگیا ورنہ یقین تہا کہ ایک بیگناہ
کے خون سے وہ ہاتھ رنگین کرتے اور بار قتل ناحق کا اپنے سر دہرتے جس نے کتابون
پر نظر کی ہے اور تاریخ ماضی پر اوسکو اطلاع حاصل ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ اغراض
نفسانیہ قوم کی اور عداوت باہمی لوگون کی اکثر ایسے بہتانون اور افترا اون کا باعث
ہوتی ہے لکن چاہ کندہ را چاہ درپیش آخر کو وہی لوگ اپنے افترا اون سے خود برباد
اور بے بنیاد ہوتے ہین مگر عبرت نہین پکڑتے اور خوارج اور روافض وغیرہ اور چورون
اور خائنون کو چھوڑ کر اہل سنت اور متبعان حدیث کے رد و قدح پر کمر ہمت باندہتے ہین

اور اونکا وہابی اور باغی اور غازی اور طاغی نام رکہتے ہین حالانکہ پرظاہر ہے کہ
جو صرف طریقہ پیغمبر کا تابع ہے اور تقلید کسی مذہب کی اوسکے نزدیک واجب نہین اوسکو
نہ مذہب وہابیہ سے سروکار ہے نہ کسی اور مذہب کا یار و مددگار آزادگی مذہبی
عجیب نعمت ہے کہ ملت اسلام مین سوا اہل سنت کے کسیکو ہرگز نصیب نہین اور قید
مذہب خواہ مذہب نیچریہ ہو یا مذہب مقلدین یا مذہب مبتدعین یا مذہب حنفیہ یا مذہب
بین بین ایک بڑی بلا ہے اور سبب عداوت با دولت انگلشیہ مگر ہم نہایت افسوس
اسپر کرتے ہین کہ ہمارے زمانہ کے مفسدین دروغگو اور حاسدین فتنہ جو حکام کو مغالطہ
دیکر ایسی تہمتین اون غربا اسلام پر باندہتے ہین اور اون لوگون کو باغی اور
طاغی ٹہہراتے ہین جنکو سواے نماز و روزہ اور حج و زکوۃ کے اور کام نہین
اور ترک خصال ذمیمہ اور کسب حلال اور دیانت و امانت کے سواے وفائی اور بدعہدی
سے کچہہ سروکار نہین اور کذب و دروغ اور کسب حرام اور خیانت و ایذای انام کا ہرگز
خیال نہین اور وفاداری اور خیرسگالی حکام اور خیرخواہی رفاہ عوام کے سوا اونکو
کوئی امر ملحوظ خاطر نہین اور اقرار اور قول کا پورا کرنا اور اپنے عہد و میثاق پر قائم رہنا
اونکے دین مین سب فرضون سے بڑا فرض اور حاکمون کی اطاعت اور رئیسون کا انقیاد
اونکی ملت مین سب واجبون سے بڑا واجب ہے اور یہہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ یہہ امور سب
اہل سنت کے گروہ مین موجود ہین اور اہل بدعت مین مفقود ہر چہوٹے بڑے کو معلوم
ہے کہ سرکار برٹش کو کسی کے ریش و جبہ و دستار سے سروکار نہین یا پائجامہ ٹخنون سے اونچا
رکہنا یا گریبان جبہ وسط سینہ مین سینا یا ناچ گانے مین شریک نہونا یا رنڈی بہڑون
کو جمع نکرنا اس سے سرکار کا کیا نقصان ہے بلکہ ہر دولت اور سلطنت کا اسمین فساد سے
امن و امان ہے پہر اس حال کو وہابیت سے کیا علاقہ اور اس منوال کو بغاوت سے کیا
تعلق باوجودیکہ اہل توحید و اہل سنت کو وہابیت کے نام سے نفرت ہے اور مذہب کے

نام سے چڑ پہر انکو وہابی کہنا گویا موںہہ چڑاناہے اور مذہبی جاننا بالکل ستانا
ہمارا تو یہہ حال ہے کہ سب مذہبوں سے آزاد ہین اور قرآن وحدیث کے مطیع ومنقاد
اگر کہو کہ وہابی وہ ہے کہ دولت انگلشیہ کا دشمن ہو اور اون پر جہاد کو فرض جانتا
ہو تو اوسکا جواب اسیقدر کافی ہے کہ مسئلہ فرضیت جہاد کا بیشک قرآن وحدیث
بلکہ ہر کتاب مذاہب اسلام مین خواہ زبان عرب کے ہو خواہ عجم کے موجود ہے اور یہہ
کتب ہر زبان مین ترجمہ ہوکر ہند وسند وعرب وعجم کے تمامی فرقون مین اور امصار مین
منتشر ہین اور ہر عام وخاص بلکہ جمیع ناس بمبئی وکلکتہ ومدراس کے ملکون مین اونکے
درس وتدریس مین شاغل رہتے ہین اور فضائل جہاد کے اور حکم اوسکا پڑہتے اور
سنتے ہین اور اعتقاد اوسکی فرضیت پر رکہتے ہین غرض کہ اسمین تخصیص کسی فرقہ کی اور
خصوصیت کسی گروہ کی کرنا محض بے اصل ہے اور وجہ اسکی کہ باوجود عام ہونے اس
امر کے خاص ایک جماعت اہل سنت کو وہابی قرار دینا عقل مین نہین آتی اور خیال مین
نہین سماتی اور جو لوگ اس حیلہ گری سے بعض حکام کو برسر انتقام لاتے ہین اون سے
کوئی پوچہے کہ آیا تمہاری کتب درسیہ مذہبیہ مین حکم جہاد کا مخالفان اسلام کے ساتہہ
موجود ہے یا نہین اور جب کہ تمہاری کتب مین بہی مرقوم ومکتوب ہے تو تم اعتقاد اوسکی
حقیقت کا رکہتے ہو یا نہین اگر اعتقاد حقیقت رکہتے ہو تو پہر کیون بیٹہے ہو اور جہاد خاص عیسائیون
کے ساتہہ ہی فرض ہے یا سب مخالفون کے ساتہہ ہی ہے اس سے بہی کوئی مسلمان انکار نہین کرسکتا
اور یہہ نہین کہہ سکتا کہ ہماری کتب مین موجود نہین یا ہمکو اسپر اعتقاد نہین مگر اتنا ضرور کہیگا کہ
جہاد وجود شرائط جہاد پر موقوف ہے جو سنت صحیحہ یا مذہب فقیہہ کی کتب مین مرقوم ہین اور
جب تک وہ شرائط پائی نجاوین جہاد ہرگز جائز نہین اور بغیر اون شرائط کے اگر کوئی جہاد
کا مرتکب ہو تو وہ اپنی شریعت کے بہی خلاف کام کرتا ہے اور جب مدار کار جہاد کا بلا تخصیص
حکام فرنگ کے اون شرائط پر موقوف ہو تو ہر شخص یقین کرسکتا ہے کہ اندنون مملکت ہند مین

کلکتہ سے لگا کر پشاور تک اور گجرات سے دکن تک مثلاً بلکہ ساری دنیا مین کوئی معتقد اس امر کا کہ جہاد
وقتال خاص سرکار انگلشیہ سے جائز ہے دوسرے سے نہین ہرگز نہین اسلیئے کہ شرطین اس
عمل کی تمام مہا مفقود ہین اور جمیع ہونا ان شرطون؛ ورضابطون کا نہایت دشوار ہے
غرض یہہ خیال باطل اور وہم بیکار وعاطل کہ مجرد وجود اس مسئلہ کا کتب اسلام مین اور
شیوع اور درس وتدریس اوسکی طالبان علم کو بغاوت سرکار ہے ہرگز معقول نہین فرضاً
اس مسئلہ کا کتب اسلامیہ مین صرف مرقوم ومکتوب ہونا اگر جرم سرکار ہے تو اسمین تمامی اہل اسلام
برابر ہین تخصیص ایک فرقہ سنت وجماعت کی اور وہابی قرار دینا اونکا کیون ہے اور اگر
وجود اسکا کتب مین کوئی جرم نہین تو سب لوگ اس برائت اور بیجرمی مین شریک یکدیگر ہین
یہی حال اور مسئلون کا ہے جو اسکی مثل ہین آیا کتاب الجہاد در مختار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضیخان
اور کنز وہدایہ وقدوری وشامی وحموی مین مذکور نہین کیا خاص اہل سنت ہی کی کتابون مین
جنکو لوگ عداوت سے وہابی کہتے ہین اونہین مین موجود ہے حالانکہ جو کتب وہابیہ کہلاتے
ہین جنکو ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے بہی کتب مذکورہ مین شمار کیا ہے جیسے تقویت الایمان
نصیحۃ المسلمین کتاب التوحید اقتضاء صراط مستقیم وغیرہا انمین مسئلہ جہاد کا آتا بہی
نہین اب ذرا انصاف اور عقل کو کام فرمانا چاہیئے کہ جب ان رسائل مین جہاد کے مسائل
نہین ہین تو انکے عالم وعامل کسطرح وہابی ہوسکتے ہین انمین جو کچہہ ہے وہ خدا کے سوا
اورون کو پوجنے کی برائی نیک باتین فساد انگیز کی منا ہی تقوی وطہارت کی تاکید دیانت
وامانت کی تعلیم ہے طرفہ یہہ ہے کہ وہابیت ہر شہر اور ہر قطر کی ایک نیا رنگ رکہتی ہی دکن مین
وہابی وہ ہے جو سیندہی وغیرہ نشہ کی چیزون سے دور رہے بمبئی مین وہابی وہ ہے کہ
جو یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ کہنے سے نفور ہے اور دہ مین وہابی وہ ہے جو نئے مذہبون
مین سے کسی مذہب کی پابندی نکرے دہلی مین وہابی وہ ہے جو گور پرستی پر اظہار خورسندی
نکرے بدایون مین وہابی وہ ہے جو مشائخون کی تراشی ہوئی باتون پر نہ چلے حرمین شریفین

ہین وہابی وہ ہے جسکا عقیدہ اہل نجد کے عقیدہ سے ملے حالانکہ ہر عاقل بخوبی سمجھہ سکتا ہے
کہ ان امور کو سلطنت انگلستان کی عداوت سے کوئی تعلق اور دولت انگلشیہ کی دشمنی
سے کوئی علاقہ نہین جو لوگ ہند کے باشندونکو وہابی ٹھہرا کر محمد بن عبد الوہاب نجدی کیطرف
منسوب کرتے ہین اونکی عقل پر خدا کی طرف سے ایک پردہ پڑا ہوا ہے یہہ نہین جانتے کہ باتفاق
مورخین نصاریٰ و اسلام نجدی مذکور ہند مین کبھی داخل نہین ہوا اور نہ اہل ہند کو اوس سے
کسیطرح کا علاقہ شاگردی یا مریدی کا ہے چنانچہ کیفیت مفصل اسکی کتاب آثار الادہار اور
تاریخ شام اور دیگر مولفات علماء نصاریٰ سے بخوبی ثابت ہے وہ ہم نے تاج مکلل مین لکھی
ہے اور ان سب کی تحریر سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ اوسکی دعوت مذہبی فقط حجاز کے حوالے مین
پہیلی اور رہا اونکا صرف وہان کے مسلمین بادیہ نشین کے ساتھہ تہا نہ دوسرے ملت والون
کے ساتھہ غرض جو کچھہ ہو صرف تہذیب اخلاق اور حسن عمل اور فتن و فساد سے دور رہنا اگر
اسی کا نام وہابیت ہے تو انصاف کی گردن مارنا اور عقل کا خون بہانا ہے اور اگر فکر و اندیشہ
لڑائی کا سرکار انگلشیہ سے رکھنا اسکا نام وہابیت ہے تو جس کسی شخص نے ابتدا سے سلطنت برطانیہ
سے آجتک ایام غدر وغیرہ مین سرکار سے مقابلہ کیا ہے یا ایام غدر مین اوس نے لوٹ مار کی ہے
یا فساد و خونریزی پر کمر باندہی ہے خواہ ہندو ہو یا مسلمان وہ وہابی ہین اسمین تخصیص اہل تقوی
وطن کی نہین بلکہ حقیقت مین جو بات ہمارے نزدیک پایۂ تحقیق کو پہونچی ہے وہ یہہ ہے کہ ایک
گروہ فساد پژوہ فتنہ جو بغاوت منش نے حکام وقت کو اپنے بچانے اور دوسرونکے پھنسانے کو
یہہ دہوکا تہمت وہابیت کا دے رکہا ہے اس پردہ مین اپنی عداوت کو چہپایا اور اپنی بغاوت
کو اس حجاب مین مستور کیا ہے ورلا واقع مین وہی مثل ہے کہ بہت سی مشہور باتین بے اصل
ہین اور یہہ اکثر کوئی تہمت اہل تقویٰ اور ارباب دیانت سے زیادہ تر سرکار انگلشیہ کی
دوستدار اور خیرخواہ نہین یقینی و قطعی و واقعی ہے اسلئے کہ طریقہ اونکا عدالت اور
امانت اور دیانت پر مبنی ہے اور بغاوت کا حرام ہونا اور نقض عہد کا مذموم سمجہنا انکے

ذہنون مین جما ہوا ہے اور رفاہ عوام اور امن انام اور امان خاص و عام پر جو انکی
ملت کی قایم کیگئی ہے انتہی اور یہہ لوگ اپنے دین مین وہی آزادگی برتتے ہین جسکا اشتہار
بار بار انگریزی سرکار سے جاری ہوا ہے خصوصًا دربار دہلی مین جو سب درباروںکا سردار ہے
جو رسائل و مسائل رد تقلید و تقید مذہب مین ابتک تالیف ہوئے وہ شاہد عادل ہین
اس بات پر کہ مدعی اس طریقہ کے قید مذہب خاص سے آزاد ہین اور جسقدر رسائل بجواب
ان رسائل کے طرف سے مقلدان مذہب کے لکھے گئے ہین وہ سب بآواز بلند پکارتے ہین
کہ ہم مذہب خاص کے مقید و مقلد ہین ہمپر پیروی فلان وفلان فرض و واجب ہے آزادگی
سے کچہہ واسطہ نہین یہہ آزادگی سرکار برٹش کو یا اونکو جو اس حکومت مین اظہار اپنی آزادگی
مذہب خاص کا کرتے ہین مبارک رہے۔ اب تامل کرنا چاہیے کہ دشمن سرکار کا وہ ہوگا جو کسی قید
مین اسیر ہے یا وہ ہوگا جو آزاد و فقیر ہے ؎ ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

فصل ششم

ترجمہ تاج مکلل اس کتاب مین حالات سلف مین اسلام اور امراے عالیمقام مذکور ہین یہہ کتاب
عربی زبان بطور تاریخ ہے اوسمین سے جنکے حالات یہان لکھنا ضرور ہین اونمین سے اول۔
ابن سعود ہین نام اونکا محمد ہے نجد کے رہنے والے تھے آثار الادہار مین مذکور ہے کہ وہ
ایک مشائخ عرب عنزہ مین سے ہین جو ایک قبیلہ کا نام ہے اوسمین یہہ قبیلہ مسالیخ کے شیخ تھے
اور انکو عرب مین وائل اور تغلب اور شمران قبیلون سے قرابت تھی اور نہایت خوش
خلق اور سخی اور عاقل تھے اور دادا اونکے سعود اپنے گھر کے سردار تھے کہ وہ درعیہ مین اپنے
قبیلہ مین بود و باش رکھتے تھے اور ابن عمار کے عاملو نمین تھے جو حاکم تھا عیانہ کا اور جب
محمد بن عبد الوہاب نے اپنی دعوت وہا بیت ظاہر کی قرامطہ اون سے بگڑے اونہون نے

ابن سعود کے پاس جاکر پناہ لی ابن سعود نے اونکی دعوت قبول کی اور مدد پر کھڑا ہوا محمد نے
وعدہ کیا کہ تو بلاد نجد پر حاکم ہو جاویگا اور یہہ معاملہ سنہ ۱۱۶۰ع کا ہے پھر ابن سعود نے عبد الوہاب
کی بیٹی سے نکاح کیا اور اوسکے قبیلہ کے بہت لوگون نے محمد بن عبد الوہاب کی دعوت قبول
کرنے مین اوسکی موافقت کی اور دعوت وہابیہ اونکے بلاد مین پھیل گئی اور اوس طرف کے
بہت لوگ اونکے تابع ہوگئے اور ابن سعود کا غلبہ روز افزون ہونے لگا اور اتباع اوسکے
بہت ہوگئے اور ابن دعاس سے اور اوس سے لڑائی ہوئی اس لڑائی مین ابن دعاس
نے شکست کھائی اور وہان سے قطیف کو جاکر مر گیا اوسوقت مین ابن سعود کی حکومت و
ولایت جمیع بلاد نجد پر جو جنوب مین واقع تھی بخوبی ہوگئی اور کام اوسکا ترقی پر ہوا اور اوس نے
تجویز کی کہ سائر بلاد نجد پر حاکم ہو جاوے اور عارض مطلی پر چڑھائی کی اور فتح پائی پھر باجتماع
عساکر بلاد قصیم اور احسا اور عسیر کا قصد کیا اور یہہ ملک سب اوسکے زیر فرمان ہوگئے اسکے
بعد وہ مر گیا اور اپنے بیٹے کو بڑی سلطنت پر چھوڑ گیا یعنی سعود کو اور سعود نے اوس سلطنت
کا اہتمام و بند و بست خوب کیا اور بڑے بڑے کام کئے اور عبد الوہاب کے بیٹے محمد نے
جو اون سے وعدہ کیا تھا کہ تو حاکم تمام بلاد نجد کا ہو جاویگا وہ پورا ہوا اور قریب قریب
کے لوگ اوس سے ڈرنے لگے اور اوسکے مقابلہ اور محاربہ سے خوف کرنے لگے اور یہہ شخص
عالی ہمت اور صاحب شجاعت ہوشیار ذی فراست تھا اور بڑا ادیب اور خوش خلق و
خوش گفتار تھا اور درعیہ کو اس نے خوب آباد کیا اور بہت سے مساجد اور محل تعمیر کئے
اور لوگ اس سے اُنس کرتے اور اسکی صحبت سے بسبب حسن اخلاق اور خوبی گفتار کے
محظوظ و مسرور ہوتے تھے اور اپنی رعیت پر ظلم و تعدی اور خونریزی گوارا نکرتا تھا بلکہ
نرمی اور حلم سے اونکے ساتھہ پیش آتا پھر دعوت وہابیت پھیلاتا تھا اور باگ اختیار دین کی
ابن عبد الوہاب کے ہاتھہ مین دی رکھی تھی اور ملقب بلفظ امیر تھا اور اسکی وفات سنہ ۱۱۷۹ع
مین ہوئی سن پیدایش سے تخمیناً انتہی یہہ کتاب جسکی یہہ عبارت ہے تصنیف عالم مذہب عیسائی

کی ہے بیروت مین طبع ہوئی اسمین محمد بن سعود اور اوسکے شیخ محمد بن عبد الوہاب کا سنہ اور حال ضبط کیا ہے ۞

دوسرے عبد العزیز بن محمد بن سعود آثار الادہار مین لکہا ہے کہ محمد اونکے باپ نے اونکو خلیفہ کیا اور یہہ اپنے باپ کے رویہ پر چلتا رہا اور امور سیاست مین قدم بقدم اوسکے رکہتا رہا اور وہابیت کے پہیلانے مین بہت کوشش کی اور ہمیشہ لڑائیون اور سخت سخت کامون مین مشغول رہا اور یہہ اپنے مذہب کا بڑا عالم اور صاحب سطوت وشجاعت تہا اور خلیج عجمی سے حجاز تک سب لوگون نے اسکی حکومت اور امارت قبول کی اور جب اپنی اطراف کی حکومت مین خوب مضبوط ومستقل ہوا اور قبائل عرب اور ممالک حجاز کے لینے پر آمادہ ہوا تب اسپر غالب نام شریف مکہ نے اعتراض کیا اور نوبت بجنگ وجدل پہونچی اور یہہ لڑائی ۱۷۹۲ میلادیہ مین یا ۱۲۰۶ مین واقع ہوئی اور ایک مدت تک جاری رہی اور چند ماہ کے بعد فرقہ وہابیہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ پر غالب ہو گئے اور عبد العزیز نے قطیف کا قصد کیا اور اونپر غالب آیا اور وہان کے لوگون کو قتل کیا پہر بحرین کا قصد کیا اور اوسپر فتح پائی اور جزائر غربیہ پر وہان کے مسلط ہو گیا اور خلیج فارسی اور خلیج شرقی کے لوگون نے اوسکی اطاعت اور امارت قبول کی پہر لشکر اوسکا عمان کو روانہ ہوا اور جب عمان مین داخل ہوا وہان کا حاکم سعید ہزیمت پاکر مسقط کو بہاگا اور وہان قلعہ مین متحصن ہوا عبد العزیز کے لشکر نے اوسکا مسقط تک تعاقب کیا اور وہان قلعہ کو جا کر ایک مدت تک گہیرا اور اس محاصرہ مین سعید نے عاجز ہو کر صلح چاہی غرض ان دونون مین صلح ہوئی اور سعید نے ہر سال جزیہ دینا قبول کیا اور یہہ اقرار ٹہرا کہ وہابیون کا ایک حق مسقط وغیرہ کی مساجد مین مقرر رہے اور وہابی اون دنون دیار بصرہ مین اور اوسکے اطراف مین قبائل عرب کو لوٹتے تہے اور ۱۲۱۵ تک اونکی یہی کیفیت رہی اور اسی سال مین سلیمان پاشا والی بغداد نے ایک لشکر کثیر الاعداد ظفر اور بنی شمر اور منتفج

کے لوگون سے جمع کرکے عبد العزیز کیطرف روانہ کیا اور اوس لشکرنے درعیہ کیطرف
توجہ کی اور راہ مین احسار کیطرف ملتفت ہوا اور احسار کے قلعہ کا ایک مہینہ تک محاصرہ
کیا اور وہان کے حاکم نے عبد العزیز کو خبر کی وہ نجد سے بافواج گران فوراً چڑہ دوڑا
اور سلیمان پاشا اور عبد العزیز کے درمیان مین صلح ٹہری اور چہہ برس تک اوس صلح پر دونو
قائم رہے اور سلیمان پاشا بعد تقرر صلح کے پہر بغداد کو لوٹ گیا اور عبد العزیز نے ۱۸۰۱ء
مین مشہد امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف لشکر طیار کرکے روانہ کیا اور اوسکے مقدمہ یعنی
پیش خیمہ مین آپ بہی نکلا اور فرات کے کنارہ سے اوسکا گزر ہوا اور قولیطہ کے لوگون
نے اوسکی اطاعت ڈر کر قبول کر لی اور بہت غلام اور تحف وہدایا پیش کئے عبد العزیز
اونکے قتل وقمع سے باز رہا اور اپنے لشکر مین سے کچہہ لوگون کو زبیر اور سوق شیوخ
اور سماوہ کیطرف روانہ کیا کہ اون ملکون کو فتح کرین اور آپ مشہد علی رضی اللہ عنہ مین
پہونچا اور اوسکا محاصرہ کیا اور حاکم وہان کا ایک مدت حصار مین متحصن رہا پہر بعد فتح
حصار کے عبد العزیز کربلا کی طرف متوجہ ہوا اور وہان جاکر خونریزی اور غارت کا
بازار گرم کیا اور امام حسین کے مزار کا سامان سب لوٹنے والون پر مباح کر دیا وہان کی
آبادی اکثر ویران ہو گئی اس جنگ وجدل کے بعد جب درعیہ کو لوٹا والی بغداد نے ایک
لشکر عثمانیون کا اوسکی طرف روانہ کیا اور عبد العزیز نے ایک تہوڑی مسافت پر درعیہ
سے باہر اوس لشکر سے مقابلہ کیا اور بعد جنگ وقتل کے اوسکو درہم برہم کر دیا اور اسی
سال مین غالب شریف مکہ سے دوبارہ لڑائی ہوئی عبد العزیز نے دوسرے سال ایک
لشکر طیار کرکے طائف کو بہیجا اور انہون نے وہان قتل وقمع کے بعد فتح پائی اور کربلا
کیطرح وہان بہی قتل عام کیا اور اموال اونکے لوٹ لئے اور اسی سال مین قنفدہ کو جو
سات دن کی راہ پر جدہ سے جنوب کی جانب واقع ہے فتح کیا اور ۱۸۰۳ء مین عبد العزیز نے
ایک لشکر وہابیون کا طیار کرکے اپنے بیٹے سعود کو اوسکا مقدمۃ الجیش بنایا اور مکہ معظمہ کو

روانہ کیا وہ لشکر مکہ مین پہونچا اوس نے اہل مکہ کو زیر و زبر کرکے تین مہینے تک اوسکے
حصار کا محاصرہ کیا اہل مکہ کا توشہ تمام ہوگیا ناچار انہون نے اوسکی اطاعت قبول کی
اور غالب شریف مکہ مغلوب ہوکر جدہ کو روانہ ہوا اور سعود بن عبد العزیز مکہ مین نیسان
مین داخل ہوا اور وہان کے لوگون کے ساتہہ بہت رعایت اور مدارات کی اور اوس
مقام کے آداب و تعظیم کو بخوبی بجا لایا اور بعضون نے لکہا ہے کہ وہان کے سردارون
اور شریفون کو قتل کیا اور کعبہ کو برہنہ کردیا اور دعوت وہابیت قبول کرنیکو لوگون پر
جبر کیا پہر وہان سے مع لشکر جدہ کو روانہ ہوا اور اوسکا گیارہ روز محاصرہ رہا غالب
شریف نے اوسکی اطاعت قبول کرکے بہت سے اموال بطریق تحفہ اوسکو پیش کش کئے اسی
اثنا مین عبد العزیز مقتول ہوا اور کیفیت اوسکے قتل کی یہہ ہے کہ اسی سال کے وسط
مین وہ ایکدن نماز مین مشغول تہا کہ ایک مرد شیعی نے جو فارس کا تہا اور نام اوس کا
عبد القادر تہا اوس نے عبد العزیز پر حملہ کیا اور دونون شانون کے بیچ مین ایک
تلوار ماری کہ اوسکے زخم سے وہ زمین پر گر گیا اور خون مین لوٹنے لگا اور لوگ اوس قاتل
پر دوڑ پڑے اپنے نیزے لیکر اور اوسکا سارا بدن نیزون سے چہید ڈالا باقی رہا سبب
قتل سو مورخین یون بیان کرتے ہین کہ پادشاہ فارس نے ابن سعود کو اسلئے مروا ڈالا
کہ اوس نے بلاد قطیف اور جزائر بحرین کو اوسکی ولایت سے چہین لیا تہا اور مشہد امام حسین
کو برباد کیا تہا اور اوس سے لڑنیکی طاقت نہ تہی سو اسطرح فریب سے اوسے عبد القادر
کے ہاتہہ سے قتل کروا دیا عبد القادر پہلے درعیہ مین آیا اور بڑی دینداری اور زہد
و عبادت ظاہر کی اور مساجد مین مشغول بعبادت رہتا تہا یہانتک کہ اپنے مقصود پر فائز
ہوا ابن سعود بہی نماز کا پابند تہا کہ ہر نماز اپنے وقت مین ادا کرتا تہا اور یہی شان اکثر علمائے
وہابیہ کی بہی تہی اور بعضون نے کہا کہ عبد القادر مذکور نے عبد العزیز کو اپنے عیال کے
عوض مین قتل کیا کہ وہ اوسکی تلوار سے کربلا مین مارے گئے تہے اور عبد العزیز نے اپنے

بیٹے سعود کو خلیفہ کیا تمام ہوا مضمون آثار الادبار کا۔
تیسرے سعود جو بیٹا عبد العزیز کا ہے جب اپنے باپ کی جگہہ پر بیٹہا ۱۲۱۸ھ مین اوسکا
حال آثار الادبار مین یون لکہا ہے کہ وہ کریم النفس عالی ہمت دانا و مضبوط اور ادیب
اور عالم اور بہادر تہا اور اپنی عالی ہمتی سے بڑے بڑے کامون پر اقدام کرتا تہا اور اپنی
بہادری اور شجاعت کے سبب سے بہ نسبت اور بہائیون کے باپ کو بہت پیارا تہا اور باپ نے
اوسکو کئی بار لشکرون کا سردار کرکے جا بجا قریب و بعید ملکون مین روانہ کیا تہا اور وہ
بسرداری لشکر وہابیہ کئی جگہہ فتحیاب ہوا اور اوسمین تدین اور حلم اور عدل تہا اس لیئے
خاص اور عام اوسکی طرف میلان رکہتے تہے اور اجراے احکام مین ایک شمشیر برہنہ تہا
اور مجرمونکو سخت سزا دیتا اور ابطال طلاق مین اوس نے بہت کوشش کی اور فریضہ
رمضان کی حفاظت مین بہت سعی کی اور سعد ہمیشہ اوسکا خادم رہا اوسکے ایام امارت
مین اور موافق رہا اوسکی دولت مین یہانتک کہ جب سعد مر گیا اوسکے گہر والون مین ایک
بلا پڑ گئی اور اونمین پہوٹ ہو گئی اور وہ بڑی دولت والا تہا اور بڑے لشکر والا اور
اوسکی ڈاڑہی اور موچہون کے بال بہت گہنے تہے سواہل درعیہ نے اوسکا نام ابی الشوارب
رکہا تہا اور اوسکی پہلی بیوی سے آٹہہ بچے تہے اور دوسری سے تین اور جب اسکے
باپ عبد العزیز نے انتقال کیا اوسوقت سعد و حجاز مین غالب شریف کی لڑائی مین مشغول
تہا اور راستے شریف کے لشکر کے بند کر دیئے تہے اور غالب نے مغلوب ہو کر اوسکی امارت
کو تسلیم کر لیا تہا اور یہی غالب جب مکہ مین لوٹ کر آیا اور وہابیون کو غافل پا کر چاہا کہ
اونپر تسلط کرے سعود نے اوسکی بہت تعظیم و توقیر کی اور اپنے نزدیک رکہا پہر بنی حرب
سے حرب کا اتفاق ہوا اور اونکے شہرون مین اس نے بہت خونریزی کی اور شہر
ینبع مین اوترا اور وہان کے لوگون نے اسکی اطاعت قبول کی پہر مدینہ منورہ
مین گیا اور وہان کے لوگونپر جزیہ باندہا اور مزار مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو برہنہ کردیا اور اوسکے خزائن اور دفائن سے سب لوٹ کر درعیہ کو لیگیا بعضون نے
کہا کہ ساٹھہ اونٹون پہ بار کرکے خزانہ لیگیا اور ایسا ہی ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے
مزارات کے ساتھہ پیش آیا اور مدینہ پہ مزن بن شیخ بنی حرب کو حاکم کیا اور لوگون کو دعوت
وہابیہ کے قبول کرنے پہ مجبور کیا اور سعود نے قبہ مزار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈہانے
کا قصد کیا مگر اس امر کا مرتکب نہوا اور حکم کیا کہ بیت اللہ کا حج سوائے وہابیون کے اور
کوئی نکرے اور عثمانیون کو حج سے مانع ہوا اور کئی برس تک حج سے بہت لوگ محروم رہے
اور شام اور عجم کے لوگون کو حج نصیب نہوا اور اونکے خوف سے اکثر حجاج اپنے مقاصد
پر فائز نہوسکے اور اواخر سنہ ۱۲۱۸ھ مین سعود نے ابو نقطہ کو جو عسیریون کا شیخ تہا اپنے
لشکر کے پیادون کے ساتھہ صنعا یمن کے شہرون مین بہیجا اور اوس نے اون شہرون
مین داخل ہوکر بہت خونریزی کی اور لحیا اور حدیدہ کو غارت کیا پہر اپنے شہرون مین
لوٹ آیا اور محمود صاحب صنعا نے دعوت وہابیہ قبول کی اونکی شر سے اپنے شہر کو
بچاوے اور تمام بلاد حجاز نے اطاعت اور امارت سعود کی قبول فرمائی اور حکم اوسکا
تمام بلاد عرب مین پہیل گیا سوائے حضرموت کے اور بعض قریٰ یمن کے غرض کہ سلطنت
اوسکی بہت عریض وطویل ہوگئی پہر سعود نے اپنے لشکر کئی بار بصرہ کو بہیجے اور ما بین النہرین
انہون نے بڑی خونریزی کی اور بصرہ مین داخل ہوئے پہر اپنے حریک غلام کو صحرائے
شام کیطرف روانہ کیا اور اوس نے جاکر وہان قتال کیا اور حلب تک اونکا تعاقب کیا
اور بعض لشکری اوسکے فرات سے پار اوترے اور وہان کے ملکون مین لوٹ مار اور
قتل وقمع کی اور بغداد کے اور اونکے بیچ مین تہوڑی مسافت باقی رہ گئی اور اس اثنا
مین ابی نقطہ عسیری اور محمود صاحب صنعا مین لڑائی جاری تہی اور سنہ ۱۲۱۹ھ مین یوسف
پاشا والی شام ہوا اور اوس نے وہابیون کی لڑائی مین بڑی کوشش کی اور
اپنی مراد کو نہ پہونچا اور اسی سال مین خلیج عجمی پر اسطول انگریزی آیا اور اوس نے

راس خیمہ پر گولہ باری کی کہ وہ ویران ہوگیا اوسکے رہنے والے چور تہے کہ وہ رہزنی
انگریزونکی کرتے تہے اور اونکے جہازون کو لوٹ لیتے تہے اور سنہ ۱۸۱۰ء مین سعود نے
بلاد شام کیطرف چہہ ہزار سوار لیکر ارادہ کیا اور اوسمین پہونچکر بڑی خونریزی کی
اور (۴۵) شہرون کو وہان کے خراب و برباد کیا یہان تک کہ اوسکے اور دمشق کے
بیچ مین دو دن کی راہ رہگئی اور وہان کے لوگ اوس سے ڈرے اور یوسف پاشا کو
اوس سے مقابلہ کرنیکی طاقت نہ تہی مگر سعود وہین سے فتح پاکر لوٹ گیا اور پہر اوسکو
خبر لگی کہ بعض سردارون بلاد حائک نے اوسکی طاعت اور انقیاد دینے انکار کیا اوس نے
اوسیوقت اپنا کچہہ لشکر اوس جانب روانہ کیا اور اوس نے اونکے شہرونمین داخل
ہوکر لوٹ مارا اور برباد کرنا شروع کردیا اور بلد صنوہ مین جبرًا داخل ہوکر وہان کے
چہوٹے بڑونکو تہ تیغ کیا اور وہان دس ہزار آدمی تہے سو اونمین سے ایک بہی نہین
بچا اور جب امر وہابیت نے اوسکے وقت مین خوب زور پکڑا اور اونکا رعب و داب لوگون
مین زیادہ ہونے لگا تب سلطان محمود خان نے اونکے دفع کا ارادہ کیا اور اونکی
شر سے لوگون کو بچانا چاہا سو اوس نے محمد علی پاشا خدیو مصر کو لکہا کہ اون لوگون کو
بزور بلاد حجاز سے نکالدو اور اونکی حکومت اور ولایت حرمین شریفین وغیرہا سے
اوٹہادو سو اوس نے توشہ اور لشکر جمع کرنا شروع کیا اور جب ایک بڑا لشکر طیار کرلیا
اوسپر طوسون پاشا اپنے بیٹے کو امیر بناکے روانہ کیا لشکر وہان سے اسطول مین
روانہ ہوکر (۲۸) جہازون مین براہ سویس ینبع تک پہونچا اور تشرین مین اوترا
اوائل سنہ ۱۸۱۱ء مین پہر ینبع سے مدینہ منورہ کا ارادہ کیا اور اوسکی راہ مین بدر اور
صفراء پر غلبہ کیا پہر عبد اللہ بن سعود اور اوسکے بہائی نے اس لشکر سے مضیق جدیدہ
مین کہ وہ قریب ایک منزل کے ہے مدینہ سے ملاقات کی اور بڑا مقاتلہ ہوا لشکر نے
شکست کہائی سب اموال و اثقال اوسکے وہابیون کے ہاتہہ آئے اور چار توپین مع

سامان حرب اونکے ہاتھ لگین پہر طرسون پاشا نجد مین دوبارہ آیا اور مدینہ کیطرف
تشرین اول سنہ ۱۸۱۲ مین مدینہ پہونچا اور سارے شہر کو گھیرا اور تشرین ثانی مین سن
مذکور کے مدینہ مین داخل ہوا اور وہابیون کا قتل کرنا شروع کیا اور لوٹ مار وہان
جاری کی اور بعضے وہابی قلعہ مین مستحصن ہوئے جب اونکا توشہ تمام ہوگیا تو انہون
نے امن چاہی اور طرسون نے اونکو امن دی جب وہ قلعہ سے باہر نکلکر مدینہ سے
دور گئے ایک لشکر نے اون پر حملہ کیا اور اونمین سے کسیکو نچھوڑا مگر جو بہاگ نکلا اور
سنہ ۱۸۱۳ء مین طرسون نے مکہ مکرمہ پر فتح پائی اور جدہ پر غالب ہوا اور اوسمین اور
وہابیون مین کئی لڑائیان ہوئین اور اسی سن مین مصری قنفذہ پر غالب ہوئے
اور تہوڑے عرصہ مین وہابیون نے اوپر حملہ کیا اور مصری بہاگ نکلے اور وہابی
شہر مین داخل ہوئے اور قتل وقمع شروع کیا اسی ایام مین سعود بن عبد العزیز جنکا
ہم حال لکھہ رہے ہین اوسکا انتقال ہوا مرض بخار مین اور یہہ معاملہ آٹھوین جمادی الاول
سنہ ۱۲۲۹ ہجری (۲۸) نیسان کو سنہ ۱۸۱۴ میلادیہ مین ہوا عمر اوسکی اڑسٹھہ برس کی تہی ؎
چوتہے عبد اللہ بیٹا اوسی سعود کا ہے جسکا حال ہم اوپر لکھہ چکے مرد شجاع تہا اور باپ
اکثر امور مین اوسپر اعتما د رکھتا تہا اور وہ علو ہمت اور جنگجوئی اور بہادری مین
اپنے باپ سے بڑہکر تہا مگر صاحب عزم ایسا نہ تہا جیسا اوسکا باپ تہا اور وہ محمد علی پاشا
عزیز مصر کے مقابلہ مین درہم برہم ہوگیا اور عزیز مصر حجاز مین آیا اور اپنے لشکر کا تفقد
حال کیا اور اون سے مدد لیکر بلاد حجاز مین بہت خونریزی کی اور وہابیون پر غالب ہوا
اور لوگون کو اونکی شر سے امان دی پہر عزیز مکہ مین لوٹ آیا سنہ ۱۸۱۵ مین اور ابن سعود
سے صلح طلب کی اس شرط سے کہ وہ جو چیزین مزار نبوی سے لوٹ لے گیا ہے پہیر دے
اور اگر نہ پہیریگا تو لشکر عزیز کا درعیہ مین داخل ہوکر بالکل استیصال درعیہ کا کریگا
ابن سعود نے اوس صلح کو قبول نکیا اور عرب نجد کی طرف چلا کہ طرسون پاشا سے ملے

کہ وہ خبرہ مین جو قصیم کے حوالی مین ہے اوترا ہوا تھا اور ابن سعود شنان مین اوترا
جو خبرہ سے کئی گھنٹے کی راہ پر ہے اور وہان مصریون کی راہ بندکی اونکو گھیرلیا وہ
انکے لشکر کی کثرت سے ڈرے ان سے صلح چاہی آخرین ابن سعود کے ساتھہ مصریون
نے فریب کیا ابن سعود نے اونکی صلح مان لی وہ صلح ابن سعود اور طرسون کے درمیان
ان شرطون کے ساتھہ ٹہیری کہ وہابیون سے کچھہ مزاحمت نکیجاوے اور حج کی اونکو
اجازت ملے بغیر مزاحمت کے اور مصری لوگ قصیم کو چھوڑ دین اور اون مشائخان
عرب کو پھیر دین جو ابن سعود کی عہد شکنی کرکے مصریون مین ملگئے تھے اور اقرار کرین
سلطان کی سلطنت کا سوا اسکے اور شرطین مقرر ہوئین اور طرسون پاشا اپنا لشکر
لیکر خبرہ سے رص کیطرف لوٹا پھر وہان سے مدینہ گیا اور اواخر جون مین ۱۸۱۵ع
مین مدینہ داخل ہوا اور اپنے باپ کو وہان نپایا اسلئے کہ وہ مصر کو کسی ضرورت سے
چلا گیا تھا دو قاصد ابن سعود کے مصر گئے اور عزیز مصر سے بہ دانہ صلح طلب کیا اوسنے
انکار کیا اور کہا کہ ہم صلح نہین کرتے جبتک کہ احسا جو ایک عمدہ اور نہایت ارزانی
کا ملک تھا وہابیون کا دولت کے سپرد نکردیا جاوے غرض وہ دونون قاصد بے نیل
مرام لوٹ آئے اور یہہ خیانت مصریون کی ابن سعود کو نہایت بُری لگی اور دوبارہ
لشکر اونکے مقابلہ کو طیار کیا اور یہی حال ۱۸۱۶ع تک رہا اور شہر اب مین سنہ مذکور
سے ابراہیم پاشا ابن محمد علی پاشا ایک لشکر گران لیکر حجاز گیا اور ابن سعود کی لڑائی
مین بڑی کوشش کی اور اونکے شہرون کے لینے مین بڑی سعی بجالایا اللہ نے اوسکو
فتح دی ان دونون مین بڑی بڑی لڑائیان ہوئین وہابیون نے بڑی ہزیمتین
پائین اونہین مین ایک واقعہ ماویہ کا تھا جو (۱۲) یار مین ۱۸۱۷ع مین واقع ہوا اور
واقعہ عنیزہ اور شقرا جو (۱۴) کانون ثانی مین ۱۸۱۸ع مین واقع ہوا اسکے بعد ضرمہ
مین ایک لڑائی ہوئی پھر درعیہ مین ایک جنگ ہوئی ابن سعود نے بہت زاد جمع کیا

اورلشکر اکٹھا کرکے درعیہ مین قلعہ بند ہوا ابراہیم پاشا اوسکو ایک مدت تک گھیرے رہے
بعد اوسکے قلعہ فتح ہوا اور ابراہیم پاشا نے قلعہ مین داخل ہوکر ابن سعود اور اوسکے
گھر والون کو مقید کیا کوئی اونمین سے بھاگ نہ سکا سوا ایک بیٹے ترکی کے اور بعضون
نے کہا ہے کہ جب ابن سعود اپنی نجات سے مایوس ہوا اور درعیہ بالکل مصریون کی
گولہ باری وغیرہ سے برباد ہوگیا تو ابراہیم پاشا سے اوس نے امن چاہی ابراہیم نے
اوسکو امن دی اور یہہ واقعہ (۸) ذیقعدہ کو سنہ ۱۲۳۳ ہجری مین ہوا یعنی بلو ل
سنہ ۱۸۱۸ میلادیہ مین غرض ابن سعود ابراہیم پاشا کے پاس آیا اور اپنے تئین اوسکو
سونپ دیا اور امن چاہی اور ایک دن کی مہلت مانگی ابراہیم نے اوسکی بہت تعظیم
کی اور مہلت دی دوسرے دن اوسکی شرط کے موافق اوسکو مصر لیجانا چاہا ابن سعود
حسب حکم سلطان مصر کیطرف ایک لشکر کی حفاظت و حراست مین روانہ ہوا چودہوین
ذیقعدہ کو وہان سے چلکر اٹھارہوین محرم کو محمد علی پاشا عزیز مصر کے پاس پہونچا
عزیز مصر نے اوسکا بہت اکرام کیا ایک خلعت دیکر آستانہ علیہ سلطان کو روانہ
کیا (۱۷) صفر (۱۶) کانون اول مین سن مذکور سے وہان داخل ہوا وہان بذلت
مارا گیا اور خزندارہ اور عبد العزیز بن سلمان جو اوسکا کاتب ہوا وہ دونون قید ہوئے

فصل ہفتم

محمد بن عبد الوہاب کا حال کرنیل یوس قندباب امیرکانی نے اپنی کتاب مرآۃ الوضیۃ
فی الکرۃ الارضیہ کی چوتھی فصل مین بلاد عرب کے حالات مین صفحہ (۲۲۶) مین
یون لکھا ہے کہ اوائل اس قرن مین طائفہ وہابیہ قوی ہوا اور یہہ گروہ ایک
مرد تمیمی کیطرف منسوب ہے کہ اوسکو محمد بن عبد الوہاب کہتے ہین اور وہ قبیلہ مسالیخ
مین سے تہا اولاد علی سے اور اس قبیلہ کا بقیہ نواحی زبید مین ہے خلیج عجم پر اور

محمد بن عبد الوہاب درعیہ مین تہا نجد مین اور حاکم وہان کا اون دنون سعود بن عبد العزیز عنزی تہا ربیعۃ الفرس کے قبیلہ سے کہ وہ شیخ تہا شہر کا غرض سعود ابن عبد الوہاب سے متفق ہو گیا اور اوسکی تعلیمون کو پھیلانے لگا سنہ ۱۷۶۰ عیسوی مین اور اوسکے بعد عبد العزیز ابن سعود حاکم ہوا اور دو بڑے لشکرون پر غالب آیا جو وزیر بغداد نے اوسکی طرف روانہ کئے تھے اور ایک بڑے لشکر پر اور فتح پائی جو زید بن مساعد شریف مکہ کے زیر نشان تہا سنہ ۱۷۹۴ مین اور یہہ گروہ وہابیون کا عراق مین غالب ہو گیا اور مسجد علی پر انہون نے غلبہ کیا اور اوسکو ویران کر دیا اور سنہ ۱۸۰۴ مین عبد العزیز نے اپنے بیٹے سعود کو بارہ ہزار فوج کے ساتھہ روانہ کیا اور وہ طائف اور مکہ پر حاکم ہو گیا اور پہر جدہ گیا اور اوسکا محاصرہ کیا اور وہان اوسکو اپنے باپ کی موت کی خبر ملی وہ درعیہ کو لوٹ آیا اور سنہ ۱۸۰۴ع مین پہر حجاز کو گیا اور مدینہ منورہ کو فتح کیا اور اوسکے اطراف پر مسلط ہو گیا اور وہان فرمان روائی کی سنہ ۱۸۱۵ تک پہر ابراہیم پاشا اوسکے دور کرنے پر مستعد ہوا جو والی مصر تہا اور کئی لڑائیون مین اوسپر غالب آیا یہانتک کہ اوسکو ملک حجاز سے نکال دیا اور سعود مرض بخار سے درعیہ مین مر گیا اور پچاس برس کی اوسکی عمر تہی اور اوسکی اولاد نجد پر حاکم رہی اور اوسکے اطراف پر اب تک حاکم ہے اور قصبہ اونکا مدینہ ریاض ہے اور وہ لوگ سب وہابیون مین سے ہین انتہی اس کتاب کی تاریخ تالیف سنہ ۱۸۵۲ہے اور مراجعت اس کتاب کی یعنی نظر ثانی سنہ ۱۸۷۱ مین ہوئی اور اوسی مورخ نے یہہ بہی کہا ہے کہ نجد اوس ملک کو کہتے ہین جو متصل شام جانب شمال واقع ہے اور عراق سے جانب مشرق اور حجاز سے جانب غرب اور یمامہ سے جانب جنوب اور وہ بہت پاکیزہ ملک ہے عرب کا اور شعراے عرب نے اکثر اوس کی تعریف کی ہے اور اوسمین ایک زمین بلند واقع ہے جسکو کلیب بن وائل بن ربیعہ نے رمنہ مقرر کیا تہا اور آخر یہہ امر اوسکے قتل کا سبب ہوا اور بڑی لڑائی ہوئی جو حرب بسوس مشہور ہے اور وہ

لڑائی عرب مین ضرب المثل ہوگئی اور جبل عکاذ بھی اوسی ملک مین واقع ہے کہ ایک مدت
سے عربی فصیح سوا اوسکے اور کہین باقی نہین۔ الحاصل جو حال وہابیون کا ان سات
فصل مین تحریر ہوا اس سے زیادہ کسی کتاب تاریخ وغیرہ مین کسی نے نہین لکھا اور یہہ موافق
تحریر وتحقیق علمار عیسائین کے ہے اس سے زیادہ تحقیقات بھی ممکن نہین ہے اس
حال کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان ہند مین کوئی مسلمان وہابی مذہب نہین
ہے اسلئے کہ جو کارروائی ان لوگون نے ملک عرب مین عموماً اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ
مین خصوصاً کی اور جو تکلیف انکے ہاتھون سے ساکنان حجاز وحرمین شریفین کو
پہونچی وہ معاملہ کسی مسلمان ہند وغیرہ نے ساتھہ اہل مکہ و مدینہ کے نہین کیا اور
اسطرح کی جرأت کسی شخص سے نہین ہوسکتی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ یہہ فتنہ وہابیون
کا ۱۸۱۸ء مین بالکل خاموش ہوگیا اوسکے بعد کسی شخص امیر وغریب نے اوس ملک
مین بھی پھر سر نہ اوٹھایا بلکہ اوسی سن مین جو بدنظمی ملک ہندوستان مین بسبب
طوائف الملوکی کے واقع تھی وہ سب حسن تدبیر سرکار انگریزی سے دور ہوئی ایک
طرف ہنگامہ قتال کا ہاتھہ سے نواب امیرخان والی ٹونک کے گرم تھا دوسری طرف
ہلکر راجہ اندور نے غل غباڑا ملک خاندیس وغیرہ مین ڈالا تھا تیسری طرف زور وشور
لوٹ مار کا ہاتھہ سے پنڈارون کے تھا چوتھی طرف ملک مالوہ مین کارخانہ حرب وضرب
کا ہاتھہ سے میان وزیر محمد خان بہادر کے قائم تھا اسیطرح ہر قطر ہندوستان مین
ایک ایک سردار اپنی دلاوری سے ملک گیری اور تباہی رعایا کررہا تھا حکام دولت
انگلشیہ نے سب سردارون سے موافق اونکے رتبہ کے عہدنامے کئے اور سبکو اونکی
جگہون مین بہ امن وامان تمام بٹھا دیا اور ایک ایک حصہ ملک کا اونکے تحت تصرف
مستقل مین دیکر نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن وثیقت نامہ لکھدیا جو آجتک بدستور
قائم ہے اور اوسکی پابندی طرفین سے برابر ہر زمانہ مین ہوتی ہے چنانچہ عہدنامہ

ریاست بھوپال اسی ۱۸۸۱ء مین ہوا جو سال ختم فتنہ اہل نجد کا ہے جنکی طرف وہابی منسوب ہین اوس دن سے آجکا دن ہے کہ کسی نے سرکار برٹش سے کسی قسم کی مخالفت و سرکشی نہین کی بلکہ بپابندی قول و قرار مذکور زمانہ غدر ہندوستان مین جبکہ اکثر رعایا خالصہ انگریزی کی بدل گئی رؤسا ہند نے بقدر اپنی طاقت و مقدرت کے سرکار برٹش کو رسد و فوج اور مال سے مدد واجبی دی نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ نے بھوپال سے تا جہانسی فوج ریاست بھیجی اور غلہ و اجناس علاقہ بھوپال سے ہر طرح کی اعانت کی اسی طرح نواب شاہجہان بیگم صاحبہ عالیہ نے ہنگامہ فوج کشی کابل مین مستعدی اپنے واسطے مدد سرکار انگریزی کے فوج و مال سے ظاہر کی اور سال حال مین جبکہ مہم مصر پیش آئی طرح طرح کی دلسوزی اور اعانت ظاہر فرمائی یہانتک کہ جب سرکار نے عرابی پاشا کو شکست دی اور ملک مصر پھر توفیق پاشا خدیو مصر پر مسلم ہوا تو اوسکی خوشی مین اتواب قلعہ فتحگڈہ سے کین اور خریطہ خط تہنیت روانہ صدر کیا اسی طرح ہر موقع مین باتفاق نامہ نگار سب سے پہلے اپنی خیرسگالی اور مددہی کا ارادہ سچے دل سے ظاہر کیا جسکا شکریہ ذریعہ تحریر سررشتہ و تار ہاے برقی مکرر سہ کرر طرف سے جناب ویسراے کشور ہند کے معرض اظہار مین آیا اور یہہ کارروائی موجب کمال خوشی حکام عالیمقام ہوئی۔

ذکر عمود جدید بعد فتح مصر کے ۱۵ ستمبر ۱۸۸۲ء سے ایک ستارہ نیزہ دار جانب مشرق سے تا تاریخ ہذا روزانہ آخر شب کو بنواخت چہار ساعت برآمد ہوتا ہے جسکی دُم مثل ایک نیزہ بلند کے نہایت لمبی و چوڑی ہے سر اوسکا چھوٹا مشرق کی جڑ مین ہے اور دُم طرف جنوب کے منحرف اور سر پتلا برابر تارے کے اور دم نہایت عریض سفید رنگ یکسان ہے جو ستارہ بعد زمانہ غدر ہندوستان کی جانب شمال سے نکلتا تھا اوسکی صورت اور تھی وہ اتنا بڑا نہ تھا اور اوسکی دُم بوجہ اجتماع چند کواکب خورد دیکھنے مین آتی تھی گویا دُمدار ہونا اوسکا ہیئت مجموعی تارون سے منتزع ہوتا تھا اور اس

تارے کی دُم مجرد ایک ستون سفید روشنی ہے کواکب دیگر سے یہہ دُم ملحوظ نہین
ہوتی مذہب اسلام مین تاثیر کواکب کا اعتقاد نجومیونکی طرح پر نہین بلکہ زینت آسمان
اور آلہ رجم شیاطین اور علامات راہ بر و بحر مین ہین لکن اسقدر ضرور ہے کہ کثرت سے
جلد جلد نکلنا ایسے ستارون کا جنکو دُمدار کہتے ہین علامت قرب زمان ظہور مہدی منتظر
و نزول حضرت مسیح علیہ السلام لکھا ہے اور اب مدت ذرا سی ختم تیرہوین صدی کو
باقی ہے پر سنہ ۱۳۰۱ ہجری اور سنہ ۱۸۸۴ع سے چودہوین صدی شروع ہوگی اور نزول
عیسیٰ علیہ السلام وظہور مہدی وخروج دجّال اول صدی مین ہوگا جس کسی صدی
مین ہو اور اس وجہ سے کہ یہہ نزول وظہور وخروج اوسوقت ہوگا جبکہ دنیا ظلم وجور
سے بھر جاوے اور یہہ صنعت گری وعملداری اپنے کمال کو پہنچ جاوے معلوم ہوتا ہے
کہ زمانہ نزول جناب مذکور نہایت قریب ہے ہر طرف سے تعصب مذہبی کا زور ہے
نیچریونکا شور ہے نیچر تو بظاہر آپکو زبردستی مسلمان کہتے ہین ہنود مین بھی بعض
پنڈت موجد مذہب جدید ہوکر داعی خلق خدا طرف اپنی اوپج کے ہین مسلمانان لکھنؤ
مین ایک مذہب بین بین کا نکلا ہے اس قسم کے مفاسد سے ساری دنیا بھر گئی تھوڑے سات
سال سے ایک نہ ایک جگہہ ہنگامہ قتال گرم ہے کوئی اپنے آقاے قدیم سے باغی ہوتا ہے
کوئی کسیکو زبردستی باغی وہابی ٹھراتا ہے کوئی وہابیت کا منکر ہے کوئی
صلح کل کا طالب کوئی مقید مذہب خاص کا ہے کوئی درپے آزار غربا اہل اسلام ہے
کوئی سرپرست مذہب دہریہ کا ہے کوئی مسائل مذہب کو تقریر فلسفی مین لاتا ہے کوئی
اہل سنت کی رد مین باثبات تقلید مذاہب سرگرم ہے کوئی متبعین حدیث کو رافضی بتلاتا
ہے کوئی مقلدون کو گمراہ جتاتا ہے کوئی کسی کی معاش وجایداد جعلسازی سے چھین
لیتا ہے کوئی فریب ودغابازی سے رسائی اپنے نزدیک روسا وحکام کی چاہتا ہے
کوئی ممنون احسان فاکر حسن کشی مین ہی کسی جگہہ باپ وبیٹے مین جنگ ہے کسی جگہہ داماد وخوشدامن مین جھگڑا

کسی جگہہ دختر کو مادر سے نزاع ہے کسی جگہہ غیر حقدار مدعی حق ہین کسی جگہہ مستحق خاموش ہین غرضکہ اس قسم کے صدہا ہزارہا لاکھون فتنے ہر شہر و ملک مین کیا عرب کیا عجم برپا ہین جنکا حصر نہین ہوسکتا ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ سید احمد خان نیچر کو اپنی وہابیت کا اقرار ہے لکن بے شبہہ خیر خواہ سرکار انگریزی ہین اس قسم کے پیچیدہ معاملہ شمار سے باہر ہین اب بہی اگر قیامت جلد نہ آوے تو پہر کب آویگی کثرت آفات درون و برون سے ابتو زندگی بسر کرنا دشوار ہوگیا ہے ؎

ہر صبح غمون مین شام کی ہے ہمنے
خونابہ کشی مدام کی ہے ہمنے
یہہ مہلت کم کہ جسکو کہتے ہین عمر
مر مر کے غرض تمام کی ہے ہمنے

فصل ہشتم

جب بسبب اغواے ملازمان قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی ٹیمس آف انڈیا نے اپنے پرچہ خبر مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۸۰ء مین حسب فرمایش سید حسن و سید احمد و منشی لطف اللہ خان و سید عبد اللہ ساکن سورت آل عیدروس یہہ چہاپا کہ ہم لوگون نے عربی اخبار جوائب مطبوعۂ قسطنطنیہ مورخہ ۲۵ محرم ۱۲۹۷ھ مطابق ہشتم جنوری ۱۸۸۰ء مین اس مضمون کو پایا ہے کہ صدیق حسن خان ایک معزز وہابی نے جو شوہر ہر ہینس رئیسہ بہوپال جی ایس آئی ہین دو تین اپنی خاص تصنیف کی کتابین مطبع جوائب مین چہپنے کو بہیجی ہین خطبہ کتب سے ظاہر ہے کہ یہہ کتابین خلاف عام قواعد اسلام اور امن والی مسائل مذہبی کی ہین اور اوس صحیح مذہب کے خلاف ہین جو بارہ سو برس سے ایک طرح پر چلا آتا ہے اور یہہ کتابین تائید مذہب وہابی مین ہین تو اوسی زمانہ مین صاحب جوائب نے ٹیمس کو جواب دندان شکن دیا اور غلطی خبر مذکور کی ثابت کردی پہر دوبارہ سید حسن وغیرہ چار نفر مذکور نے ٹیمس آف انڈیا مین وہابی ہونا میرا طبع کرایا اوسپر

ریاست نے اعتراض کیا اور اجنٹی سیہور اور اندور کو لکہا آخر ٹیمس نے لکہنا خبر مذکور کا جہوٹ سمجہکر ترک کر دیا۔ کیونکہ ان کتابون مین ذکر بغاوت یا جہاد کا نہین ہے بلکہ وہ مذہبی کتابین بہی نہین علم تاریخ و لغت و معانی و بیان وغیرہ کی ہین پہر ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۸ھ مین سید حسن مذکور مر گیا۔ اسلیئے اس جگہہ بضرورت بیان حال خبر مذکور لکہنا اس بات کا ضرور ہوا کہ یہہ وہابیت کس چیز کا نام ہے جسپر اسقدر شور و غل ہوتا ہے۔ اور ہر شخص و قوم کے دشمن جب کسیکو ایذا پہونچانیکا قصد کرتے ہین تو نزدیک حکام وقت کے اوسکو وہابی ظاہر کرکے بدنام کر دیتے ہین۔ سو اصل اسکی یہہ ہے کہ بموجب تحقیقات علماے عیسوی کے جسطرح کتاب آثار الادیار وغیرہ مطبوع بیروت مین لکہا ہے۔ یہہ بات معلوم ہوئی کہ محمد بن سعود نام ایک امیر ملک نجد مین تہا اوسکے وقت مین ایک شخص محمد عبد الوہاب نام ظاہر ہوئے اون سے اور قوم بوہرہ سے مخالفت مذہبی ہوئی محمد بن سعود نے اونکی مدد کی یہہ واقعہ سنہ ۱۷۶۰ع مین ہوا اور بعد سنہ ۱۷۹۰ع کے ابن سعود مر گیا۔ اوسکی جگہہ بیٹا اوسکا عبد العزیز نام قائم ہوا اوس نے اپنے باپ کی طرح پر مذہب محمد بن عبد الوہاب کا رواج دیا اور اطراف نجد و ملک عرب مین لڑائی شروع کی یہانتک کہ سنہ ۱۷۹۳ یا سنہ ۱۷۹۴ع مین مکہ و مدینہ پر فتح پائی اور بہت علاقہ لے لیا اوسکے بعد بیٹا اوسکا سعود نام سنہ ۱۸۰۴ع مین حاکم ہوا اور باپ کے طریقہ پر کارروائی کی یہانتک کہ حسب الحکم سلطان محمود خان والی روم کے محمد علی پاشا مصر نے سنہ ۱۸۱۱ مین اوسپر فوج کشی کی اور شکست دی پہر وہ سنہ ۱۸۱۴ع مین مر گیا اوسکی عمر ۶۸ برس کی تہی۔ اوسکی جگہہ اوسکا بیٹا عبد اللہ نام قایم ہوا اوسکی لڑائی ابراہیم پاشا بن محمد علی پاشا سے سنہ ۱۸۱۶ مین ہوئی اور آخر کو مقید ہوکر اسلامبول بہیجا گیا وہان جاکر قید مین مر گیا اور یہہ فتنہ سنہ ۱۲۴۴ھ مطابق سنہ ۱۸۱۸ع مین ختم ہو گیا۔ اصل اس مذہب کی یہہ ثابت ہوئی اور معلوم ہوا

کہ سواے اطراف ملک نجد کے کسی دوسری جگہہ مذہب مذکور نے رواج نہین پایا اور دوسری کتب تاریخ بیروت سے جو تالیف علماے عیسوی کے ہین - یہہ بات بہی معلوم ہوئی کہ مذہب محمد بن عبد الوہاب مذکور کا حنبلی تہا - جب سے سعود وغیرہ اور اوسکے مددگار مٹ گئے پہر کسی نے اوس دن سے آجتک اوس ملک مین خروج نہین کیا ہندوستان کے مسلمان ہمیشہ سے مذہب شیعی یا حنفی رکہتے ہین انکی راہ ورسم ملک نجد سے کسی کتاب تاریخ سے ثابت نہین ہوتی اور نہ کوئی مسلمان اس ملک کا مرید یا شاگرد اون لوگون کا ہے اور نہ کوئی کتاب اوس ملک کی اس اقلیم مین رائج ہے - لکن ہم دیکہتے ہین کہ ایک شہر مین بعضے لوگ بعضونکو وہابی کہتے ہین - اور ایک دوسرے کی رد مین کتابین بناتے ہین - اسکے سبب مین ہمنے جو غور کیا تو یہہ معلوم ہوا کہ یہہ فساد آپس کی عداوت سے ہے - اسلیے کہ مذہب اسلام مین باوجودیکہ تہتر فرقے ہین جنکی گنتی علماے اسلام نے اپنی کتابون مین لکہے ہین اونہین کسی جگہہ کوئی فرقہ بنام وہابیہ نہین گنا - اسکے سوا جنکو ہندوستان مین اونکے دشمنون نے وہابی مشہور کیا ہے - وہ اس نام سے انکار کرتے ہین اور کوئی تعلق اونکا ملک نجد سے ثابت نہین ہوتا - پہر جو غور کیا گیا کہ وہ کون مسائل ہین جنکے سبب سے ایک فرقہ کا نام بدعتی ہوا اور دوسرا وہابی کہلایا - تو معلوم ہوا کہ وہ چند مسئلہ ہین - بعضے اونمین متعلق عقائد ہین اور بعض متعلق عبادت اون مسائل مین کسی جگہہ مسئلہ جہاد کا ذکر نہین ہے اور ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے تعداد اون مسئلون کی سات مسئلہ اپنی کتاب مین اور چودہ کتابین لکہی ہین لکن ان مسائل مین اونسے غلطی ہوئی ہے چنانچہ نکتہ چینی سید احمد خان سی ایس آئی سے ظاہر ہے جو مع ترجمہ انگریزی خاص مقام لندن مین طبع ہوئی ہے اور حصر کتابونکا بہی غلط ہے اور بعض ایسی کتابون کا

نام لیا ہے جو کسی کے نزدیک مذہب وہابی کے نہین ہین جیسے درمختار۔ پس جو لوگ قبر کو نہین
پوجتے مردون کی نذر و نیاز نہین کرتے۔ مولویون اور درویشون کی راے کی اطاعت نہین
بجالاتے مجلس مولود نہین کرتے تعزیہ نہین بناتے کسی مذہب خاص کے پابند نہین۔ چوری و
دغابازی و رشوت خواری و زناکاری و عہدشکنی وغیرہ افعال بد کو منع کرتے ہین اور جو
دین بارہ سو برس سے چلا آتا ہے کہ جسوقت سواے اسلام کے کوئی نام مذہب کا جاقتا نتھا
اور وہ قرآن شریف اور حدیث کی کتابون مین لکھا ہے اور وہ کتابین ساٹھہ ستر برس بلکہ
اوس سے بیشتر سے مکرر سہ کرر کلکتہ و دہلی و بمبئی و مصر وغیرہ مین طبع ہوئی ہین اور ہوتی ہین
اور اونکا منشا صرف قائم ہونا عبادت پر یعنی نماز و روزہ و حج وغیرہ فرائض پر اور بچنا ہر
فساد کی بات سے ہے۔ اور اس قسم کی کتب و رسائل سیکڑون عدد عربی وغیرہ زبانون مین
سیکڑون برس سے تالیف ہوئی ہین نہ جو وہ کتابین ہین نہ چالیس۔ اونکو یہہ بعضی لوگ
جو پابند کسی مذہب خاص کے ہین وہابی کہتے ہین۔ ایک شخص فضل رسول نام شہر بداون
ملک ہند کا رہنے والا تہا سب سے پہلے وہابی نام اوس نے مسلمانان ہند کا رکھا پہر ان نام
کو عوام مین مشہور کردیا جو لوگ فسادی تہے اونہون نے حکام کے ذہن مین یہہ بات ڈالدی
کہ جو لوگ وہابی کہلاتے ہین وہ سرکار انگریزی کے دشمن ہین۔ سرکار نے جو غور فرمایا۔ تو
یہہ دریافت کیا کہ مطلق وہابی کے کہنے سے کوئی ہمارا دشمن نہین سمجھا جاتا جب تک کوئی جرم
بغاوت اوس سے صادر نہو۔ مگر یہہ بات مدت دراز کے بعد سرکار نے سمجھی ورنہ ایکزمانہ
مین صرف کسی کے وہابی کہدینے پر بہی مواخذہ ہوجاتا تہا۔ اب وہ بات باقی نرہی۔ سید احمد
شاہ ساکن نصیرآباد بریلی مین ایک شخص تہے جنہون نے بہت خلق کو نماز روزے پر قائم کیا
اور گناہون اور فساد کے کامون سے روکا۔ اور پہر وہ ہندوستان سے چلے گئے۔
اطراف پنجاب مین سکھون سے لڑے اونکو فضل رسول بداونی نے وہابی ٹھہرایا اور
سرکار کا دشمن بتلایا حالانکہ وہ کلکتہ تک گئے تہے اور ہزارون مسلمان فوج انگریزی کے

اونکے مرید ہوئے تھے - مگر اونہون نے کبھی یہہ ارادہ ساتھہ سرکار انگریزی کے ظاہر نہین کیا
اور نہ سرکار نے اون سے کچھہ تعرض فرمایا حالانکہ خاص کلکتہ سے سات سو آدمی اپنے ہمراہ
لیکر حج کو گئے اور مدت دراز تک ہزارون مریدون کو ہمراہ لیکر ہندوستان کے شہرون
مین وعظ و نصیحت کرتے پھرے اسکی تصدیق کیواسطے تحریر سید احمد خان سی ایس آئی
کافی ہے جو اونہون نے جواب مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے خاص لندن مین بعبارت اُردو
و انگریزی طبع کرائی ہے اوسمین حال وہابیون کا اور حال سید احمد شاہ بریلوی کا اور مسئلہ
جہاد و ہجرت کا اور مسئلہ دار الحرب اور دار الاسلام ہونے ملک ہندوستان کا اور ذکر
اون کتابون کا جنکو لوگ تصنیف وہابیونکی خیال کرتے ہین مفصل لکھا ہے اور اونکا لکھنا
اسواسطے زیادہ معتبر ہے کہ یہہ بڑے معتمد گورنمنٹ عالیہ اور خیرخواہ سرکار انگریزی کے ہین جنھنے
تو سید احمد شاہ بریلوی کو نہین دیکھا اور نہ اونکا زمانہ پایا لوگون سے اونکا حال سُنا اور
کتاب سید احمد خان سی ایس آئی مطبوعہ مقام لندن ۱۸۷۲ع مین لکھا دیکھا مگر حال مین جو ایک
روبکار محکمہ گورنمنٹ پنجاب وغیرہ مورخہ دہم نومبر ۱۸۷۶ع مقام کوہ مری دیکھا تو اوسکا مضمون
اس عبارت سے معلوم ہوا کہ لفٹنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر نے تین سو آدمی کی درخواست
کے جواب مین جنکو لوگون نے وہابی مشہور کرکے ہر طرح کی معاش و عہدہ جات سرکار انگریزی
سے محروم کر رکھا تھا یہہ تحریر فرمایا کہ جناب موصوف کیطرف سے اوس عرضی کا جواب لکھا جاتا
ہے جسپر قریب تین سو شخص کے دستخط ہین اور جسمین کئی ہزار اشخاص کی راے اور خواہشونکا
اظہار ہے جو اہل اسلام مین اوس فرقے سے تعلق رکھتے ہین جو عوام الناس مین وہابی
کے نام سے مشہور ہین سائلونکا بیان ہے کہ اگرچہ وہ ایسے خیرخواہ سلطنت کے ہین جیسے اور
رعایاے حضرت علیا ملکہ معظمہ دام اقبالہا مین سے تو بھی وہ بسبب اشتباہ بدخواہی بہت
سی تکلیفون کے زیر بار ہین اور چند ناچاریون کے متحمل کیے جاتے ہین کہ وہ اپنے مذہب
کی رسوم کو آزادی کے ساتھہ ادا نہین کرسکتے حالانکہ ملکہ معظمہ کے اشتہار نے سبکو آزادی کا

وعدہ دیاہے مگر وہ مسجدون اور اسلامی جلسون سے الگ کیئے جاتے ہین اور لوگ عموماً
سرکار کے طریقہ کی پیروی کرکے اونکو حقارت اور بے اعتنائی سے دیکھتے ہین کسی وہابی
کے لیئے حدالتہاسے قانونی مین انصاف پانا ناممکن ہے کیونکہ اس ملت وہابی کے معلوم
ہوتی ہی حاکم عدالت اسکے خلاف پر آمادہ ہوجاتا ہے اخیر مین انکی یہہ درخواست ہے کہ
وہ گورنمنٹ کے اعتبار مین لیئے جاوین اور لوگون کو روکا جاوے کہ وہ اونکو بدخواہ
سلطنت نہ خیال کرین اور اون سے ایسا سلوک نکرین جیسا بدخواہون کے ساتھہ ہوتا
ہے خبرگیری اور نظربندی سے خلاص کیئے جاوین اور اپنے مذہب کی رسوم کو آزادانہ
اداکرنے پاوین اور یہہ ملازمان سرکار جو وہابی رایون کے مقر ہین وہ آیندہ شبہہ سے
بری ہون اور ترقی سے محروم نہ ہین - نواب لفٹنٹ گورنر بہادر خوش ہین کہ سائلین
اپنی تکالیف کے اظہار کے لیئے پیش قدم ہوئے اور اونکی درخواست کے پورے جواب
دینے کو آمادہ ہین - اول حسب الحکم نواب معزی الیہ قلمی ہے کہ اگرچہ سائل نام وہابی کو
رد کرتے ہین - لکن یہہ وہ نام ہے جس سے وہ عموماً مشہور ہین جہانتک لقب مذکور تحریر
ہذا مین مستعمل ہوا ہے حقارت کے کلمہ کے طور پر نہین ہوا - ماسوا اسکے نواب محتشم الیہ
اس مضمون کے ملاحظہ سے نہایت محظوظ ہوئے کہ سائل بالکل خیال بدخواہی دولت ملکہ
معظمہ سے بہی منکر ہین اور اپنے تیئن اون وہابیونکی حرکات مخالفانہ اور رایون سے
جو کئی سال سے خفیہ فتنہ پردازی یا ظاہر مخالفت مین مشغول ہین بالکل بے تعلق ظاہر
کرتے ہین جناب موصوف ان گذارشات اطمینانی کے قبول کرنے کے لیئے بہمہ وجوہ رضامند
ہین اوس جماعت نے جسکی طرف سے سائل معروض رسا ہین کچہہ عرصہ گذشتہ سے پنجاب
مین نہایت خیرخواہی اور رفاقت کے طریقہ سے سلوک رکہا اور جناب معزی الیہ ان کو
یقین دلاتے ہین کہ جب تک وہ ملکہ معظمہ کے نیکو رعایا کے مانند کاربند رہین گے سرکار
باوقار اون سے برابر اوسی مہربانی سے سلوک کریگی جیسے کسی اور جماعت رعایاے ملکہ معظمہ

اگرچہ فرقہ مشہور وہابی کی نسبت بدگمانی رہی ہے تو باعث اوسکا یہہ ہے کہ انکے ارکین
مین سے بہت نے خصوصًا ہندوستان کے دیگر حصون مین طریقہ بدخواہی سے کام
کیا خاصکر اس معاملہ مین کہ اونہون نے اوس گروہ باغیان کو امداد دے
جو مقابلہ ملک سرحد ہزارہ پہ آباد ہین لیکن نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا یہہ منشا نہین ہے
کہ اور ون کے جرائم سالکون کے یا اور کسی کے جو اونکی طرح خیرخواہی حیثیت کا اظہار
کرین اور دیگر ورعایا کے مانند کاربند رہین ذمہ لگا وین بحوالہ لاچار یہاسے درباب
پرستش مذہبی حسب الارشاد نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے مرقوم ہے کہ جناب محتشم الیہ
جانتے ہین کہ گورنمنٹ عالیہ کے اشتہارات جنکی رو سے ہر ملت کے پیروون کو استحقاق
ہے کہ اپنی پرستش بلا بندش کرین۔ تا وقتیکہ امن عامہ کو خطرہ نہ پڑے ہر طرح سے تعمیل
کیجاوے۔ لیکن جو مخالف وہابی طریق کی پرستش کے عام عمل کے باب مین ہے وہ
خود اہل اسلام کیطرف سے ہے نہ کہ سرکار سے۔ وہابی ایک فرقہ ایسے اشخاص کا ہے
کہ وہ اوس طریقہ اسلام سے جو عمومًا پنجاب مین رائج ہے اتفاق کلی نہین کرتے اور
گو وہ اپنی مسجدون مین اپنی رسوم کے آزادانہ عمل کرنے اور اوس جگہہ اپنے خاص
مسئلون کے وعظ کرنیکا استحقاق اظہار کرین لیکن وہ اون مساجد کے استعمال
کے باب مین جو راشد مسلمانون کے زر سے اور اونکے استعمال کے لیئے بنے ہوئے
ہین اصرار نہین کرسکتے۔ جہانتک قواعد پولیس کا تعلق ہے فی الحال وہابی کسی خاص
نظربندی مین نہین ہین اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر سائلونکی گزارشات اطمینانی
سے اس امر کے یقین کرنیکو بہت خوش ہین کہ اسکی آئندہ بہی ضرورت نہ پڑیگی۔ علاوہ
برین سرکار اپنے اون اہلکارون کو جو سائلونکی ملت سے ہین نامہربانی سے نہین دیکھتی
ہے اور نہ اونکو ترقی سے محروم رکھتی ہے جو کچھہ سرکار اپنے ملازمون سے چاہتی ہے
وہ یہہ ہے کہ وہ اپنے فرائض کے انجام مین سرگرمی ظاہر کرین اور حیثیت خیرخواہی سے

ملبوس رہین اوسکے ثبوت مین تذکرہ لکہا جاتا ہے کہ سید ہدایت علی تحصیلدار پٹیالہ
جو فرقہ وہابی مین بہت مشہور ہین کچہہ عرصہ ہوا کہ عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی پر مترقی ہوئے
اور کم سے کم ایک اور شخص کا نام جو اسی ملت مین سے ہے اور جسکی خدمات اکثر دفعہ پسند
ہوئی ایسے ہی ترقی کے لیئے جو کسی مناسب وقت پر عمل مین آوے فہرست مین درج ہے
نواب لفٹننٹ گورنر بہادر خوش ہین کہ اونکو یہہ موقع سا ملون کے اطمینان کرنیکا ملا کہ
جب تک اونکا چال وچلن ایسے نیک رویہ سے اور ایسا خیرخواہانہ جیسا کہ اب ہے رہیگا تو
اون سے سرکار با وقار نامہربانی سے سلوک نہ کریگی یہہ مراسلت صاحبان کمشنران قسمت
ہاے اضلاع کے لیئے بہیجی جاویگی ۱۰ نومبر ۱۸۷۶ء کوہ مری - تمام ہوئی عبارت روبکار
محکمہ گورنمنٹ پنجاب کی بعدہ سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ ہشتم اگست ۱۸۷۹ء مطبوعہ
لاہور مین تائید اس عبارت کی اسطرح پر دیکھی گئی کہ آج کل مشکل ہوگا اگلے خیالات کو
جو لوگ ثابت کر رہے تھے کہ بغاوت ہند کی وہابیون کے سبب ہوئی اسکا ثابت کرنا
مشکل پڑیگا اور اس گزٹ مین یہہ بہی ذکر ہے کہ مولوی محبوب علی دہلوی نے زمانہ
غدر کی لڑائی کی نسبت جس مین بخت خان باغی نے اونکو شریک کرنا چاہا تہا جہاد ہونے
کا انکار کیا اور مولوی محمد حسین لاہوری بہی اب تک بذریعہ پرچہ اشاعۃ السنۃ جہاد
کی نسبت گورنمنٹ ہند کے انکار کرتے ہین پہر دوسرے پرچہ گزٹ مذکور مورخہ اکتوبر
سنہ صدر مین یہہ لکہا دیکہا کہ مولوی محمد حسین لاہوری نے سر لوپس کاوگناری کا
مقام کابل مین ظلماً مارا جانا ثابت کیا ہے اور مذہب اسلام سے مسئلہ اسکا یہہ بتایا
ہے کہ قاصد مذہب مخالف کا نزدیک مسلمانون کے مارا نہین جاتا اور آنحضرت صلعم
نے اس امر کے آخر عمر مین وصیت فرمائی ہے - پہر اثناء تحریر اس فصل مین پرچہ موسوم
تیرہوین صدی جلد سوم نمبر پنجم مطبوعہ دفتر آگرہ اخبار محلہ نئی بستی مورخہ سنہ ۱۲۹۸ھ
اس مضمون سے میری نظر مین گزرا کہ مجکو الہ آباد مین چند روز رہنے کا اتفاق ہوا وہان

ہمنے چند نوجوان دیکہے جو اس فکر مین مدہوش ہین کہ مسلمانون کی رسمی اور مذہبی عیوب
کی ایک کتاب بنائی جاوے اور جتنے عالم ایسے ہوئے ہین کہ اونپر محدث کا لفظ بولا گیا
ہے اور نیز اب جو عالم اس قسم کے جہان جہان موجود ہین اونکو ایک فہرست مین داخل
کرکے اونکی تصنیفات پر اعتراض کیے جاوین۔ اور اونکو لقب وہابی سے یاد کیا جاوے
اوس کتاب کا نام رہبر تردید وہابیان تجویز کیا گیا ہے الی قولہ اس سے بجز تسوید کاغذ
کیا حاصل ہے اگر خوشنودی وخوشامد گورنمنٹ کے لئے ایسی کتاب کی ضرورت ہے تو
یہ بات دوسری ہے اور اوسکا ڈہنگ ہی دوسرا ہے اور اوسمین دردسر کرنا لاحاصل
ہے ایسی کئی کتابین تصنیف ومشتہر ہوچکی ہین ازانجملہ ہمکو خوب یاد پڑتا ہے کہ ۱۲۸۷ھ
یا ۱۸۷۱ع مین جبکہ چند صاحبان انگریز نے اس امر پر بحث شروع کی تہی کہ فرقہ وہابیہ
کے مسائل ہماری سلطنت مین ذریعہ فساد ہوسکتے ہین اور اوسپر بہت سے ملکی خیرخواہون
کی طبیعت کا رجحان ہوکر بہت دنون تک اوسکی بحث جاری رہی تہی آخر کو وہ بحث
دست اندازی گورنمنٹ سے باہر رکہی گئی اوسوقت مولوی عبد اللطیف خان بہادر
مجسٹریٹ کلکتہ نے اوس خیال کے رد مین عام مسلمانون کیطرف سے ایک رسالہ مشتہر
کیا تہا اور اوسمین تمام اطراف ہندوستان کے عالمون اور نیز علمار مکہ و مدینہ وغیرہ
کے فتوے نقل کیے تہے جس سے سرکار کو معلوم ہوجاوے کہ تمام فتاواے مذکورہ
کی رو سے کل مسلمانون کو سرکار کی مخالفت ناجائز ہے اور کسی شخص کو حیثیت موجودہ
پر ہندوستان کے دار الاسلام ہونے مین شک نہ رہے اور ہمارے بہوپال مین بہی
جناب مستطاب معلے القاب فاضل اجل عالم اکمل محدث باکمال مفسر بیمثال حضرت نواب
والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر دام اقبالہ نے اوس
رسالہ کو پسند فرماکر حکم دیا کہ اوسکو اچہی طرح شائع کرین اور حضور موصوف نے
خود بہی اس مسئلہ کو نہایت تحقیق واحتیاط سے اپنی کئی کتابون مین بصراحت تمام

تحریر فرمایا ہے جسمین حیثیت موجودہ پر سرکار انگریزی کی مخالفت کو قطعاً ناجائز لکہا ہے
اور جن علماء متقدمین نے مثل شاہ عبد العزیز صاحب وغیرہ کے تاویلات دیگر اسکے خلاف
اپنا مسلک اختیار کیا ہے اون تاویلات کو نہایت عمدگی سے علحدہ کیا ہے خصوصاً
حضور محتشم الیہ نے دو برس پیشتر اس مسئلہ کو کتاب موائد العوائد مین نہایت خوبی
و تحقیق سے بیان فرمایا ہے اور جیسی اور کتابین ہندوستان سے لیکر مصر اور
استنبول تک اور پشاور سے لیکر طہران تک تقسیم ہوگئین ویسے ہی یہہ کتاب بہی
جا بجا پہونچ گئی اور اگر کوئی صاحب ہم سے فرمایش کرینگے تو ہم بہیجدینگے پس ہمارے
نزدیک جب ایسے عالم مستند اور رئیس معتبر کی کتاب موجود ہے اور مولوی عبد اللطیف
خان صاحب کے رسالہ مین بہت سے فتوے بصراحت مندرج ہین تو اب ایسے ایسے
چہٹ بہیون کو اپنے دخل در معقولات کی کیا ضرورت ہے اور اپنے مذہب کی کتابون
پر بے فائدہ جہوٹے اعتراض وارد کرنے اور دوسرونکی نظر مین خود کو مطعون
کرنے سے کیا فائدہ الی قولہ مثلاً ہم سنی المذہب ہین ہمکو کوئی وہابی بیان کرے
جسکی اصلیت کچہہ نہین اور نہ وہابی کا لقب اپنے لئے کسی نے اختیار کیا ہے اور اوسکی
علت یہہ ہو کہ سرکار ہم سے بدظن ہو یا ہماری اور ہماری حیثیت کی نسبت بے موقع
الفاظ کا استعمال کرے یا ہمارے عقائد پر ایسے اعتراض وارد کرے جس سے مذہب
مین برانگیختگی پیدا ہو تو اس دور انگلشیہ مین بصورت استغاثہ مصنف مذکور
تباہی و بربادی سے محفوظ نہین رہ سکتا پہر ایسا کام کیون کرے جس سے بجز حماقت
و نقصان کے کچہہ فائدہ نہو اس سے بہتر یہہ ہے کہ جو شخص مذہبی امور مین مداخلت
کی لیاقت نہین رکہتا ہے وہ خود کو دخل در معقولات سے بچاتا رہے یا خود کو اس
لائق کرلے تب ایسا حوصلہ کرے انتہی بلفظہ - اسکے بعد نمبر ششم جلد چہارم اشاعۃ السنۃ
کو مینے دیکہا اوسکے اول مین یہہ لکہا ہے کہ صفحہ ۱۶۴ سے آخر تک لائق ملاحظہ گورنمنٹ ہے

یہہ پرچہ بابت رجب سنہ ۱۲۹۸ھ مطابق جون سنہ ۱۸۸۱ع کے ہے مینے بھی اوسکو ملاحظہ کیا
معلوم ہوا کہ راے صاحب اِشاعت کی دربارہ اصلاح طریقۂ مناظرۂ مذہبی اتفاق باہمی
اہل اسلام و انتظام عام ملک ہند کے بہت مناسب اور صحیح ہے گورنمنٹ کو اوسپر لحاظ
فرمانے سے نہایت امن جانب عامہ خلق سے حاصل ہوگا اور رفع تعصبات مذہبی سے
جسمین خاص و عام گرفتار ہین ایک عمدہ انتظام ملک کا ہاتھہ آویگا اسکے بعد مین
کہتا ہون کہ مینے جو اپنی کتابون مین مطابق مذہب حنفیہ ہندوستان کو دار الاسلام
لکہا اور فقدان شرائط جہاد کا اس ملک مین ذکر کیا جسکا حوالہ تیرہوین صدی مین
دیا گیا ہے یہہ تحریر میری قبل از اطلاع کے ہے اوس بحث پر جو کلکتہ مین ہوئی اور
اوسمین مولوی عبد اللطیف خان صاحب بہادر سی ایس آئی اے نے کوشش فرمائی
اور سید احمد خان صاحب بہادر نے نکتہ چینی ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین کتاب بنائی کیونکہ
اس ریاست بھوپال مین آجتک بحث مذہبی کا کسی قوم کے ساتھہ چرچا نہین ہے کہ ریاست
اور اہالی ریاست کو دوسرے بلاد کی بحث پر اطلاع یا شوق دیکھنے ایسی کتب کا ہو
بلکہ مینے اس سنہ ۱۲۹۸ھ مین بضرورت ملکی نکتہ چینی مذکورہ وغیرہ کو دیکہا اور طرف اخبار
مذکورہ کے رجوع کیا اسلیئے کہ تحریرات مذکورہ کو موافق منشا اہل اسلام عموماً اور اہل
حدیث کے خصوصاً پایا مجھکو اس جگہہ شکر گذاری خواجہ محمد یوسف علی صاحب مہتمم تیرہوین
صدی کی لازم ہے کہ اونہون نے غائبانہ میری تحریر سابق و لاحق کی تصدیق و
تائید فرمائی لطف دیگر یہہ ہے کہ مینے اپنی ایک کتاب مین یہہ بھی لکہا ہے کہ ہندوستان
جن علماء کے نزدیک دار الحرب ہے اونکی دلیلون کی بنیاد پر بھی خاص اس جگہہ جہاد
نہین ہوسکتا گویا یہہ نزاع لفظی ہے اسی طرح جو ایک کتاب عبرۃ نام دربارہ جہاد
و ہجرت بزمانہ جنگ روم و روس لکھی تھی اوسمین بھی واسطے ایقاع جہاد کے وہی
شرائط مذکور ہین جنکا وجود اس زمانہ مین مفقود ہے یہہ ایک کتاب دوسری ہین

جسکا نام اکلیل ہے مثلاً یہہ بات عربی عبارت مین اپنے استاد الاستاذ مرحوم قاضی محمد بن علی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے کہ اقل درجہ عدل کا واسطے امام کے یہہ ہے کہ مثل سرکار برٹش کے اسباب رفاہ عام مین کوشش کرے اور خیرخواہ دشمن جو ہے عامہ خلق ہو غرض کہ مجرد وجود مسائل جہاد کا کتب قدیمہ وجدیدہ ملت اسلام مین اور بیان احکام جہاد کا ہمراہ مخالفان مذہب اسلام کے ہرگز وسیلہ کسی فساد وبغاوت کا ہمراہ سلطنت گورنمنٹ عالیہ کے نہین ہوسکتا ہے یہہ بات ضروریات ہر مذہب وہر ملت سے ہے کہ ہر عالم اپنے مذہب کا جب کوئی کتاب مذہبی بطور تحقیق وتنقیح تصنیف وتالیف کریگا تو جو بات اوس مذہب مین ازروے دلیل وبرہان ثابت ہوگی اوسکو لکھیگا جسطرح قرآن شریف اور کتب حدیث وفقہ اسلام مین کتاب الجہاد مع جملہ مسائل وفضائل واحکام موجود اور درس وتدریس مین مروج ہے اس تصنیف سے کوئی احتمال وقوع فتنہ وفساد کا نہین ہوسکتا جب تک کہ صاحب تصنیف اسباب ظاہری بغاوت جمع کرکے مدعی امامت یا جہاد کا نہو اور دعوت عام فتنہ وفساد نکرے ہزارہا باغی زمانہ غدر وغیرہ مین ازروے تواریخ ملکی ایسے دیکھے سُنے گئے کہ جن سے پہلے درجہ کی بغاوت حکام سابق وحال کی واقع ہوئی حالانکہ وہ لوگ علم سے بالکل محروم تہے اور اونکے افسر وامیر بہی نام جہاد کا یا اوسکی فضیلت کا حال نہین جانتے تہے چہ جائے عوام لشکر اور مقصود اونکا اوس بغاوت سے جہاد اسلامی نہ تہا اور اگر یہہ مقصود ہوتا تو کبہی کوئی عالم اسلام اونکی تصدیق وتائید اس کام مین نکرتا معہذا تہمت بغاوت اور جہاد علماء حدیث پر خواہ قدماء ہون یا متاخرین محض خیال خام ہے کوئی دانشمند تجربہ کار معاملہ فہم ہرگز اس بات کو قبول نہین کرسکتا ہے کہ سواے اون ملایون کے جو علم کامل سے جاہل اور تحقیق صحیح سے عاطل ہین کوئی شخص بہی اہل علم ومعرفت سے ایسا دعوی کرے کہ سرکار سے جہاد کرنا مذہب اسلام مین حالت موجودہ پر بالخصوص

فرض ہے یا اسوقت مین شروط جہاد موجود ہین آور مجہکو تو خاصتہً اس بحث مین قلم اوٹہانے
سے کچھ غرض نہ تھی مگر جبکہ ایک کتاب مجموعہ خطب جسکا نام موعظہ حسنہ ہے بھوپال مین طبع
ہوئی اور وہ کتاب ایسی تھی کہ اوسمین خطب جمعہ سال تمام کے فی ماہ پنج خطبہ علماء ربانیین
مرحومین صدہا سال کے جمع تھے مثل ابن الجوزی و محمد بن احمد یمنی وغیرہما اہل حدیث
کے اوسمین اتفاقاً ایک خطبہ غزو کا مولفہ مولوی محمد اسمعیل مرحوم کا بہی آخر کتاب مین
بذیل خطب کسوف وخسوف و استسقا و نکاح وغیرہ حسب طریقہ دیگر مجموعات خطب
مطبوعہ بلاد متفرقہ درج تہا آوسپر یارون نے مجہکو وہابی کہدیا جس کا جواب دیباچہ
کتاب غربال تاریخ بہوپال مین لکہا گیا ہے حالانکہ مین نے مولوی محمد اسمٰعیل کو نہین
دیکہا اور نہ اونکا زمانہ پایا اور نہ اونکی کسی کتاب مین ذکر جہاد کا لکہا دیکہا اور نہ
خاص اس خطبہ مین ذکر جہاد کا ساتھہ گورنمنٹ کے ہے صرف بیان فضیلت جہاد
کا ہے جسطرح ساری کتب اسلامیہ مین لکہا ہے اسطرح کے خطب و کتب تاریخ سلاطین
اسلام وغیرہ مین بہت لکھے ہین آور مجامیع خطب مطبوعہ بلاد متفرقہ مین بہی موجود
ہین بلکہ آٹھہ برس پہلے طبع مجموعہ خطب مذکور سے مینے کتاب ہدایۃ السائل مین ایک
فقرہ یہہ بہی تحریر کیا ہے کہ ہمپر نہ اتباع محمد بن عبدالوہاب نجدی کا لازم ہے اور نہ
اتباع محمد اسمعیل دہلوی کا حالانکہ اگر کوئی شخص مسلمان کسی عالم اسلام کی کتاب سے کوئی
مسئلہ رد شرک و بدعت و تقلید کا نقل کرے اور اوسکے موافق عقیدہ رکہے اور
اوسکو اپنا پیشوا جانے تو یہہ بات بہی کچہہ مضر کسی سلطنت و دولت کو اوسوقت تک نہین
ہوسکتی ہے جب تک کہ بنیاد کسی فساد و بغاوت کی اوسپر قائم نہو علماء ہر ملت و مذہب
ایک دوسرے کی کتاب سے ہمیشہ نقل و استفادہ و استدلال کیا کرتے ہین یہہ امر
کوئی جرم مذہبی یا قانونی نہین ہے مگر جب یہہ تہمت نسبت میرے بطور مخبری لگائی گئی
تو اوسوقت جسطرح ہر شخص کو اپنے خلاف منشار امر پر غصہ و رنج ہوتا ہے مجہکو بہی اس

مخبری بے اصل اور تہمت محض پر غصہ و رنج پیدا ہونا چاہیئے اس فصل کو واسطے بیان
حال وہابیت کے تحریر کیا ہمکو وہابی کہنا ایسا ہے جیسا کوئی کسیکو گالی دے اور منسوب
کرنا ہمارا طرف اون اشخاص کے جنکا نام بعض لوگون نے براہ عداوت مذہبی یا خانگی
وہابی رکھا ہے اور وہ لوگ بھی وہابی نہ تھے اور نہ اونہون نے سرکار انگریزی سے کبھی
جہاد کیا اور نہ ہندوستان مین فتوی جہاد کا لکھا سراسر ناانصافی ہے مین بعد اتفاق
رائے سید احمد خان صاحب بہادر سے جو اونہون نے جواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین ظاہر
کی ہے اور کتاب نکتہ چینی مین لکھی ہے یہہ کہتا ہون کہ سید احمد شاہ بریلوی جنکا نام
فضل رسول بدایونی نے وہابی مشہور کیا تہا وہ اپنی ذات سے عالم مولوی نہ تہے کیا
درویش قوم سادات سے تھے شاہ عبد العزیز دہلوی کے مرید اونہین کے طریقہ پہ چلتے
تھے اور وہ اپنے باپ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے طریقہ پہ تھے - اور خلق کو وعظ
و نصیحت کرتے تھے اونکی نصیحت سے ہزارون جاہل ہندوستان کے راہ راست پر آگئے
شاہ عبد العزیز اور اونکے باپ کا زمانہ ہنگامۂ ملک نجد سے قریب یا اول تھا مگر اونکو
کسی نے وہابی نہ کہا اور نہ اونہون نے ملک نجد کو دیکھا اور نہ اونکو طریقہ اہل نجد پہ اطلاع
حاصل ہوئی اور نہ اونہون نے کسی اپنی تصنیف مین ذکر وہابیونکا لکھا - بلکہ وہ
نام و مذہب وہابی سے بھی آگاہ نہ تھے - اسیطرح جو تصنیف سید احمد شاہ صاحب
بریلوی اور اونکے مرید ونکی ہے اوسمین کہین بھی ذکر وہابیونکا نہین ہے اور
نہ مسئلہ جہاد کا لکھا ہے ایک کتاب اونکی صراط مستقیم نام ہے جو کلکتہ مین اوسی
زمانہ مین طبع ہوئی تھی اور پھر دوبارہ اس زمانہ مین دہلی میرٹھ مین چھپی - اوسمین
مسائل درویشی ہین - دوسری کتاب تقویت الایمان مولفہ مولوی اسمعیل دہلوی
ہے اوسمین ذکر رد شرک و بدعت کا ہے کہین وہابیونکا اور مسئلہ جہاد کا پتہ بھی نہین
یہی حال کتاب راہ سنت اور ہدایۃ المومنین کا ہے کہ اوسمین بدعات اور تعزیہ

کی برائی لکھی ہے - تعزیہ ایک ایسی چیز ہے کہ مذہب شیعہ مین بھی بدعت ہے گو نمشا
اگر ساری کتابون کو جمع فرما کر ملاحظہ کریگی تو کسی کتاب مین ان کتب سے مسئلہ جہاد کا
یا بغاوت کا سرکار انگلشیہ سے یا فساد سکہانے کی کوئی بات نہ پاویگی - سید احمد خان
بہادر سی ایس آئی سے اس مقام پر یہہ بھول ہوئی ہے کہ اونہون نے لفظ وہابی کا
حق مین سید احمد شاہ اور اونکے مریدون اور شاگردون کے روا رکھا اور یہہ
بہی لکہا کہ ہر فرقہ حنفی مذہب وغیرہ مین بہی وہابی ہوتے ہین مگر یہہ لوگ معتقد جہاد
کے ساتھہ سرکار انگریزی نہین ہین - اور آخر فقرہ اونکا یہہ ہے کہ ہم اسوقت بہت سے
ایسے آدمیونکا نشان دے سکتے ہین جو سرکار کے ملازم ہین اور ملازم بہی ایسے کہ اون سے
زیادہ سرکار کا خیرخواہ اور معتمد کوئی نہین باانہمہ وہ اپنے تئین کمال فخر سے اپنے تئین
وہابی کہتے ہین اور اس کہنے پر اونکو ایک طرح کا ناز ہے - مراد اس عبارت سے خود
سید احمد خان بہادر ہین کہ وہ اپنی جان کو وہابی قرار دیتے ہین - مگر ہمارے نزدیک
تحقیق یہہ ہے کہ سارے جہان کے مسلمان دو طرح پر ہین - ایک خالص اہل سنت و
جماعت جنکو اہل حدیث بہی کہتے ہین دوسرے مقلد مذہب خاص وہ چار گروہ ہین
حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی - جو شخص ملک نجد مین پیدا ہوا اور جسکی راے پر محمد بن
سعود نجدی نے بوہرون اور عرب کے مسلمانون اور بدوون سے لڑائی کی وہ
شخص حنبلی مذہب تہا - یہہ بات کتب تواریخ عیسائی و اہل اسلام دونون سے ثابت
ہے - پہر اہل حدیث کسطرح وہابی ہوسکتے ہین - علاوہ اسکے خاص ہندوستان کے
شہرون مین ہر جگہہ وہابی نام ایک مفہوم جدید کا ہے فضل رسول بدایونی کے
شاگرد و مرید اوسکو وہابی کہتے ہین جو قبرون اور پیرون کو نہ پوجے اور رسم بدعت
کا انکار کرے - لکھنؤ کانپور دہلی مین وہابی اوسکو کہتے ہین - جو مذہب حنفی وغیرہ کی
تقلید نکرے اور خاص مقلد ایک مذہب کا نہو بلکہ حدیث و قرآن پر چلے بابی وغیرہ مین

وہابی اوسکو کہتے ہین جو شیخ عبد القادر جیلانی کا معتقد ہو اور جہاز و آگبوٹ مین بیٹھکر
عبید روس کا نعرہ نہ مارے اور وقت تکلیف و تردد کے اونکو نہ پکارے حیدرآباد
دکن مین وہابی اوسکا نام ہے جو سیندہی نہ پئے اور وہان کے میلون اور عرسون
مین نجاوے اور کسی جگہہ وہابی وہ ہے جو لمبی ڈاڑہی رکہے موچھین کتراوے اونچا
پاسجامہ پہنے - اور کسی جگہہ وہابی وہ ہے جو محفل مولود اور گیارہوین شیخ عبد القادر
کی نذر سے بہوپال مین وہابی وہ ہے جو تعزیہ نہ بناوے اجمیر مکن پور نجاوے قرآن
شریف کا ترجمہ پڑہے پڑہاوے نذر نیاز کا کہانا نہ کہاوے - غرض کہ ہر شہر مین وہابی
کے معنی جدا جدا ہین - اور سرکار انگریزی کے نزدیک بموجب تحقیق ڈاکٹر ہنٹر صاحب
وہابیت نام بغاوت کا اور وہابی نام جہاد کرنے والیکا ہے - سو اس مفہوم کا رد
سید احمد خان بہادر نے بخوبی اپنی کتاب مذکور مین لکہدیا ہے - اور وہ براہ انصاف
و معاملہ شناسی کے نزدیک گورنمنٹ وغیرہ کے مقبول بہی ٹہرا - مگر مین اس جگہہ یہہ بات
کہتا ہون کہ مسئلہ جہاد کا ایسی چیز ہے کہ ساری دنیا کے مسلمان اوسکے معتقد ہین اور
سب فرقے اسلام کے اوسکے قائل ہین اور سب کی کتابون مین وہ ایک ہی حالت پر لکہا ہے
یہہ بہی عجیب اتفاق ہے کہ یہہ مسئلہ سب کی کتابون مین بلا اختلاف لکہا ہے باہم مسلمانون
کے کم ایسے مسئلہ ہونگے جنمین اختلاف نہو سوا اس مسئلہ کے کہ ایکطرح پر چلا آتا ہے پہر
جب مسئلہ مذکور سب کے نزدیک ثابت ہے - تو پہر خاص کسی فرقہ مسلمان کا نام وہابی
رکہنا اور اوس سے خاص بغاوت و جہاد کا سمجہنا خلاف عقل ہے - اور اگر موافق
عقل ہے تو ساری دنیا کے مسلمان وہابی ہوئے چند مسلمانان ہند کی کیا خصوصیت
ہے - کتاب درمختار - ہدایہ - شرح وقایہ - فتاواے عالمگیری - حاشیہ شامی وغیرہ
کتابین خاص مذہب حنفی کی ہین ان مین مسئلہ جہاد کا موجود ہے - اس مذہب کے
لوگ وہابی ہونے سے انکار کرتے ہین - اور سرکار بہی شاید انکو وہابی نہین کہتے

اور اہل نجد بہی اونکو اپنا ہم مذہب نہین جانتے حالانکہ یہہ کتابین چند مرتبہ ہندوستان
و مصر مین طبع ہوئین اور اونپر عمل سارے حنفیونکا ہے - اسیطرح جو چہہ سات بڑی
کتابین علم حدیث کی ہین - اور اونپر اہل حدیث اعتقاد رکہتے ہین جیسے موطا -
بخاری - مسلم - ابو داؤد - نسائی - ترمذی - ابن ماجہ اونمین بہی مسئلہ جہاد کا
موجود ہے اسیطرح کتب مذہب شیعہ مین بہی یہہ مسئلہ لکہا ہوا ہے مگر وہ جہاد کو
ظاہر ہونے امام مہدی پر ملتوی کرتے ہین - اور اہل سنت وجود شرائط جہاد پر -
یہہ شروط بہی کچہہ ایسے نہین کہ ہر زمانہ مین موجود ہون انکا پایا جانا بہی مثل خروج
امام مہدی کے مشکل ہے کتابون کو رہنے دو خاص قرآن شریف مین جو سارے
فرقون اسلام کا اصل اصول ہے مسئلہ جہاد کا اور اوسکی فضیلت موجود ہے اور
قرآن شریف کا ترجمہ - اردو - فارسی - عربی - ترکی - پشتو - جرمنی - فرانسیسی - رومن
یونانی - سنسکرت - لاطینی - انگریزی مین ہوگیا ہے اور ساری دنیا مین موجود
اور مسلمانون مین اوسکے پڑہنے کا عامۃً یہانتک رواج ہے کہ ہر عورت و مرد بچا بوڑہا جوان
اوسکو روزانہ تہوڑا سا بطور وظیفہ پڑہتا ہے لکن کوئی شخص اوسکو پڑہ کر جہاد و بغاوت
کرنے پر آجتک آمادہ نہوا - اسلیئے کہ وہ شرطین موجود نہین ہین - اس زمانے کو جانے دو
پانسو برس پہلے جب تیمور لنگ نے فوج کشی کر کے بہت ملک مسلمانون اور غیر مسلمانون
کے لے لیئے اوسوقت بہی کسی عالم اسلام نے اوس لڑائی کو جہاد نہ سمجہا - بلکہ فتنہ قرار
دیا - حالانکہ تیمور مسلمان تہا - پس جبکہ پانسو برس اول کی لڑائی بادشاہ اسلام کی
بسبب فقدان شرائط کے جہاد نہ ٹہری - تو اب حال کے فساد بغاوت کو جو جاہل لوگ
ہر جگہہ کرتے ہین کون جہاد کہہ سکتا ہے اور یہہ لڑائی کب لائق اوس اجر و ثواب کی
ہوسکتی ہے جسکا وعدہ خاص قرآن شریف اور حدیث اور فقہ کی کتابون مین عموماً
لکہا ہے اور جسکی شرائط ساری تصانیف اسلام مین گن گن کر لکہی گئی ہین - اسی طرح جو

لڑائی محمد بن سعود بادشاہ نجد اور اوسکی اولاد نے کی اوسکو بھی کسی نے جہاد نہین
کہا بڑی منڈی اسلام کی مکہ مدینہ اور ملک یمن ہے وہان کے لوگ بھی محمد بن سعود
بادشاہ نجد سے ناراض تھے۔ اسیطرح زمانہ غدر مین جو لوگ سرکار انگریزی سے
لڑے اور عہد شکنی کی وہ جہاد نہ تہا فساد تہا اونمین ہندو مسلمان مرہٹہ راجپوت
ہر قسم کے لوگ تھے اونکو کوئی مسلمان موافق مخالف وہابی نہین کہہ سکتا ہے اور جسطرح
سید احمد خان بہادر نے بجواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مسئلہ جہاد کی تقریر کی ہے ہمنے قبل
از اطلاع کے اوس تقریر پر انکار مذہب وہابی کا اپنی کتاب **ہدایۃ السائل** مین
اولاً اور کتاب **روض خصیب** مین ثانیاً اور بڑا گناہ ہونا عہد شکنی کا اور
جائز نہونا جہاد کا ہندوستان مین کتاب **موائد العوائد** مین ثالثاً۔ اور
حال وہابیون کا تواریخ علماء عیسوی سے کتاب **تاج مکلل** مین رابعاً لکھا ہے
جسکا حاصل یہہ ہے۔ کہ یہہ بغاوت جو ہندوستان مین بزمانہ غدر ہوئی اسکا نام جہاد
رکھنا اون لوگون کا کام ہے جو اصل دین اسلام سے آگاہ نہین ہین۔ اور ملک مین فساد
ڈالنا اور امن کا اوٹھانا چاہتے ہین۔ جب تک کوئی شخص متصف بہ صفات امام شرعی
نہو اور سب منتظمان وعقلاء ملک کا اوسپر اتفاق نہو اور وہ خاص قریشی ہو دوسری
ذات کا آدمی نہو اور سب اوسکو قبول کرین اور اوسکی اطاعت اپنے حق مین فرض
جانین اور سب شرائط دعوت اسلام اور جزیہ وجہاد کے موجود ہون اوسوقت جہاد
ہوسکتا ہے۔ سو ان صفات کا امام سیکڑون برس سے دنیا مین مفقود ہے اور
وہ شرائط بالکل معدوم۔ مجرد موجود ہونے مسئلہ جہاد سے باوجود معدوم ہونے
شروط جہاد کے کتب اسلام مین کوئی مسلمان جہادی وہابی باغی نہین ہوسکتا۔
علاوہ اسکے بغاوت کچھہ خاص ساتھہ مسلمان کے نہین ہے ہر قوم مین مفسد باغی ہوتے
ہین۔ اور وہ وہابیون کے دشمن ہین بلکہ مشہور یہہ ہے کہ وہابیہ نجد کے نزدیک

قتل کرنا سارے جہان کے مسلمانون کا اور اونکا لوٹنا درست تہا - اس صورت
مین ہم سب لوگ بہی اونکے نزدیک واجب القتل ہوئے پہر ہمپر اطلاق وہابیت کا
کسطرح ہوسکتا ہے ملک افغانستان کابل وغیرہ کے سب لوگ بڑے سخت حنفی ہین
اور ہندوستان کے بعض مسلمانون کے جنکو مفسد لوگ وہابی کہتے ہین بڑے دشمن
ہین - چار برس سے اونہون نے گورنمنٹ کی مخالفت پر کمر باندہی ہے کیا وہ بہی
وہابی ہوگئے ہین - انکو تو آجتک کسی مسلمان ہندو وغیرہ نے بہی وہابی نہین سمجہا
اور جو ہندوستان مین زبردستی وہابی نام سے بدنام کیے گیے ہین مثل سید احمد
شاہ بریلوی اور اونکے طریقہ کے لوگ اونہون نے توکبہی نام بہی جہاد کا گورنمنٹ
سے ہندوستان کی سرحد مین نہین لیا - جسطرح جواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین
تحقیق ہوچکا ہے - جب ملک عرب مین غلغلہ اہل نجد کا تہا او سوقت ہندوستان
مین کسیکو خبر بہی اونکی حال کی نہ تہی - ریاست بہوپال کا عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ء مین
ہوا وہی سال ختم حکومت وفتنہ اہل نجد کا تہا - پہر بہلا ہندوستان مین کون شخص
اس مذہب کو لایا اور کس نے اپنا نام وہابی بتلایا - اور کس نے جہاد کیا اور کب کیا
اور کہان کیا زمانۂ غدر مین سوارون اور تلنگون نے بعض مولویون سے زبردستی
جہاد کے مسئلہ پر مہر کرائی فتوی لکہایا جس نے انکار کیا اوسکو مار ڈالا اوسکا گہر لوٹ
لیا - سو وہ مہر کرنیوالے اور فتوے لکہنے والے بہی غالبًا وہی لوگ تہے جو اہل سنت
واہل حدیث کو زبردستی وہابی نام رکہتے ہین اور اونکے دشمن جانی ہین کلکتہ سے
تا دہلی وغیرہ جسقدر مقدمے عدالتہاے گورنمنٹ مین اون لوگون پر دائر ہوئے
اور ہوتے ہین جو اپنی نماز مین آمین پکار کر کہتے ہین دونون ہاتہہ رکوع وغیرہ
مین اوٹہاتے ہین کسی مذہب حنفی وغیرہ کے مقلد نہین - سو پیش کرنیوالے اون
مقدمات کے اور سزا دلانے والے مدعاعلیہم کے وہی لوگ ہین جنکے دلمین فساد

بھرا ہوا ہے اور آزادگی مذہب کو مطابق منشار گورنمنٹ کے اور امن ملک کو حسب ارادہ اہل سنت نہین چاہتے ورنہ یہہ مدعا علیہم اونکے جو حدیث و قرآن پر چلتے ہین اور جنکا نام زبردستی وہابی رکہا گیا ہے آور وہ اس نام کو اپنے واسطے پسند نہین کرتے - اپنے امور مذہبی مین موافق رائے گورنمنٹ ہین ان مین سے کسی نے آجتک کسی شہر مین یہہ نالش کسی عدالت انگریزی مین پیش نہین کی کہ فلان شہر و محلہ و مسجد کے مسلمان آمین پکار کر اور دونون ہاتھ نماز مین اوٹھا کر عبادت نہین کرتے ہین انکو سرکار سے سزا دیجا دے یا مسجد مین آنے سے ممانعت کیجاوے - جب اسطرح کی نالش جہان کہین ہوئی ہے اہل بدعت کیطرف سے ہوئی ہے نہ اہل حدیث کیطرف سے - پس حقیقت مین خواہان رفع امن و امان وہی لوگ ہین جو اپنے مخالف مذہب خاص کو وہابی ٹہراتے ہین نہ وہ لوگ جو محدث ہین - دیکھو مصنفین کتب صحاح ستہ علم حدیث کے پیشوا اہل سنت و جماعت کے تہے اونکو قریب ہزار برس یا کچھہ کم و بیش زمانہ گذرا - سب محدث اونکے قدم بقدم چلتے ہین - اور کسی مذہب کو نہین مانتے خواہ حنبلی فقہ ہو جو کہ عقیدہ اہل نجد کا تہا - خواہ حنفی مذہب ہو جو کہ عقیدہ آج سلطان روم کا ہے - پس باوجودیکہ کتب صحاح ستہ مین مسئلہ جہاد کا لکہا ہے اور یہہ ہر شش کتاب مکرر ستہ کر ممالک و بلاد ہند اور مصر مین بعلم و اطلاع گورنمنٹ طبع ہوئین اور انکا خوب رواج ابتک ہے مگر کسی نے اون مین سے جو اپنے عقیدہ و عمل رکہتے ہین جہاد نہین کیا - بلکہ وہ لوگ جنکے یہہ کتابین ہین ہمیشہ بادشاہون اور امرا کی مجلس سے بچتے تہے اور فقیرانہ گزران کرتے تہے - اور جو بادشاہان اسلام اپنے مخالفون سے ملکے لڑائی کرتے تہے وہ محدث نہ تہے بلکہ مقید کسی ایک خاص مذہب کے تہے - پہر محدثون اور اہل سنت کا نام وہابی رکہنا اور اوسکا ترجمہ بلفظ بغاوت و جہاد کرنا کسطرح صحیح ہو سکتا ہے - بلکہ مستحق

اس لقب کے وہ لوگ ہین جو اپنا مذہب حنفی شافعی وغیرہ بتلاتے ہین اور رات
دن اہل حدیث کا رد کرتے ہین بلکہ زیادہ رد کرنے والے مذہب عیسائی کے یہی
لوگ ہین جنکو ہم مقلد مذہب یا اہل بدعت کہتے ہین - بقول ٹیمس آف انڈیا کہ صحیح
مذہب اسلام وہ ہے جو قریب بارہ سو برس سے ایک طرح پر چلا آتا ہے اور وہابی
برخلاف اوسکے ہین - سو ہملوگ اوسی طریقہ پر ہین جو بارہ سو برس سے یکسان
بے کم و بیش چلا آتا ہے اور جن لوگون نے دین اسلام مین ہزارون نئی باتین نکالی
ہین جو دین مین نہ تھین جسطرح ایک بغاوت ہے جسکا نام جہاد شرعی رکہا ہے حالانکہ
معنی جہاد کے وہی ہین جو ہم نے اوپر بیان کئے اور سید احمد خان بہادر نے جواب
ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین لکھے ہین نہ یہہ معنی جو ان لوگون نے اپنی طرف سے تراشے اور
ایجاد کئے ہین اور اب خوف سے گورنمنٹ کی بغاوت ظاہری چھوڑکر در پردہ واسطے
رفع اتباع و امان کے یہہ نسخہ نکالا ہے کہ جسکو اہل حدیث جانتے ہین اولٹا نام وہابی
کا اوسپر لگا کر سرکار انگریزی کو اوسکا دشمن کرا دیتے ہین اور چاہتے ہین کہ وہی
تعصب مذہبی و تقلید شخصی اور ضد و جہالت آبائی جو اونمین چلی آتی ہے قائم رہے
اور جو آسایش رعایاے ہند کو بوجہ آزادگی مذہب گورنمنٹ نے عطا کی ہے وہ
اوٹھہ جاوے اور امن عام باقی نرہے سارے مسلمان وغیرہ ایک مذہب خاص
کے پابند ہوکر خوب تعصب اپنا گورنمنٹ سے ظاہر کرین اور جب موقع پاوین مثل
زمانہ غدر کے فساد برپا کرین - یہہ وہی مثل ہے کہ اولٹے چور کوتوال کو ڈانٹے -
ایک نیا ہنگامہ فی الحال یہہ دیکہا کہ جسطرح اہل بدعت اور مقلدین مذاہب نے اہل حدیث
اور قرآن کا نام زبردستی وہابی رکہا ہے - اور اپنا فساد اونکے دامن سے
باندہا - اسیطرح قاری عبد الرحمن پانی پتی نے رسالہ کشف الحجاب نام مطبوعہ لکھنؤ
سنہ ۱۲۹۸ھ مین یہہ چھاپا کہ یہہ لوگ جو آپکو محدث اور تابع حدیث و قرآن کہتے ہین

یہہ سب رافضی شیعہ ہین اور نام حدیث کا بطور تقیہ لیکر خلق کو گمراہ کرتے ہین۔
اور خاص مضمون یہہ طعن کی ہے کہ یہہ لوگ انگریزون کے قانون پر چلتے ہین عبارت
رسالہ مذکور کی یہہ ہے ترویج خمر کی خوب کی ہے شراب کا نکالنا بیچنا بھوپال مین
برملا ہے چنگی ہر چیز پر لینا شاید بحکم الناس علی دین ملوکہم حسب قانون انگریزی
کے حلال کر لیا ہے خرچ رجسٹری و خرچ کاغذ اسٹامپ اور طرح طرح کی رسوم
تحصیل کے حسب قانون انگریزی کے نواب والا جاہ نے رعیت پر لگا رکھے ہین یہہ
سب رسوم و ابواب ظلم صریح ہین۔ اب کیا شبہ اس فرقے کے رافضی ہونے
مین باقی رہا ان کو نہ ہنود سے رنج ہے نہ نصاریٰ سے نہ اور کفار سے جب اہل مذہب
کا نام سنتے ہین جل جاتے ہین انتہی بلفظہ۔ یہہ عبارت قابل لحاظ گورنمنٹ عالیہ ہے
اور دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ تہمت وہابیت کی اہل حدیث پر غلط ہے۔ اور
درپردہ یہہ لوگ جو آپ کو اہل حدیث کہتے ہین اور فساد کرنے اور عہد توڑنے
اور تعصب مذہبی برتنے اور بغاوت کرنے کو بڑا گناہ سمجھتے ہین رافضی ہین اور
نیز عبارت مذکور حجت ہے اس بات پر کہ مفسد و دشمن امن و آزادگی خلق کے
وہی لوگ ہین جو مقلد کسی مذہب خاص کے ہین جیسے مصنف رسالہ مذکور کہ انکو
اپنے حنفی مذہب ہونیکا دعوی ہے بخلاف اون لوگون کے جو لفظ وہابی کو پسند
نہین کرتے۔ اور اہل سنت و حدیث ہین۔ اور انکے دین مین حکومت حاصل
کرنے کی فکر کرنا اور زمین مین فساد پھیلانا اور تعصب مذہبی کو رونق دینا اور کسی
پر نفسانیت و عداوت سے مدعی ہونا سخت گناہ اور حرام ہے۔ نور الانوار اخبار
مطبع نظامی مورخہ پانزدہم شوال سنہ ۱۲۹۸ھ مین ایک اخبار انگریزی فورٹ نیٹلی
ریویو نام مطبوعہ سنہ ۱۸۸۱ء سے نقل کیا ہے کہ فی الحال مردم شماری سے یہہ معلوم ہوا
کہ سب مسلمان سترہ کرور پچاس لاکھ ہین منجملہ اونکے سنی چودہ کرور پچاس لاکھ اور شیعہ

ایک کروڑ پچاس لاکھہ اور وہابی اسی لاکھہ ہین اور ہندوستانی مسلمانون کی تعداد
جو برٹش کی رعایا ہین چار کروڑ ہین اس سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ مسلمان ہندوستان
کے وہابی نہین ہین اور یہہ بات سچ ہے اسلیئے کہ نام وہابی کا ہندوستان مین کبھی نتھا
اہل مکہ و مدینہ نے حق مین اہل نجد کے سنہ ۱۷۶۶ء مین یہہ نام نکالا پھر سنہ ۱۸۱۸ء مین وہ
دفتر گاؤخورد ہوگیا - روم کے مسلمان حنفی - اور مصر کے شافعی - اور مغرب کے مالکی
اور دمشق وغیرہ کے حنبلی مذہب رکھتے ہین اور اہل سنت قرآن وحدیث پر چلتے ہین
ایران کے مسلمان شیعہ اور اطراف یمن کے بعض زیدی اور بعض محدث اور
مسقط کے خارجی ہین - اور ہند کے اکثر حنفی اور بعض شیعی اور کمتر اہل حدیث
ہین اور مکہ شریف مین چارون مذہب کے مصلے جدا جدا مقرر ہین اور اہل مکہ
وہابیہ نجد کے برخلاف ہین پھر اسی لاکھہ وہابی ہونیکی کیا سند ہے اس قسم کے
اخبار اور اکثر مشہور باتین محض بے اصل ہوتی ہین آپس کی دشمنی سے اکثر لوگ طرح
طرح کے افترا ایک دوسرے پر کرتے ہین - اس جگہہ پر ان لوگون کو جو عقل سلیم رکھتے
ہین شکر گورنمنٹ عالیہ کا ادا کرنا چاہیئے کہ فقط نام وہابی سے سرکار کسی پر مواخذہ نہین
کرتی جب تک کہ کوئی جرم خاص بغاوت یا جہاد اصطلاحی کا ثبوت کامل کسی شخص کی نسبت
نہو اور واسطے ثبوت اس امر کے کہ سرکار کو غرض باغی و جہادی سے ہے نہ نام وہابی
سے اسقدر کافی ہے کہ سید احمد خان سی ایس آئی دعوی وہابیت کا کرتے ہین اور
سرکار سے اونکی ترقی روز افزون ملحوظ خاطر ہے جو کوئی ہندو مسلمان سرکار سے
بغاوت کریگا وہ لایق سزا و جزا ہے گو ساری دنیا اوسکو وہابی نہ کہے بلکہ دوسرے
کسی لقب سے اوسکو یاد کرے اور جسکو سارا جہان وہابی کہیگا یا خود اوسکو اقرار اپنی
وہابیت کا ہوگا مگر اوس سے کبھی کوئی بات بغاوت کی ظاہر نہین ہوتی تو سرکار ہرگز
اوسکو اس نام پر ماخوذ نکریگی یہہ عین عدالت ہے - یہہ تحریر تو خاص نسبت عام

فرقہ اہل حدیث کے ہے خواہ وہ ہندوستانی ہون یا دوسرے ملک کے رہنے والے
اور جو ان مین خاص رئیس کسی ملک ہندوستان کے ہین اونمین تو کسی ریاست کی
نسبت کبھی خیال بھی وہابیت کا نہین کیا جاتا اگر کوئی رئیس مسلمان اقلیم ہندوستان
کے وہابی اصطلاحی ہوتا تو زمانہ غدر مین ضرور فساد کرتا حالانکہ جو خیرخواہی ریاست
بھوپال وغیرہ نے اوس زمانہ مین کی ہے وہ گورنمنٹ پر ظاہر ہے سا گروجہانسی تک سرکار
انگریزی کو مدد غلہ و فوج وغیرہ سے دی جسکے عوض مین سرکار نے پرگنہ بیرسیہ جمع
یک لاکھ روپیہ عنایت کیا۔ چار برس ہوئے کہ بسبب اشتہار جنگ کابل کا ایجنسی سے
بھوپال مین آیا اوسی دن سے نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والی ریاست نے طرح
طرح کے عمدہ بند وبست کئے اشتہار عام جاری کیا کہ کوئی مسافر ولایتی ترکی عربی
شہر مین ٹھہرنے نہ پاوے۔ چنانچہ ابتک یہی حکم جاری ہے اور اوسکی تعمیل ہوتی ہے
سرکار گورنمنٹ مین خط لکھا کہ فوج کنٹنجنٹ اور فوج بھوپال واسطے مدد کے حاضر ہے
اور ریاست سپاہ و مال سے واسطے مدد دہی کے موجود ہے۔ مدت تک فوج بھوپال
اس چار سال کے اندر نوکری گورنمنٹ کی چھاونی سیہور مین عوض کنٹنجنٹ کے بجالائی
اور خاص بیٹے اور بیگم صاحبہ نے چندہ واسطے بیوگان جنگ کابل کے ایجنسی مین
دیا اور جس وقت جو حکم گورنمنٹ کا آتا ہے فی الفور اوسکی تعمیل ہوتی ہے۔ اور سب
احکام ریاست پر حکم مذکور کی تعمیل مقدم سمجھی جاتی ہے اور تنظیمات یعنے قانون
ریاست مین یہہ دفعہ قایم ہے کہ جو عامل و تھانہ دار و مہتمم محکمہ تعمیل حکم مذکور
مین تاخیر کریگا اوسکو سزاے مناسب دیجاویگی۔ ہم لوگون کا مذہبی عقیدہ یہہ
کہ جو کام انتظام ملک مین موجب فساد کا ہو اور جس کام مین عہدشکنی لازم آوے اور
امن رعایا مین خلل پڑے وہ کام خلاف دین اسلام ہے۔ اور حصول حکومت کی فکر
کرنے کو اور زمین مین فساد ڈالنے کو ہم لوگ سخت گناہ جانتے ہین۔ اور تعصب مذہبی ا نا

اور کسی مذہب خاص کے پابند ہوکر رہنا اور آزادگی کو دور کرنا اور جہوٹ
بولنا اور فریب کرنا اور رشوت دینا اور لینا ہمارے دین مین حرام ہے کوئی
فرقہ ہماری تحقیق مین زیادہ تر خیرخواہ اور طالب امن و امان و آسایش
رعایا کا اور قدرشناس بندوبست گورنمنٹ کا اوس گروہ سے نہین ہے جو
آپکو اہل سنت و حدیث کہتا ہے اور کسی مذہب خاص کا مقلد نہین ہے۔ اور
نہ واسطے کسی مذہب کے تعصب کرتا ہے اپنے نماز و روزہ وغیرہ فرائض مذہبی
پر قائم رہکر معاش موجودہ پر قانع ہے۔ قرآن و حدیث مین فساد کی بات کرنا
و خونریزی کرنا اور اوسکو جایز سمجہنا اور کسی کا مال چہین لینا اور کسی کی عزت
بگاڑ دینا اور عہدشکنی کرنا اور بغاوت کو اچہا جاننا بڑا گناہ ہے۔ لہذا وہابی محمد
بن عبدالوہاب نجدی کے وقت سے نکلا ہے اسلام کی کتابون مین کہین اوسکا
ذکر نہین جیسے ایک فرقہ بابیہ چالیس برس ہوئے کہ ایران مین پیدا ہوا تہا اور اوسنے
شاہ ایران وغیرہ سے بغاوت کی سو مذہب نجدی مذکور کا طفیلی تہا اور اوسنے
بوہرون اور بدوون پر چڑہائی کی تہی اس مذہب کی کتابین ہندوستان مین رائج
نہین خصوصاً تصنیفات محمد بن عبدالوہاب کی کہ اوسکو کسی نے آنکہہ سے بہی نہین دیکہا
اونکے موجود ہونے اور پڑہنے پڑہانے اشاعت کرنیکا تو کیا ذکر ہے اور سنہ ۱۷۵۶ع مین
ابتدا ے مذہب نجدی کی ہوئی اور سنہ ۱۸۱۸ع مین وہ ہنگامہ ختم ہوگیا اٹہاون برس
غلغلہ اوسکا ملک نجد مین رہا۔ اکثر لوگ اوس قوم کے دشمن ہوگئے۔ اب تریسٹھ برس ہوئے
کہ وہ دفتر گاؤخورد ہوگیا میرے والد مرحوم نے اپنے رسالہ ہدایۃ المومنین مین جو
سن بارہ سو اونتالیس ہجری مین تالیف کیا تہا اور اونکی حیات مین بمقام
کلکتہ طبع ہوکر خاص و عام مین پہیل گیا پہر بارہا چہپا اور حال مین بمقام دہلی مطبع فاروقی
سنہ ۱۲۹۸ھ مین طبع ہوکر یہان آیا ہے بذیل رد بدعت تعزیہ یہہ تحریر فرمایا ہے کہ بعض بیوقوف

جنکو سنتے ہین کہ بدعت تعزیہ داری وغیرہ سے منع کرتا ہے تو یہہ کہتے ہین کہ یہہ
شخص وہابی ہے ایسی باتین وہابی کرتے ہین اسکا یہہ جواب ہے کہ جس بات سے
ہم منع کرتے ہین اوسکی برائی قرآن وحدیث سے بیان کرتے ہین کہین وہابیونکا
نام نہین لیتے اور نہ اونکی بات کی سند پکڑتے ہین باوجود اسکے تمہارا ہمکو
وہابی کہنا جہالت ہے اور اگر وہابی اسی کا نام ہے جو شرک و بدعت کو دور کرے
اور موافق قرآن وحدیث کے عمل مین لاوے تو ہم وہابی سہی بقول امام شافعی
کے کہ اگر رفض فقط حب آل محمد کا نام ہے تو ہم بھی رافضی ہین انتہی یہہ عبارت
نسخہ مطبوعہ حال کے صفحہ ۲۴ - اور صفحہ ۴۳ مین لکھی ہے اس سے صاف ثابت
ہوتا ہے کہ اہل حدیث وہابی نہین ہین بلکہ اہل سنت وحدیث کا مذہب اوس دن
سے ہے جس دن سے دنیا مین دین اسلام آیا کسی تاریخ سے یہہ بات ثابت نہین
ہے کہ کسی محدث کو کسی نے وہابی کہا ہو یا کسی محدث نے کسی ملک مین فساد کیا ہو
یا کسی بادشاہ وحاکم وغیرہ سے بنام جہاد لڑا ہو - بلکہ ساری کتب طبقات وتواریخ
اس امر پر متفق ہین کہ ہمیشہ طریقہ اون لوگون کا ترک دنیا وشغل عبادت وعلم رہا ہے
بعض ان مین درویش تھے جنکو صوفی وفقیر وزاہد کہتے ہین اونکو لڑائی کسے
کیا واسطہ وہ تو دنیا دار لوگون سے ملاقات بھی نہین کرتے تھے - اور بعض عالم
تھے اونکو شغل تعلیم وتدریس وتصنیف وتالیف کا تھا وہ بادشاہونکی نوکری
سے اور اونکی صحبت سے بھاگتے تھے - باقی رہی یہہ بات کہ بعضے عقائد ومسائل اونکے
ایسے ہین کہ یہہ اونہین مثلاً موافق نجدیہ کے ہین سو اسکی حقیقت یہہ ہے کہ دنیا مین
کوئی مذہب حق وباطل ایسا نہین ہے کہ اوسکے بعض مسائل موافق دوسرے مذہب کے
نہون یہانتک کہ چوری کرنا زنا کرنا ظلم کرنا جھوٹ بولنا خونریزی کرنا بغاوت
کرنا سب مذہبون مین گناہ ہے - اور زمین سے فساد کا دور کرنا رعایا کو امن دنیا

خیرات کرنا محتاج کو روٹی کہلانا کپڑا دینا سب کے نزدیک اچھا ہے - قرآن و حدیث
مین چند عقیدہ و مسائل ایسے ہین جو موافق توریت و انجیل کے ہین اور بہت قاعدہ
دین اسلام کے ایسے ہین کہ گورمنٹ بہی اونکو انتظام ملکی مین پسند کرتی ہے
سو اس شرکت جزئی سے ہرگز وہ دوسرا شخص مستحق اس نام کا نہین ہو سکتا
ہے جو نام خاص اوس صاحب مذہب کا ہے - ہم حضرت عیسیٰ و موسیٰ علیہما السلام
کو پیغمبر جانتے ہین جسطرح اپنے پیغمبر کو رسول خدا جانتے ہین - اس عقیدہ سے
ہمکو کوئی عیسائی یہودی نہ کہیگا - شیعہ بہی نماز مین رفع الیدین کرتے ہین اور
اہل حدیث بہی کرتے ہین مگر اہل حدیث کو کسی نے آجتک شیعہ نہین کہا - اور شیعہ
بہی قائل جہاد کے ہین وقت ظہور مہدی کے اونکو کسی نے وہابی نہین کہا -
کتاب آثار الادہار تالیف سلیم نوری عیسائی اور کتاب المرآۃ الوضیۃ تالیف
کرنیل یوس فندیک مین تحقیق وہابیونکی یہہ کی ہے - کہ سعود نجدی کی لڑائی
بوہرون اور عرب کے بدوون سے تہی کسی ہنود و راجہ یا سرکار انگریزی سے نہتی
نام کے مسلمانون سے تہی - اور وہ سارے جہان کے مسلمانون کو کافر سمجھکر خون
کرنا اور لوٹنا خلق کا اچھا جانتا تہا یہانتک کہ جب حرمین شریفین پر وہ غالب ہوا
تو فریاد اوسکی سلطان روم تک پہونچی - محمد علی پاشا کے وقت مین شکست کہا کر
قید ہوگیا اور قید مین مرگیا - اوس دن سے وہ فتنہ جاتا رہا - اب جو اہل سنت
و حدیث ہین تو وہ کچہہ اوسکے طریقہ پر نہین اسلئے کہ وہ ایک مذہب خاص رکہتا تہا
اور یہہ لوگ مذہب خاص نہین رکہتے قرآن و حدیث پر عمل کرتے ہین یہی انکا
مذہب ہے - اور ہر فساد کی بات سے ہزارون کوس بہاگتے ہین - اور نام
سے وہابی کے انکار و تعجب کرتے ہین - اور وہابیت کو دین مین ایک بدعت
جانتے ہین اور آپکو سنی اور اپنے مذہب کا نام اہل سنت بتاتے ہین اس

صورت مین ہر محدث اہل سنت پر لفظ وہابی بولنا اور وہابی کے معنی باغی و جہادی ٹھرانا خلاف عقل ونقل ہے حنفی آپ کو حنفی اور حنبلی آپ کو حنبلی اور زیدی آپکو زیدی اور شیعی آپ کو شیعی کہتے ہین اسیطرح عیسائی آپ کو عیسائی اور یہودی آپکو یہود بتلاتے ہین مگر کوئی محدث آپ کو وہابی نہین کہتا اور کسطرح کہے کہ جب محدث کو حنفی شافعی مالکی کہنا اپنے حق مین ناپسند ہے حالانکہ یہہ الفاظ بہت پرانے ہین تو وہابی کہنا کیونکر وہ روا رکھے گا جو نیا لفظ ہے طریقہ حدیث تو زمانہ نجدیہ سے ہزار برس پہلے کا ہے اور وہابی نجد کے بعد ہزار برس کے اب پیدا ہوئے ہین یہہ نام اہل حدیث پر کسیطرح نہین چپکتا ہے - بلکہ خلاف اہل حدیث کا اہل مذہب ہے بعینہ مثل خلاف مذہب پراٹسٹنٹ کے ساتھ مذہب رومن کیتھلک کے ہے جسطرح سید احمد خان سی ایس آئی نے جواب مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے تحقیق کر کے لکھا ہے - جو شخص اہل حدیث ہوگا اوس سے کبھی امید بغاوت کی نہین ہے وہ ہمیشہ فساد کی باتون سے بچیگا اور لوگون کو اپنی زبان و بیان سے بچاویگا اور صلح و امن کا خواہان ہوگا - یہہ بات دوسری ہے کہ آپس کی عداوت اور دشمنی سے کوئی اوسکا نام وہابی اور کوئی رافضی اور کوئی خارجی رکھدے اور اس چالاکی و فریب سے حکام کو دہوکا دیکر اوسکو بدنام کرنا چاہے اسوقت اتفاق سے ایک شخص نے یہہ خلاصہ تحریر اخبار سول ملیٹری گزٹ مقام لاہور مطبوعہ سوم فروری ۱۸۸۲ع نمبر ۵۰۸۶ و کالم ۷ صفحہ ۳ پیش کیا جو کہ مضمون اوسکا لائق غور و تامل ہے نظیراً اسلیئے اس جگہہ بلفظہ لکھا جاتا ہے وبوفاق یا خلاف

العلم عند اللہ تعالے

بحث معنی وہابی

پرچۂ اشاعۃ السنۃ مطبوعۂ لاہور مین بمقدمہ تصفیہ معنی لفظ وہابی و بمقدمۂ ثبوت
خیر خواہی وہابیان ملک ہند نسبت برٹش گورنمنٹ جو قول مندرج ہے اوس سے
صاف ظاہر ہے کہ اطلاق لفظ وہابی کا موحدین مملکت ہند پر ویسے ہی پایا گیا ہے
جیسے کہ بدعتی لفظ کا اطلاق فرقہ اہل الرّاے پر کیا جاتا ہے یہہ فرقہ وہابی موحدین
ہند مثل دیگر خیر خواہان فرقہ ہاے مسلمانان ہند کے ہین اور دلیلین اس بات کی
کہ سُنّی مسلمان نے رواج لفظ وہابی کو کیون دیا ہے بہت ہین منجملہ اوسکے یہہ امر
ظاہر ہے کہ گورنمنٹ ہند کے دیگر فریق اسلام نے یہہ دلنشین کر دیا ہے کہ فرقہ
موحدین ہند مثل وہابیان ملک ہزارہ کے ایک بدخواہ فرقہ ہے اور نیز یہہ لوگ
ویسے ہی دشمن و فسادی ملک گورنمنٹ برٹش ہند کے ہین جیسے کہ دیگر شریر اقوام
سرحدی بمقابلۂ حکومت ہند شرارت سوچا کرتے ہین اور ہمیشہ یہہ فرقہ وہابی ہند
خواہان جنگ و فساد و تلف امن و امان ہند رہتے ہین اس امر کو اکثر فرقہ موحدین
نے اپنی کوشش سے رد کرکے اپنے اوپر سے الزام کو دفع کر دیا اور گورنمنٹ ہند
کے نزدیک بمقابلۂ الزامات و دروغ کے اپنا تصفیہ انصاف سے چاہا ہے چنانچہ
سنہ ۱۸۶۵ء مین مولوی محمد حسین سرگروہ موحدین لاہور نے بجواب و سوال و مسئلہ
و در اس فتوے کے کہ آیا بمقابلہ گورنمنٹ ہند مسلمانان ہند کو جہاد کرنا اور اپنی
مذہبی تقلید مین ہتیار اوٹھانا چاہیے یا نہین یہہ جواب دیا ہے اور بیان کیا ہے
کہ جہاد اور جنگ مذہبی بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند یا بمقابلۂ اوس حاکم کے کہ جسنے
آزادی مذہبی دے رکھی ہے از روے شریعت اسلام عموماً خلاف و ممنوع ہے
اور وہ لوگ جو بمقابلۂ برٹش گورنمنٹ ہند یا کسی اوس بادشاہ کے کہ جس نے آزادگی

مذہب دی ہے ہتھیار اوٹھاتے ہین اور مذہبی جہاد کرنا چاہتے ہین کل ایسے لوگ باغی ہین
اور مستحق سزا کے مثل باغیون کے شمار ہوتے ہین - پہر مولوی محمد حسین نے اپنی اسی دعوی
اور جواب کی تصدیق مین کل علماء ملک پنجاب و اطراف ہند کے پاس اپنے فتوے جوابی
کو بہیجا اور اچھی طرح سے مشتہر کیا اور کل علماء ہند و ملک پنجاب سے اس بات کی تصدیق
مین اقرار مہری اور دستخطی کرالیا کہ عموماً مسلمانان ہند کو ہتھیار اوٹھانا اور جہاد بمقابلہ
برٹش گورنمنٹ ہند کرنا خلاف مسئلہ سنت و ایمان موحدین ہے اور نیز کل علماء ملک پنجاب
و ہند نے تائید قول مولوی محمد حسین کی کی ہے اور اپنے اپنے دستخط و مہر کرکے مولوی محمد حسین
کو اس فتوے مین بہت سچا اور پکا کہا ہے اور سبنے اپنی اپنی رضاے اسلامی و ایمانی سے
اس فتوے کو قبول کیا ہے اور جانا اور مانا ہے کہ بمقابلہ گورنمنٹ ہند فرقہ موحدین کو
ہتھیار اوٹھانا خلاف ایمان و اسلام کے ہے پہر مولوی محمد حسین نے اس بات کی استدعا
کی تہی کہ وہاںیان ملک ہزارہ کے نزدیک ایک عالم ایلچی بذریعہ مسلمانان ہند کے بہیجا جاوے
اور وہ مع اس فتوے کے جاکر اوس ناسمجھ گروہ کو مطلع کردے کہ جہاد بمقابلہ برٹش گورنمنٹ
ہند کے ممنوع ہے اور نیز اونکو آگاہ کردے کہ اونکی اس نافہمی کے خونریزی و قتال و جدال
پر سخت گناہ ثابت ہے اور سب کا گناہ اونکے سر پر وارد شرعی ہے اور جو کہ از روے
شریعت اسلام برٹش گورنمنٹ ہند سے جہاد کرنا خلاف طریقۂ اسلام و شریعت حقہ کے ہے
اسلیے اونکو خیرخواہی گورنمنٹ ہند مین برابر مستعد رہنا چاہیے چنانچہ یہہ دعوی ارسال
رسل مولوی محمد حسین کا سر ہنری ڈیولیس لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب کے اجلاس مین
پیش کیا گیا تہا بجواب درخواست مذکور لفٹنٹ گورنر صاحب موصوف نے مولوی محمد حسین کا
شکریہ خیرخواہی ادا کیا لاکن کسی مصلحت سے ایلچی کا روانہ کرنا پسند نہ کیا - بعد اسکے فرقہ موحدین
لاہور نے صاحب بہادر موصوف کی رو بکاری مین استدعا پیش کی کہ موحدین جو لفظ
بدنام وہابی سے پکارے جاتے ہین اور اطلاق اس لفظ کا عامۃً موحدین پر کیا جاتا ہے

سو بطور سرکاری اشتہار دیا جاوے کہ آیندہ فرقہ ہاے موحدین لفظ بدنام وہابی
سے نہ مخاطب کئے جاوین چنانچہ لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر موصوف نے اس درخواست
کو منظور کیا اور پہر ایک اشتہار اس مضمون کا دیا گیا کہ موحدین ہند پر شبہہ بدخواہی
گورنمنٹ ہند عامۃً نہو اور بخصوص جو لوگ کہ وہابیان ملک ہزارہ سے نفرت ایمانی رکہتے
ہون اور گورنمنٹ ہند کے خیر خواہ ہین ایسے فرقہ موحدین مخاطب بہ وہابی نہون —
ثانیاً لقب وخطاب وہابیت سے ظاہر ہے کہ اصل وہابی وہی لوگ ہین جو پیرو محمد بن عبد الوہاب
کے ہین جسنے سنہ ۱۲۱۲ھ مین نشان مخالفت کا ملک نجد عرب مین قائم کیا تہا اور خود یہہ ایک
عرب جنگجو تہا اوسکے جو لوگ مقلد ہین وہی وہابی مشہور ہین سو محمد بن عبد الوہاب
خود مقلد مذہب حنبلی کا تہا اور یہہ مذہب حنبلی منجملہ اون چار مذاہب کے ہے جو بالفعل عامۃً
رائج ہین اور یہہ فرقہ موحدین کسی ایک مذہب خاص کے ان مذاہب مین سے پیرو اور
مقلد نہین ہین کیونکہ یہہ سب مذاہب بعد از زمانہ نبوت اسلام کے حادث ہوئے ہین
فرق درمیان مقلد مذاہب اور فرقہ موحدین کے فقط اتنا ہے کہ موحدین نرے قرآن
وحدیث صحیح کو ہی مانتے ہین اور باقی اہل مذاہب اہل الراے ہین جو مخالف سنت اور
طریقۂ شریعت ہے اور نیز یہہ بات ہے کہ تقلید راے تعلیم وتعلّم قرآن وحدیث کو روکتی
ہے اور نیز یہہ امر ہے کہ کثرت نوافل نماز وصدقات ووظائف فرقہ موحدین کے یہان
نہین ہے اور اہل الراے جو اپنی اموات کے لئے صدقات طعام وغیرہ کو حسب رواج
جاہل جائز رکہتے ہین سو یہہ مسلک مفقود کا ہے فرقہ موحدین ان باتون مین نہین ہین
ثالثاً کوئی تصنیف محمد بن عبد الوہاب مذکور کے نزدیک علماء موحدین ہند کی موجود
نہین ہے جس سے یہہ امر ثابت ہو سکے کہ کبہی ہدایت عبد الوہاب سے موحدین ہند کو ملی
ہو اور نہ یہہ امر کبہی اہل ہند مین دیکہا گیا ہے کہ ہند کے موحدین اہل نجد سے خط وکتابت
بہی رکہتے ہون یا اونکے شاگرد ومرید ہون غرض کہ مولوی محمد حسین کا طریق یہہ ہے کہ

موحدین لفظ وہابی سے نہ پکارے جاوین اور خصوص جو یہہ لفظ علامت بدخواہی گورنمنٹ ہند مین مشہور ہے اسلیئے اس لفظ کا اطلاق خیر خواہان گورنمنٹ ہند پر ترک ہو فرقۂ موحدین مقلد فرقہ نہین ہے اور لفظ وہابی نسبت تقلید کو ثابت کرتا ہے تمام ہوا ترجمہ گزٹ مذکور کا۔ اب ہم اپنے خدا سے دعا کرتے ہین کہ ہمکو اون لوگون کی عادت وخصلت وصحبت ومحبت سے بچاوے جنکے حق مین فرشتون نے پیشتر سے یہہ کہا ہے اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ اور ہمیشہ ہر فساد وفتنہ سے امن وامان مین رکھکر ایمان کامل پر اوٹہاوے اور ہمارے سب زلات ظاہری وباطنی کو جو خلاف اوسکی مرضی واقع ہوئی ہون یا آیندہ واقع ہون معاف فرماوے

اللہم غفراً ٥

دنیاے دنی کو جو کہ فانی سمجھے	اور قصۂ عمر کو کہانی سمجھے
دریاے حقیقت کو وہی جا پہنچے	جو مثل حباب زندگانی سمجھے

خاتمۃ الکتابۃ

اس رسالہ مین ہر چند حقیقت وہابیت اور مسئلہ جہاد مصطلح زمانہ حال کے مفصل طور پر لکھی گئی ہے لیکن ذکر کرنا حکم فتنہ کا مطابق مذہب موحدین اہل حدیث کے بروجہ استقلال باقی رہگیا اسلیئے اس خاتمہ مین ترجمہ چند حدیث کا لکھا جاتا ہے جس سے یہہ بات معلوم ہوگی کہ مسلمان موحد کو وقت ظہور فتن کے کیا معاملہ کرنا چاہیئے اس حال کا لکھنا اس جگہہ اسلیئے ضرور ہوا کہ یہہ زمانہ اخیر ہے اور مدت باقی دنیا کی بنسبت مدت ماضی کی اب بہت کم رہگئی ہے امم سابقہ کا زمانہ صبح سے تا عصر تہا اور اس امت کی مدت عصر سے تا مغرب ہے اوسمین سے بہی تیرہ سو سال گزر گئے اور دنیا قریب الانصرام ہوگئی اور قیامت

سرپر آئی اگرچہ وقت خاص قیام ساعت کا سوا خدا کے کسی بشر کو انبیاء اولیاء علماء صلحاء وغیرہم سے معلوم نہین لیکن اسقدر ضرور معلوم ہے کہ پہلے اس سے قیامت اگر قریب تہی تو اب اقرب ہے اور ناگہان آویگی اور اوسکے آنے سے پہلے ہزارون فتنہ وقوع مین آوینگے چنانچہ صدہا فتن کا واقع ہوجانا اس تیرہ سو سال ہجری مین ازروے کتب تواریخ وسیر بقید سال و ماہ معلوم ہے اور کتاب حجج الکرامہ مین مفصل لکہا گیا ہے باقی فتن روز بروز ظہور مین متواتر پے درپے دیکہنے سننے مین آتے ہین اس زمانہ اخیر کو محل فتن کثیرہ سمجہا گیا ہے یہانتک کہ شعرا نے بہی اس مضمون کو باندہا ہے مومن خان مرحوم نے کہا ہے ؎

اوس بت کی ابتداے جوانی مراد ہے		مومن کچہہ اور فتنۂ آخر زمان نہین

غرضکہ جب یہہ زمانہ موقع فتن ٹہرا تو معلوم کرلینا حکم فتن کا بہی ضرور ہوا تا کہ ہر شخص مسلمان لیاقت فتنہ وفساد زمان مین مطابق اوسکے عملدرآمد کرے اور مفسدہ و فتنہ انگیز لوگون کا شریک حال نہو جتنے فتنے اس امت مرحومہ مین ہونے والے ہین ہمارے پیغمبر صلعم نے سبکی خبر پہلے سے دے رکہی ہے کوئی اپنی غفلت نادانی سے اگر علم اون فتن کا حاصل نکرے اور بموجب ارشاد نبوت کے عامل نہو تو یہہ قصور اوس شخص کا ہے مذہب اسلام مین کوئی قصور نہین ہے اب سنو حذیفہ بن یمان صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تہے کہ عرض کیے جاتے ہین فتنے دلوں پر مانند بوریے کے تنکے پس جونسا دل پلایا گیا فتنہ کو اوسمین ایک کالا نکتہ ہوجاتا ہے اور جس دل نے نمانا اوس فتنے کو اوسمین ایک سفید نکتہ ہوجاتا ہے یہانتک کہ دو طرح کے دل ہوجاتے ہین ایک تو سفید جیسے سنگ مرمر مثلاً اوسکو فتنہ نقصان نہین پہونچاتا جب تک آسمان وزمین ہے اور دوسرا دل کالا ہوجاتا ہے راکہہ کی رنگت کا مانند اولٹے باسن کے کہ اوسمین جو کچہہ ہو وہ گر پڑے نہ اچہے کام کو پہچانے اور نہ برے

کام کا انکار کرے بگر جو اوس نے پیا ہے اپنی خواہش نفسانی سے رواہ مسلم فتنہ کے
معنی ہین امتحان و آزمایش اور گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے کے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جو دل فتنہ کو قبول نکرے وہ اچھا ہے سفید وصاف و روشن اور جو دل فتنے
کو قبول کرے وہ برا اوکالا اوندہا ہے دوسری حدیث مین فرمایا ہے کہ امانت کا
اوٹھہ جانا دل سے یہہ بہی ایک فتنہ ہے تیسری حدیث مین ہے حذیفہ نے کہا
لوگ رسول خدا صلعم سے حال خیر کا پوچھا کرتے تھے اور مین حال شر کا دریافت کیا کرتا
تہا اس ڈر سے کہ مبادا کوئی شر مجھکو آلگے مینے کہا ہم جاہلیت مین گرفتار تھے اللہ تعالے
نے یہہ خیر بہیجی کیا بعد اس خیر کے پہر شر ہوگا فرمایا ہان ہوگا مینے کہا پہر اوس شر کے بعد
خیر ہوگی فرمایا ہوگی لکن اوسمین کچہہ کدورت ہوگی مینے کہا کیا کدورت ہوگی فرمایا
ایسے لوگ ہونگے جو میری سنت وہدایت پر نہ چلین گے دوسری راہ پکڑینگے کوئی
بات اونکی تو پہچانے گا اور کوئی نہین پہچانے گا مین نے کہا بہلا اس خیر کے بعد پہر شر
ہوگا فرمایا ہان کچہہ بلانے والے ہونگے جہنم کے دروازون پر جسنے اونکا کہا مانا اوسکو
دوزخ مین پہینکا مینے کہا اونکا حال کیا ہے فرمایا ہماری ہی بال کہال سے ہون گے
اور ہماری ہی سی بولی بولینگے مین نے پوچھا پہر مین کیا کرون اگر وہ مجھکو پاوین فرمایا
تو گروہ مسلمین کو پکڑے رہ اور اونکے امام کو مین نے کہا اگر جماعت اور امام نہو تو کیا
کرون فرمایا ان سب فرقون سے الگ ہو کر رہ گو کسی درخت کی جڑ کو تو دانت سے کاٹے
یہانتک کہ تجہے موت آوے اور تو اسی حال پہ ہو متفق علیہ اور مسلم کی روایت مین
یون آیا ہے کہ میرے بعد ایسے امام و پیشوا ہونگے جو میرے راہ رستہ پہ نچلین گے اور
اونمین کچہہ ایسے لوگ ہونگے جنکے دل مثل شیطانون کے ہونگے آدمی کے جسم مین حذیفہ
نے کہا پہر مین کیا کرون اگر اسطرح کے لوگون کو پاؤن فرمایا امیر کا حکم سن اور
مان اگرچہ تیری پیٹہہ ٹہونکے اور تیرا مال چہین لے تو تو مانے جا اور سنے جا اس حدیث

معلوم ہوا کہ بہلائی برائی کا ساتھہ ہے ہر بہلائی کے بعد ایک برائی آتی ہے پہر اوسکے
بعد کوئی بہلائی ہوتی ہے اگرچہ اول کیطرح ہنو اور کچہہ لوگ برے فسادی اچہے لوگون
کی صورت مین ظاہر ہو کر خلق کو بہکاتے ہین اونکے کہنے سننے مین نہ آوے اور ایسے
ہنگامے مین کنارہ کشی اور گوشہ گزینی اختیار کرے تاکہ فتنے سے امن مین رہے

این کسے بینی خلاف آدم اند — نیستند آدم غلاف آدم اند

آجکل ایسا ہی زمانہ ہے کہ یہان نہ کوئی امام ہے نہ کوئی جماعت مسلمانون کی جماعت
کے معنی یہہ ہین کہ سب یکدل یکزبان ہون سو بجاے اس اتفاق کے آج کل مسلمان
ہزار دل ہزار زبان ہین ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ہے پس ایسے وقت مین کونے
مین بیٹھہ رہنا موجب حفظ جان و ایمان و امن و امان کا ہے شہر مین امن نہ ملے
تو کسی گانون مین جا رہے اور کسی درخت کی جڑ کے نیچے بسر کرے لکن فتنہ و فساد
مین نہ پڑے ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا جلدی کرو اعمال مین اون
فتنون سے پہلے جو مثل ٹکڑون اندہیری رات کے ہونگے صبح کو آدمی مومن ہے اور شام
کو کافر اور شام کو مومن اور صبح کو کافر اپنا دین تہوڑی سی دنیا کے پیچہے بیچڈالیگا
یعنی آخر زمانہ مین حال دین کا ڈانواڈول ہو جاویگا کہ گہڑی مین مومن گہڑی مین
کافر کسی بات پر نہ جمے گا بہت دیکہا سنا ہے کہ بعض لوگ عیسائی ہو گئے پہر مسلمان ہوگئے
پہر عیسائی ہو گئے بعضے شیعہ سنی ہو گئے پہر بعد چند روز کے شیعہ بنگئے بعضے ہنود و عیسائی
مسلمان ہوئے پہر چند روز کے بعد اگلے دین پر پلٹ گئے سو یہہ انقلاب بہی ایک فتنہ
ہے اور بڑی دلیل ہے قرب قیامت کبری اور صدق خبر مخبر صادق علیہ السلام کی
اب سنو حکم فتنے کا ابو ہریرہ نے کہا آنحضرت صلعم فرمایا قریب ہے کہ فتنے ظاہر ہونگے
یعنی بڑے فتنے یا بہت فتنے پے در پے لگاتار بیٹہا شخص وس فتنے مین بہتر ہے کہڑے
آدمی سے اور کہڑا بہتر ہے چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہے دوڑنے والے سے

جس نے جہانکا طرف اوس فتنے کے اوسکو فتنے نے اپنی طرف کہینچ لیا سو جو کوئی جگہہ پناہ
وخلاص کی پاوے وہ پناہ پکڑے اوس جگہہ متفق علیہ اور مسلم کی روایت مین یون ہے
کہ فتنے ہونگے سوتا اونمین بہتر ہے جاگنے والے سے اور جاگنے والا بہتر ہے کہڑے سے
اور کہڑا بہتر ہے ساعی سے سو جو کوئی پاوے ملجا اور معاذ وہ پناہ پکڑے اوس سے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فتنے سے جسقدر جدا رہے وہی بہتر ہے اور جس جگہہ جسکے پاس
ٹھکانا ملے وہان جا چھپے فتنہ مین کسیطرح شریک و آلودہ نہو جہانتک بچا جاوے بچے
ابی بکرہ نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا قریب ہے کہ فتنے ہونگے بہت بڑے بڑے بیٹہا آدمی
اون فتنون مین بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے
طرف اوسکے سنو جب یہہ فتنے واقع ہون تو جسکے پاس اونٹ ہون وہ اپنے اونٹون مین
جا ملے اور جسکے پاس بکریان ہون وہ اپنی بکریون مین جا ملے اور جسکے پاس زمین ہو
وہ اوس زمین مین جا رہے ایک شخص نے کہا بہلا اگر کسی کے پاس نہ اونٹ ہو نہ بکری نہ زمین
تو وہ کیا کرے فرمایا اپنی تلوار کو لیکر پتہر سے اوسکی باڑہ کو کوٹ ڈالے اور اسطرح نجات
حاصل کرے اگر کرسکے پہر فرمایا اے اللہ تو گواہ رہ کہ مینے یہہ حکم پہونچا دیا یعنی امت کو
تین بار یہہ بات کہی ایک آدمی بولا کہ بہلا اے رسول خدا اگر مجہپر زبردستی کیجاوے
یہانتک کہ مجہکو دو صفون مین سے ایک صف کیطرف لیجاوین اور کوئی شخص اپنی تلوار
سے مجہکو مارے یا کوئی تیر آکر مجہکو قتل کر ڈالے تو پہر کیا ہوگا فرمایا وہ اپنا و تیرا گناہ لیگا اور
دوزخیون مین سے ہوجاویگا رواہ مسلم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فتنے مین کسیطرح
شریک نہو نہ اپنی خوشی سے اور نہ دوسرے کی زبردستی سے اور اگر کوئی زور ازوری
پکڑکر کسی ایک فریق کی صف مین لیجاوے اور یہہ وہان ہاتہ سے کسی شخص کے یا کسی تیر کے
سے مارا جاوے تو ایسی صورت مین یہہ توبیگناہ ہے اسلئے کہ اپنی خوشی سے فتنہ مین
داخل نہین ہوا گناہ لیجانے اور مار ڈالنے مروا ڈالنے کا اوسی کی گردن پر ہے جس نے

اسکو مجبور کرکے قتل کیا یا کروایا اور تین بار ارشاد کرنے کا یہہ مطلب ٹھرا کہ فتنے کے زمانہ مین یہی کرنا چاہیئے جو کہا گیا اور کہہ ابی سعید خدری کہتے ہین حضرت صلعم نے فرمایا نزدیک ہے کہ اچھا مال مسلمان کا بکریان ہونگی کہ اونکے ساتھہ پہاڑ کی چوٹیون پر اور پانی کے تھلون پر جاویگا اپنے دین کو لیکر فتنون سے بھاگے گا رواہ البخاری اس حدیث کا مطلب یہہ ہے کہ فتنے سے بچنے کے لیے بستی سے علیحدہ ہوکر جنگل نالے پہاڑ مین جا رہنا اچھا ہے اور فتنے مین پڑنا اور فساد کی چال مین پھنسنا اچھا نہین لکن افسوس ہے حال پر مسلمانون کے اسوقت مین کہ ہزارون فتنے خود مول لیتے ہین بچنے کا تو کیا ذکر اور اکثر ملکی لڑائی اور حاکمون کے فساد باہمی کو جہاد یا ثواب جانکر شامل حال ہو جاتے ہین بہت دیکھا کہ ایسے لوگون کی دنیا بھی خراب ہوئی اور ایمان تو پہلے ہی دن جواب صاف دیچکا تھا ابی ہریرہ نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا زمانہ آپسمین قریب ہوگا یعنی دنیا و آخرت کا اور علم اوٹھہ جاویگا اور فتنے ظاہر ہونگے اور بخل ڈالا جاویگا یعنی دلون مین اور قتل بہت ہوگا متفق علیہ یہہ سب علامات آج دنیا مین بخوبی موجود ہین فتنونکی کثرت اسقدر ہے کہ کوئی ملک خالی نہین بلکہ کوئی گہر اور کتا بین تو ہر علم کی ہزارون نظر آتی ہین مگر عالمونکا اتا پتا نہین ہزار مین اگر ایک کوئی حرف شناس نکلت دین ہے تو اوسکو توفیق عمل نہین بخل کا یہہ حال ہے کہ آپ تو کیا جو دو سخا کرینگے دوسرے کی سخاوت پر جلتے ہین آجکل سوال وچندے سے بہت کام کاج نکلتے ہین گرہ سے ایک کوڑی خرچ کرنا مصیبت کا سامنا ہے زبیر بن عدی نے کہا ہمنے انس بن مالک سے حجاج بن یوسف کے ظلم کا شکوہ کیا انس نے جوابدیا کہ صبر کرو تمپر کوئی زمانہ نہ آویگا لکن اوسکے بعد کا زمانہ بدتر ہوگا اوس اگلے زمانے سے یہانتک صبر کرو کہ تم اپنے رب سے جا ملو یہہ بات مینے تمہارے پیغمبر صلعم کی زبانی سنی ہے رواہ البخاری فی الواقع حضرت صلعم کے وقت سے لیکر اب تک جو ہر قرن و صدی کے حال مین غور کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے

کہ ہمیشہ خرابی و تباہی دین دنیا کی روز بروز بڑہتی رہی اور ہر پچھلا زمانہ اگلے زمانہ سے
بد تر نظر آیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی کا زمانہ باحادیث دیگر اس حدیث سے مستثنیٰ
ہے اللہ تعالیٰ لیکہیں ان دونون صاحبون کو جلدی سے دکہلاوے ایک کو زمین سے نکالے
دوسرے کو آسمان سے لاوے ۵

زمانا عیسیٰ موعود کا پایا اگر مومن | تو سب سے پہلے تو کہیو سلام پاک حضرت کا

حذیفہ کہتے ہین خدا کی قسم مین نہین جانتا کہ میرے یار بہول گئے یا اونہون نے خود بہلادیا
نہین چہوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی شخص فتنہ برپا کرنے والا قیامت تک کا
جسکے ہمراہیون کی گنتی تین سو نفر یا زیادہ تک پہونچی لکن اوسکا اور اوسکے باپ اور قوم
کا نام لیکر ہمکو بتادیا رواہ ابوداؤد اور ثوبان کی حدیث مین آیا ہے آنحضرت نے فرمایا
مجہکو اپنی امت پر اگر ڈر ہے تو گمراہ کرنے والے امامون کا ڈر ہے یعنی نہ اور کسی کا اور جب
رکہی جاویگی تلوار میری امت مین تو پہر نہ اوٹہائی جاویگی قیامت کے دن تک رواہ ابوداؤد
والترمذی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانون مین ایسے امام بہی پیدا ہونگے جو لوگون
کو گمراہ کرینگے جیسے وہ لوگ کہ فتنون مین مثلاً حکم جہاد کا دیکر غریب جاہلون کو دین دنیا
دونون سے کہو دیتے ہین حالانکہ خوب جانتے ہین کہ یہہ شورش و بلوے و فساد جو خلق مین
ہاتہ سے اوباش بدمعاش لوگون کے ہوتا ہے شرعاً فتنہ ہے نہ جہاد اس سے تو جہانتک
ہو سکے خود بچے دوسرونکو بچاوے نہ یہہ کہ فضائل جہاد سنا کر اوسمین خود پہنسے یا دوسرونکو
پہنساوے یہہ ذکر تو اونکا ہے جو امام ہون اور جو امام نہین ہین اور نہ کسی طرح کا علم و
فضل رکہتے ہین دو چار کتابین اردو فارسی کی پڑہ کر مولوی ملا بن بیٹہے ہین اور
اسلام کے بگاڑنے کے لیے طرح طرح کی تدابیر مخفی و ظاہر کرتے ہین وہ درحقیقت دجال
کذاب و صناع ہین اونکا حال دجال دوسری حدیثون مین آیا ہے اور یہہ فرمایا ہے
کہ قریب تیس نفر کے اس امت مین دجال پیدا ہونگے یعنی تا آخر دہر چنانچہ کسیقدر ایسے

دنیا مین ہو گئے اور باقی ہوتے رہتے ہین اسوقت مین بہی دو ایک آدمی اسطرح کے سنے دیکہے گئے خدا ہر فتنہ و بلا سے بچاوے

جا بنر نہین ہوتے ہین جنہین ڈستے ہین کالے		اللہ کہین بیچ مین زلفون کے نہ ڈالے

دوسری بات اس حدیث سے یہہ معلوم ہوئی کہ اس اُمت مین قتل ہوتا رہیگا چنانچہ کتب تواریخ ان واقعات کی شاہد ہین کہ ہر زمانہ مین بدولت سلاطین اسلام وغیرہ غرباء سلطین بہی ہمیشہ تہ تیغ ہوا کئے اور آپسمین ملوک اسلام کے بغرض ملک گیری بفائدہ کشت وخون ہوا کیا اور اب دوسری اقوام کے ہاتہ سے ہوتا ہے اور قیامت تک ہوتا رہیگا جس نے ان واقعات کو فتنہ سمجھکر پناہ پکڑی وہ اچہا رہا اور جو کوئی شامل ہوا وہ ستیاناس ہو گیا عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہین آنحضرت نے مجہہ سے فرمایا کہو تو کیا حال ہوگا تیرا جب رہ جاویگا تو اندر ناکارہ لوگون کے جیسے بہوسی جو چاول کی قول و قرار و امانتین اونکی مل جل جاوینگی اور آپسمین مختلف ہو جاوینگی اسطرح پر پہر اپنی اونگلیان درمیان اونگلیون کے کرکے پتا اختلاف کا بتایا مینے کہا مجہکو کیا حکم ہوتا ہے فرمایا تجہکو لازم ہے کہ حق بات کو جسے تو جانتا پہچانتا ہے پکڑ اور جسے نہین پہچانتا اوسکو چہوڑ اور خاص اپنی جان کی خبر لے اور عوام سے الگ رہ اور ایک روایت مین یون ہے اپنے گہر مین بیٹہہ رہ اور اپنی زبان کو روک اور معروف کو پکڑ اور منکر کو چہوڑ اور اپنی جان کی خاص درستی کر اور عام لوگون کے کام سے کچہہ واسطہ نہ رکہہ رواہ الترمذی وصححہ اور ابوموسی نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے آنے سے پہلے فتنے ہونگے جیسے ٹکڑے اندہیری رات کے صبح کریگا آدمی اوسمین مومن رہکر اور شام کریگا کافر ہوکر اور شام کریگا حالت ایمان مین اور صبح کو کافر ہو جاویگا قاعد اوسمین بہتر ہے قائم سے اور ماشی بہتر ہے ساعی سے توڑ ڈالو تم اون فتنون مین اپنی کمانون کو اور کاٹ ڈالو تم چلّے اون کمانون کے اور مارو اپنی تلوارون کو پتہر سے یعنی اونکی بارڈہ

موڑ دولیں اگر آوے کوئی کسی پر مارنے کو تو چاہیئے کہ ہو جاوے مثل بہترین دو پسر آدم
علیہ السلام کے رواہ ابوداؤد اور دوسری روایت مین اسطرح پہ آیا ہے کہ صحابہ نے کہا
ہمکو کیا حکم ہوتا ہے فرمایا تم گھر کے پرانے ٹاٹ مین جاؤ یعنی گھر سے باہر نہ نکلو جسطرح پرانا ٹاٹ
عمدہ فرش کے نیچے سے نہین اوٹھایا جاتا اور ایک روایت مین یون ہے کہ گھرون کے
اندر بیٹھے رہو یعنی باہر نہ نکلو کہ فتنے مین گرفتار ہو جاؤ مراد پسران آدم علیہ السلام سے
اس جگہہ ہابیل قابیل ہین۔ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا وہ مظلوم مارے گئے یعنی اسیطرح
تم بہی فتنے مین مظلوم ہو جاؤ تو ہو جاؤ بلا سے لکن ظالم نہ بنو تم کسی کو نہ مارو بلکہ اپنے ہتہیا
توڑ ڈالو اونکی باڑہ بگاڑ دو تمکو اگر کوئی آکر مار جاوے صبر کرو مر جاؤ ابوہریرہ نے کہا
آنحضرت نے فرمایا قریب ہے کہ ہوگا ایک فتنہ بہرا گونگا اندہا جسنے اوسکو جہانکا اوسنے
اوسکو تاکا۔ دراز کرنا زبان کا اوسمین ایسا ہے جیسا تلوار کا مارنا رواہ ابوداؤد یعنی
گناہ اور وبال زبانی شرکت کا اوس فتنے مین برابر گناہ تیغ زنی کے ہے مطلب یہہ ہے کہ
زبان سے بہی فتنے مین شریک نہو دل اور ہاتہہ کا تو کیا ذکر ہے زبان سے شامل ہونا
اسیطرح پر ہوتا ہے کہ اوسکا چرچا کرے اوسمین اپنی راے ظاہر کرے اوسکی اشاعت
وحکایت دوسرے کے سامنے کرے اوسکا ذکر سنے اوسکی تحقیق کے درپے ہو لکن کان
سے اوسکی خبر سُننے کا اسلیئے کہ اوس سے بچے مضائقہ نہین مقداد بن اسود کہتے ہین
مینے سنا آنحضرت صلعم کو فرماتے تہے نیکبخت وہ ہے جو الگ کیا گیا فتنون سے یہہ کلمہ
تین بار فرمایا اور جو پہنس گیا فتنے مین اور صبر کیا پس افسوس ہے اوسکے حال پہ یعنی
اسلیئے کہ فتنے سے دور نہوا اور الگ نرہا رواہ ابوداؤد ابی ہریرہ کی حدیث طویل
مین آیا ہے قیامت قائم نہو گی یہانتک کہ پیدا ہونگے دجّال کذّاب قریب تیس نفر کے
اونکو گمان ہوگا کہ وہ پیغمبر ہین سنا گیا کہ اسوقت مین بعض لوگون نے دعوی پیغمبری کا
بہی کیا ہے واللہ اعلم حذیفہ کی حدیث مین ہے مرفوعاً کہ جو فتنہ آدمی کا اوسکے اہل و

مال ونفس و ولد وہمسایہ مین ہوتا ہے روزہ نماز صدقہ امر بمعروف نہی عن المنکر سے اوسکا کفارہ ہوجاتا ہے متفق علیہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو فتنہ انکے سوا ہے جو دریا کیطرح موج مارتا ہے اوسکا کفارہ نہین اوسمین پھنسا دین دنیا کی تباہی بربادی ہے اور جابر بن سمرہ کی حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا قیامت سے پہلے کذّاب یعنی بڑے جھوٹے لوگ ہونگے اونسے بچو رواہ مسلم ابی ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا قسم اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے نہین جاویگی دنیا یعنی فنا نہوگی یہانتک کہ گذرے گا آدمی قبر پر اور لوٹے گا اوسپر اور کہیگا ہا مین ہوتا اس قبر والے کی جگہ اور نہین ہے یہ اوسکی عادت یا اوسکا دین بلکہ بسبب بلا ومصیبت کے ایسی آرزو کریگا رواہ مسلم انس رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت نے فرمایا قیامت نہوگی یہانتک کہ زمانہ قریب ہو سال مانند مہینے کے اور مہینا جیسے جمعہ اور جمعہ جیسے ایک دن اور ایک دن جیسے ایک ساعت اور ایک ساعت جیسے ایک شعلہ آگ کا اوٹھا رواہ الترمذی یعنی برکت زمانے کی کم ہوجاویگی اور فائدہ اوسکا جاتا رہیگا اس حدیث کا مصداق یہی اسوقت بخوبی پایا جاتا ہے اور پچھلی امت اسلام کے حق مین یہہ فرمایا ہے کہ بہت سخت و زیادہ مجھسے محبت رکھنے مین وہ لوگ ہین جو بعد میرے آوینگے ایک اونمین کا چاہے گا کہ دیکھے مجھکو اپنا اہل ومال صدقے کرکے رواہ مسلم عن ابی ہریرہ مرفوعًا اور معاویہ کی حدیث مین ہے مرفوعًا ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ قائم رہیگا خدا کے حکم پر نقصان نہ پہونچا ویگا اوسکو جو اوسکو چھوڑ دیگا اور اوسکی مدد نکریگا اور اوس سے خلاف کریگا یہانتک کہ آوے حکم خدا کا یعنی قیامت قائم ہو متفق علیہ اور انس نے کہا رسول خدا نے فرمایا کہا وت میری امت کی ایسی ہے جیسے مینہہ معلوم نہین پہلا پانی بہتر ہے یا پچھلا رواہ الترمذی علی بن حسین علیہ السلام کی روایت مین مرفوعًا آیا ہے کیسے تباہ ہوسکتی ہے وہ امت جسکے اول مین تو مین ہون اور بیچ مین مہدی اور آخر مین مسیح علیہ السلام لکن اس درمیان مین ایک گروہ ہوگا کج رو کہ نہ وہ مجھہ سے ہے اور نہ مین اونمین سے ہون رواہ رزین اور فرمایا بہت پسند

خلق مین مجھکو از روے ایمان کے وہ قوم ہے جو بعد میرے ہوگی پاوینگے صحیفے اونمین کتاب
بہی ایمان لاینگی اوسپر جو اوسمین لکھا ہے یعنی قرآن وحدیث کو صحف مین پاکر غائبانہ عمل کرینگے
اس حدیث مین فضیلت ہے ایمان بالغیب کی رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ عن عمرو
بن شعیب عن ابیہ عن جدہ اور نیز بیہقی نے کتاب مذکور مین عبد الرحمن بن العلا الحضرمی
سے روایت کیا ہے مرفوعاً قریب ہے کہ ہوگی آخر اس امت مین ایک قوم اونکو اجر ملیگا
مثل اول امت کے وہ لوگ حکم کرینگے اچھے کامون کا منع کرینگے برے کامون سے
لڑینگے فتنہ کرنے والون سے یعنی باغی خارجی رافضی بدعتی وغیرہم سے یہہ لڑائی شامل
ہے ہاتھہ سے اور زبان سے لڑنے کو جو ہوسکے اور قرہ بن ایاس کی حدیث مین یون
آیا ہے کہ جب تباہ ہووینگے اہل شام تو پہر نہین بہلائی تم مین اور ہمیشہ رہیگا ایک گروہ
میری امت سے مدد کیا گیا ضرر نہ پہونچاویگا اونکو جو اونکی مدد نکریگا یہانتک کہ قیامت
آوے رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح ابن المدینی جو شیخ ہین بخاری
صاحب صحیح کے اونہون نے کہا کہ مراد اس گروہ سے اہل حدیث ہین یعنی اہلسنت وجماعت
جو ہمیشہ ہرطرح کے فساد کو دنیا سے دور کرتے رہتے ہین اور جنہون نے ان احادیث حکم
فتنہ کو اپنی کتابون مین روایت کیا ہے ابن عباس نے کہا حضرت نے فرمایا اللہ نے
معاف کیا بہول چوک کو میری امت سے اور اوس کام کو جو زبردستی اوس سے کرایا گیا
رواہ ابن ماجۃ والبیہقی اس جگہہ مین یہہ دعا کرتا ہون کہ اے اللہ جب خطا و نسیان اور
اکرہ ہونا اس امت کا تو نے معاف کیا تو جو کچہہ بہول چوک استکراہ مجہہ سے ہوا ہو اس
کتاب مین یا دوسری کتاب مین قولاً اور جو کچہہ خطا و نسیان واکراہ عمل مین آیا ہو مجہسے فعلاً
تمام عمر مین روز تکلیف سے آجتک وہ سب تو اپنے فضل وکرم وعموم رحم سے معاف فرما اور مجہکو میرے
قصور و تقصیر نہ پکڑ اور خاتمہ میرا دنیا سے کلمہ شہادت پر باخلاص دل وزبان فرما
اللہم آمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

قطعہ تاریخ طبع از مولوی حکیم حافظ سید اعظم حسین صاحب سندیلوی سلمہ اللہ تعالیٰ

میر صدیق حسن خان بہادر کے حضور — نامداران جہان کا ہے فقط نام تو نام
راہ پر تربیت اوسکی یہہ جہان کو لائی — کہ گنے جاتے ہین خاصان خرد و دین عوام
اوسکی دولت سے ہے یہہ کہنہ سرا دنیا — روز و شب قافلۂ عشرت تازہ کا مقام
اوسکے ایما سے تواضع کا خریدار جہان — خودفروشی کو بناتا نہین کوئی بہی غلام
خاکساران جہان کے وہ قدم ہین لیتے — سربلند ونکا نہ لیتے تہے جو نخوت سے سلام
اوسکے اقبال کا اور دولت دارا کا بیان — ہے بہم تذکرہ کوثر و اوصاف مدام
اوسکے حضرت مین جسے بار سعادت سے ملا — اوسکو مطلوب ہے مطلب سے سدا کام سے کام
اہل حاجت پہ گہرپاش ہے وہ بے منت — جسطرح سے کوئی کرتا ہو ادا از رہ وام
بزم عرفان مین پیا جسنے پیالہ اوسکا — ہوش بیجا نہ رہا نے خبر ساغر و جام
اوسکی کوشش سے سدا علم عمل ہے مرغوب — دین و دولت کو ہے اوسکی عدالت سے نظام
پہر تحقیق تو تہب یہہ رسالہ لکہا — تاکہ آگاہ رہین اصل حقیقت سے انام
تہا جو اس لفظ کا مصداق بتایا اوسکو — حق و باطل مین جو تہا فرق کیا اسکا اعلام
ہوگیا مسلک اقوال خس و خار سے پاک — دوڑ سکتے نہین اس راہ مین آگے اوہام
ہوگئی صاف عیان شپرہ چشمی اونکی — جنکو جو رات تہے سمجہے ہوئے او صبح کو شام

ختم چہپکر جو ہوا مینے زروئے جودت
عقد ایا یہ تنقیح لکہا سال تمام
۱۳۰۰ھ

تمام شد

نثر خاتمہ بطرز تقریظ از احمد خان صوفی مہتمم مطبع مفید عام آگرہ

باغبان حقیقی کی حمد و ستائش کس زبان سے ادا ہو کہ جس نے گلشن دنیا کو گلہاے بوقلمون سے رشک ارم بنایا اور طرح طرح کے آدمیون سے جو اشکال مختلفہ اور صور گوناگون رکھتے ہین اس سطح خاک کو غیرت ارژنگ مانی فرمایا ؎

فلک را انجمن افروز ز انجم / زمین را زیب انجم دہ بمردم

جسطرح کہ بنی نوع انسان اپنی ہیئت و صورت مین ایک دوسرے سے جدا ہین اسیطرح اونکے مذاہب و ملل مین بہی اختلافات ہو گیا ہین مگر باز گشت سب کی اوسی ایک یگانہ کیطرف اور مرجع سب کا وہی وحدہ لاشریک ہے ؎

دو شیخ و برہمن ہین مگر شے تو ایک ہے / شیشے ہزار رنگ کے ہون مے تو ایک ہے

مستان بادہ الست اگر اوسکی یاد مین چور رہین تو جرعہ کشان خمخانہ ہستی بہی اوسی کے شراب عشق سے مخمور ؎

نخستین بادہ کاندر جام کردند / ز چشم مست ساقی وام کردند

دنیا سراسر طلسمات ہے بلکہ آئینہ صفات ؎

یک چراغ است درین خانہ کہ از پرتو آن / ہر کجا مے نگرم انجمنے ساختہ اند

کفر و اسلام کا فرق دونون کے وجود سے پایا گیا اور حق و باطل کا جلوہ دونون کو ملا کر جدا جدا دکہایا گیا ؎

ہوا جب کفر ثابت ہی یہ تمغاے مسلمانی / نہ ٹوٹی شیخ سے تسبیح زنار سلیمانی

ہر لب پر اوسی کا ترانہ ہے اور ہر دل اوسیکا کاشانہ ؎

دل روشن ہے روشنگر کی منزل / یہہ آئینہ سکندر کا مکان ہے

سر د مہر اوسی کی جستجو مین سرگرم سنگدل اوسکی محبت مین موم سے زیادہ نرم ؎

سرو راسبز و قمری را کند خاکستری — جلوهٔ حسن تو یک جا آب و یکجا آتش است

اودہر کثرت طرق نے مسافر کو تہکایا اودہر مرگ نے اول منزل پہونچایا دنیا مین تو آیا مگر پیدا ہونیکا ثمرہ نپایا ؎

تجہی کو جو یان جلوہ فرما نہ دیکہا — برابر ہے دنیا کو دیکہا نہ دیکہا

طالع کی رسائی اور عنایت کبریائی سے اگر صراط مستقیم ہاتہ آئی تو خیر ہے ورنہ من کان فی هذه اعمیٰ فهو فی الاخرة اعمیٰ کا مصداق ہوا ؎

شیخ کعبہ سے چلا ہے ہم چلے ہین دیر سے — دیکہئے منزل پہ پہلے کون پہونچے خیر سے

پس تمام بنی نوع انسان کیلئے پیغمبرون کو مبعوث فرمایا کہ اون ہادیون نے گمراہون کو سیدہا راستہ بتایا جو اون پر ایمان لائے وہ اولئك هم المومنون کہلائے سب کے بعد اوس آفتاب رسالت کو فلک ہدایت پر چمکایا جسکی شان مین وما ارسلناك الا رحمة للعالمین فرمایا ؎

یتیمی کہ ناکردہ قرآن درست — کتب خانهٔ چند ملت بشست
بلا قامت لات بشکست خورد — باعزاز دین آب عزیٰ ببرد
نہ از لات و عزیٰ برآورد گرد — کہ توریت و انجیل منسوخ کرد

سبحان اللہ ما اعظم شانہ تعالےٰ جسکی صفت خود صانع مطلق نے تمام قرآن مجید مین فرمائی جسکے وجود باجود کے طفیل تمام کائنات ظہور مین آئی اوسکی نعت اور ہماری زبان اگر بے ادبی نہین ہے تو کیا ہے ؎

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب — ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

جسکی مدح مین کروبیان عالم بالا اور ملائکہ ملاء اعلیٰ قاصر البیان ہون اوسکا مرتبہ وہم انسان مین کب آسکتا ہے ؎

اودہر اللہ سے واصل اودہر مخلوق کے شامل — خواص اوس برزخ کبریٰ مین تہا حرف مشدد کا

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم اما بعد بندۂ گمنام احمد خان صوفی مہتمم مطبع مفید عام ارباب صدق وصفا و احباب سراپا مہر ووفا کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ اس زمانہ پر آشوب مین جسطرف دیکھیئے بغض و نفاق جدہر جایئے نہ مہر ومحبت ہے نہ اتفاق لفظ دوستی معنی سے معرا ہے محب پہلو نشین ہے مگر دل سے جدا ہے چارون طرف شور وشر کی گرم بازاری اور جنس فساد کی خریداری ہے رباعی

ابناے زمانہ درپیے شور و شر اند ... اینا سشتۂ نفاق و عین ضرر اند
مانند قطار شتر این فرقۂ دون ... با یکدگر اند و درپیے یکدگر اند

چونکہ یہہ زمانہ اخیر ہے شاید اسی کی یہہ بہی تاثیر ہے کہ ہر شخص کا مذہب بہی جداگانہ ہے جسنے کوئی نیا مذہب جاری کیا وہی عاقل و فرزانہ ہے اوس پرطرہ یہہ ہے کہ ایک دوسرے کا دشمن خس وخار صلح کل مین آتش افگن حافظ شیراز کا مقولہ یاد نہین کہ جسمین مطلق شر وفساد نہین ؎

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ ... چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

جو مذہب فقرا و اہل درد کا ہے ہمارے نزدیک وہی اچہا ہے ؎

کفر کافر را و دین دیندار را ... ذرۂ دردے دل عطار را
ملت عشق از ہمہ ملت جدا ست ... عاشقانرا مذہب و ملت خدا ست

چونکہ اس زمانہ شور وشر مین بعض ناعاقبت اندیشون نے اپنے عناد دلی کو یون ظاہر کیا کہ بعض مسلمانون کو وہابی قرار دیا اور سرکار انگلشیہ مین یہہ کارروائی کی کہ سرکار کو اون دیندار مسلمانون سے بدظن کرا دیا بیچارے بہت سے ناکردہ گناہ اشتباہ وہابیت مین گرفتار و مقید ہوئے مخبرون نے دل کا حوصلہ نکال لیا افسوس ہزار افسوس ؎

مباش درپیے آزار و ہرچہ خواہی کن ... کہ در شریعت ما غیر ازین گناہی نیست

جو لوگ اون بیچارون سے دوستی کا دم بہرتے تہے وہی دشمن جانی ہوگئے اس گیرودار کے

دیکھکر اچھے اچھون کے دل وجگر پانی ہوگئے اگرچہ پنجاب مین یہہ شعلہ فساد بلند ہوا تہا مگر اثر اوسکا دور دور تک پہونچا تہا رباعی

از عادت مردمان این دور خلاف … گویم سخنی اگر نگیری بگزاف
چون شیشہ ساعت اند پیوستہ بہم … دلہا ہمہ پر غبار و روہا ہمہ صاف

سرکار کی یہہ کارروائی اور لوگونکی لگائی بجہائی دیکھکر بعض حق پسند سینہ سپر ہوئے قدمے قلمے درمے سے پیش آئے اونکی حق گوئی وسعی وسفارش سے سرکار انگلشیہ پر بہی حقیقت حال کہل گئی خدا کا شکر ہے کہ حضور فیض گنجور جناب نواب لارڈ رپن صاحب گورنر جنرل بہادر ویسرائے کشور ہند دام اقبالہ نے اس معاملہ مین خود ہی غور فرمایا کہ یکبارگی اون بیگناہ قیدیون کو رہا کردیا ؎

للہ الحمد ہر آنچیز کہ خاطر میخواست … آمد آخر زپس پردۂ تقدیر پدید

قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ؎

گر رنج پیشت آید وگر راحت ای حکیم … نسبت مکن بغیر کہ اینہا خدا کند

اے سامعین باتمکین گوش ہوش جہکا کر سنین اور ناظرین حقیقت بین عینک انصاف لگا کر دیکہین کہ اس زمانہ پر آشوب کے لئے ایسی ایک کتاب کی جو مسلمانون کو نفع پہنچائے اور الزام وہابیت اور جہوٹے مسائل جہاد سے بچائے ضرورت تہی یا نہین بس بنظر مصلحت و رفاہ عام حضور فیض گنجور جناب مستطاب حقائق ومعارف آگاہ نواب امیر الملک والاجاہ سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر دام اقبالہ امیر کبیر بہوپال نے کتاب ترجمان وہابیت تالیف فرمائی اور مطبع مفید عام آگرہ مین طبع کراکے ایک ہزار جلد مفت بلاقیمت تقسیم کرائی حضور ممدوح کی سرکار انگلشیہ کے ساتہہ یہہ خیرخواہی ہے کہ ہند کی رعایا اس کتاب کو دیکھکر مطیع ومنقاد رہیگی اور عام مسلمانون سے سرکار بدظن ہوئی تہی وہ ظنہ اس کتاب سے دور ہوجاویگا گویا یہہ کتاب حاکم ورعایا کے

درمیان اتحاد بڑہانے والی اور طرفین کے دلون سے بدظنی و بدگمانی کو رفع کرنیوالی ہے

کتابے کہ در دیدہ نورے دہد — بنظم پروران ہم سرورے دہد
کتابے کہ الفاظ و معنی او — بود دلربا چون گل و رنگ و بو
کتابے کہ تار نگاہ مرا — دہد غوطہ چون دُر بموج صفا
کتابے کہ بینی اگر یک نظر — نظر باز ناید بچشمت دگر
فداے مضامین بہارست و من — برین نثر نغزی نثار است و من
طلسمے ست بہر جہان این کتاب — ورقہاش رشک مہ و آفتاب
خداوند دارندہ مہر و ماہ — زچشم بد خلق دارد نگاہ
اگر حرف گیرد کسے بر کتاب — دلش باد از آتش غم کباب

علاوہ اس ایک کتاب کے سیکڑون کتابین نواب صاحب ممدوح کی اقالیم عرب و عجم اور ہند و سندہ مین ایسی رائج ہین جنسے بجز صلاح و فلاح کے اور کوئی نتیجہ پیدا نہین ہوتا اور یوماً فیوماً تصانیف کتب جدیدہ ترقی پذیرا اور یہہ فیض اونکی ذات والاصفات سے عالمگیر کونسی زمین ہے جہان اس بحر علوم کیطرف سے نہر روان نہوئی کونسی زبان ہے جو اس سرچشمہ فیض و نعم کی مدح مین تر زبان نہوئی کونسا خطہ ہے جہان خطبہ لمن الملک نہین پڑہا کون استاد ہے جسکا آپکی شاگردی سے اعزاز نہین بڑہا ہے

اے مرتفع ز نسبت ذات تو شان علم — کلک گہرفشان تو رطب اللسان علم
علم است جان ہر کہ بود معنوی نہاد — الا فطانت تو کہ گردید جان علم
جیب و کنار عقل ز گوہر لبالب است — تا باز کردہ لب گوہر فشان علم

یا الٰہی جبتک دریا مین صدف اور صدف مین در اور دُر مین آب اور آب مین موج باقی ہے ہمارے نواب بحر العلوم کو گرداب فتنہ و فساد سے محفوظ اور اقبال روز افزون سے شادان و محظوظ رکھیو بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد فقط

اصلاح ما وقع فی ترجمان الوہابیہ من غلطات طبعیہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳	۲	کیا	گیا	؍؍	۷	عبدالوہاب	محمد بن عبدالوہاب
۴	؍؍	پہوئے	پہونچے	؍؍	۱۳	اونکو	ہمکو
؍؍	۸	عمر	عمرو	؍؍	۲۰	اوہاب	الوہاب
۵	۴	نیز	نیز بعد	۲۹	۲	شغفت	شغف
۱۴	۶	اولتہ	ادلتہ	۳۱	۱۰	میخورد	می خورد
۱۷	۲۱	سندہی	سینہ ہی	؍؍	۱۱	ہدایتہ	ہدایتہ
۱۸	۷	بدعتون	بدعتیون	۳۴	۱۶	سرکنار	کنار
؍؍	؍؍	مقابل	مقابلی	۳۵	۳	بعدنسلا	بعد نسل
۱۹	۵	غضبیا	غصبیا	۳۶	۱۶	ابیات	بیت
۲۰	۹	دنیا	دینا	۳۹	۱۲	وجہ	وجیہ
۲۲	۷	کی ہوجود	موجود	؍؍	۲۰	موئد	مؤید
؍؍	۱۷	از انجام تا آغاز	از آغاز تا انجام	۴۱	۱۶	سپرد فرمایا	سپرد فرمائی
۲۳	۱۴	بنا بہ	بنا پر	۴۲	۸	مرقیت	مرقّیت
۲۵	۲	فرمایا	فرمایا ہے	؍؍	۲۱	رو	ردّ
؍؍	۱۶	وہ رعیت	رعیت	۴۴	۱۵	خاص	خاص
۲۶	۳	ہوسکتا ہے	ہوسکتے ہین اسلئے	؍؍	۱۸	مذہب فقہیہ	مذاہب فقہیہ
؍؍	۴	یہانتک	یہانتک کہ	۴۵	۱۲	تقویت	تقویۃ
؍؍	۱۷	فتنہ	فتنے	۴۷	۷	ہمان	بہمان
۲۷	۲	بن	محمد بن	۴۹	۳	سعودنے	سعود ہین

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۹	۱۱	ہوگئی	ہوگیا	۶۲	۱۳	قسطنطنیہ	قسطنطینیہ
۵۱	۳	نسیان	ماہ نیسان	۶۳	۱۰	محمد	محمد بن
۵۲	۱۵	سعدو	سعود	۶۴	۹	بین سے	مین
۵۳	۱	سے	+	″	۱۲	لکھے ہیں	لکھی ہیں
″	۳	نمر بن	لمزین	۶۵	۶	راستے	راستے کی
″	۴	کوڈہانی	کی ڈہانی	۶۶	۷	انگریزی	انگریزی کی
″	۱۸	فتح کی	فتح کیا	۸۹	۱۸	تامل ہے	تامل ہے نظر بوفاق یا خلاف
۵۵	۱۱	الاول	الاولی	″	″	وبوفاق یا خلاف	+
۵۶	۱۰	مدینہ داخل	داخل مدینہ	۹۳	۸	مرضی	مرضی کی
۵۷	۱۶	مرآۃ	المرآۃ	۹۸	۴	پہر	پہ
۵۸	۲	غنزی	غزی	۹۹	۸	نفر	نفز
۶۰	۲۰	نورد	خرد	۱۰۳	۲	بہی	ہی
۶۲	۵	معاملہ	معاملے	[illegible]	۱۷	سکڑہ	سکرہ

تمام شد

هو الهادی

والله المستعان علی ما تصفون

حضرت نواب والا جاه صدیق الحسن

تاجدار ملک معنی معنی مهر و وفا

دولتش دلشاد و خرم باد و دینش با نهال

بالیقین دائم که دائم مستجاب است این دعا

کتبه خاکسار ذره بی مقدار حکیم محمد ابراهیم

لکھنوی سنه ۱۳۰۰ ھ